

(۱۵۹)

فَاقْصِدْ فِي الْقَصَصِ الْعَجَلِ وَتَتَفَكَّرْ فِي الْوَقْتِ

قصص الانبياء (منظوم)

مُصَنَّفٌ

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لائل پور

— ناشر —

کتاب خانہ شرف الزمیں شہید شاہکونٹ

قیمت ۳ روپے ۵۰ پیسے

جدہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

فَاَقْصِ الْقَصَصَ الْعَلَمُ يَتَفَكَّرُونَ ۝

نورِ مدائن (مصحح چھٹی)

قصص الانبیاء ^{المعروف} منظر موم پنجابی

مصنفہ

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لاہور

ناشر

کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ (شیخوپورہ)

پاکستان

قیمت: تین روپے پچاس پیسے

فہرست مضامین کتاب ہذا نور ہدایت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶	ذکر موت قبر فناء مخلوق نفخ صور دوبارہ اکھٹا	۲	صفت خداوند تعالیٰ جل جلالہ
۳۹	ذکر سختی قیامت و پل صراط سے گزرنا	۵	بیان توحید
۴۱	فضیلت نماز اور درود شریف	۹	نعت حضور پر نور محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۴۵	فضیلت علم اور عالم کو دوست رکھنا	۱۰	فضیلت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ
۴۷	ذکر دوزخ کے سات طبقے و خدمت اہل دوزخ	۱۱	فضیلت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۵۰	فضیلت جنت اور اہل جنت	۱۲	فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
۵۲	شرف نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳	فضیلت حضرت علی رضی اللہ عنہ
۵۵	ذکر عزرائیل علیہ اللعنة	۱۴	فضیلت حضرت حسن رضی اللہ عنہ
۵۷	ذکر حضرت آدم علیہ السلام	۱۵	فضیلت حضرت حسین رضی اللہ عنہ
۶۱	ذکر مختصر بابل و قابیل بیٹے حضرت آدم	۱۶	فضیلت حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی
	ذکر حضرت شیدائے علیہ السلام	۱۷	مدح پیر خود
	ذکر حضرت ادریس علیہ السلام	۱۸	دعا مصنف درگاہ الہی
	ذکر حضرت نوح علیہ السلام	۱۸	سبب بنانے کتاب عرفی پیشانا دان پتہ سابقہ حال
۶۸	ذکر حضرت ہود علیہ السلام	۲۰	نصیحت
۷۰	ذکر حضرت صالح علیہ السلام	۲۱	فضیلت فقرائے امت اہل دنیا و ذکر ہمیزی بی فاطمہ
۷۲	ذکر حضرت ابراہیم علیہ السلام	۲۲	فضیلت مسواک اور وضو
۷۶	رہائش کمرہ حضرت ابراہیم کا شہر فلسطین میں	۲۵	فضیلت اذان و اقام و قرآن و مؤذن
۷۸	ذکر قربانی حضرت اسمعیل و فضیلت قربانی	۲۶	فضیلت مسجد میں بھانا اور نماز جمعہ
۸۱	ذکر حضرت ابراہیم کے کعبہ بنانا	۲۸	فضیلت گھر، روزہ، اعتکاف و زکوٰۃ صدقہ
۸۲	بیان حضرت لوط علیہ السلام	۳۲	عورت کا حق خاوند پر اور خاوند کا حق عورت پر
۸۵	بیان حضرت اسمعیل علیہ السلام	۳۴	لڑکے کا حق والدین پر اور والدین کا حق لڑکے پر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۹	ذکر حضرت حنظلہ علیہ السلام	۸۶	ذکر حضرت اسحاق و یعقوب علیہ السلام
۱۵۰	ذکر حضرت شمویل علیہ السلام	۸۸	ذکر حضرت یوسف علیہ السلام
۱۵۲	ذکر حضرت داؤد علیہ السلام	۹۲	لیجانا بھائیوں کا حضرت یوسف کو دیکھنا خریدنا عزیز کا
۱۵۵	ذکر حضرت لقمان علیہ السلام	۹۷	ذکر حضرت یوسف کا شادی کرنا لیجانا بی بی سے اور آنا
۱۵۶	ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام		بھائیوں کا غلے لینے اور منگوانا برادر بنیامین کو
۱۶۲	ذکر حضرت عزیر علیہ السلام	۱۰۰	ذکر کعبہ حضرت یوسف نے بلانا اپنے باپ کو
۱۶۳	ذکر حضرت زکریا علیہ السلام	۱۰۵	ذکر حضرت اصحاب کہف
۱۶۴	ذکر حضرت یحییٰ علیہ السلام	۱۰۸	ذکر حضرت شعیب علیہ السلام
۱۶۶	ذکر حضرت جبریل علیہ السلام	۱۰۹	ذکر حضرت یونس علیہ السلام
۱۷۰	ذکر حضرت شمعون علیہ السلام	۱۱۲	ذکر حضرت ایوب علیہ السلام
۱۷۲	ذکر حضرت مریم والدہ عیسیٰ علیہ السلام	۱۱۵	ذکر سکندر ذو القرنین
۱۷۳	ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۱۱۹	ذکر حضرت حوئے علیہ السلام
۱۷۶	ذکر حضرت نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پشت در	۱۲۲	حضرت موسیٰ کا مصر کے راجا بنانا شعیب علیہ السلام سے
۱۷۹	پشت ہو کر بی بی آمنہ کے پاس آنا	۱۲۵	بصرہ کے راجا بنانا نبوت کا اور قوم کو ہدایت کرنا اور شہادت دینا
۱۷۹	ذکر شب و لادت سردار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۸	حضرت موسیٰ کا راتوں رات امت لیجانا اور فرعون کا
۱۸۱	ذکر فضائل مبارک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		بجوع لشکر پیچھے جانا اور اللہ نے ان کو غرق کرنا
۱۸۵	علیہ مبارک حضرت و بعض خصائل حمیدہ	۱۳۱	ذکر قارون کا نافرمانی سے زمین میں دھنسا
۱۸۶	ازواج مطہرات جائیداد اولاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۶	ذکر عامیل کا مردہ سے زندہ ہو کر اپنا قاتل تانا پھر مرنا
۱۸۷	سردار دو عالم پر نبوت کا اترنا		ذکر عیسیٰ بن مریم
۱۹۰	ذکر معراج شریف سردار دو عالم	۱۳۹	ذکر حضرت موسیٰ و حضرت علیہما السلام
۱۹۸	ذکر جنگ بدر اور خیبر	۱۴۲	ذکر وفات حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام
۱۹۹	ذکر وفات سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۴	ذکر حضرت یوشع علیہ السلام و ذکر بلعم بعور
۲۰۵	چند اشعار اور نقل چھپی دوست نور محمد	۱۴۷	ذکر حضرت حزقیل و الیاس علیہما السلام

حکم کھو چلائی ہیں لوں کے جاں چاہے لمز نہائے
 سخت پتھر الٹھیں پانی لٹھے قدرت بھید زلا
 درخت عجب ہر چیزوں نہاد خالق جانے
 زیرہ کو چھیاں تے کو کھڑی نیمت خوب پوسے
 ہر چیزوں کی جیسے بندہ ربی صفت نہائی
 وہی قرآن مسال جہان تہرے غرق کرائے
 چٹا کالا نیلا پیلا تھاں برکتھاں و گائے !
 ہر ہر اندر صدف خالق غزروں نظری آون
 گزری عمر نہ واپس ملنی سمجھ کریں دل نہری !
 صدف انداز انداز یوں باہر آخر عجب تراون
 خالق خلقات پائے سب لوں سمجھ نہ پادون عقلان
 و نفخت فیہ من الروحی جان جسم و چہ پانی
 طاقت عقل تے نہ کہ کن اہیں تے بھیاں پائیں
 مصلحت صدف تہا اسیرا ابوینوں مماناں

در بیان توہمیں

معرفت علم ملدی طاقت کوشش نہیں متہ آئے
 کی ہاں کوں آیا ہیں کھوں تی کیوں ستاری
 بے مثال زردال نہ اسنوں ہے جس ذات پسارا
 لافانی دی کچھ حقیقت سمجھ نہ سکے فانی
 ستوال قلب زرا نی نشینہ و کھووی کا رے
 لکھ نہ بولے زمین سکے کن : سنکھے تنے
 جس داکم و ہو کر سکدے دوجے نہیں نہ ابھڑے

بھلا بھلا نہیں پیدیا کے ہیں یہاں ٹکائے
 محل پتھر تھیں لکھ دکھائے خوبی باکر توائے
 وہی ہمارا لہے گا زدن تیسے رنگ سولائے
 کمال جیل تے رکھ دیاراں انورٹ باوام سولائے
 حکموں میں کہ دریا چلن قدرت قادر وائی
 سمندر اندر کھڑوڑاں میر طے جے لائے
 کئی کئی رنگ پانی تے اندر رکھے جاو جائے
 موتیاں تے پور کھال چیزاں رتن کی لیاون
 سری نو حکم جس دہر آوے نظر نہ آوے گرجی
 چوداں طبع اکھے ہو کر بریدی صوفیت ستاون
 ہر ہر حوین ہر ادا کھال رنگ برنگیاں شکلاں
 مٹی سے وچہ پالک پانی ستا تھہ ہوا رلائی
 اک قطرے تھیں کوسے مکمل سرتوں پیراں تائیں
 ہر ہر کم ضروری و چوں ابھڑ ضروری جانائیں

عشق حقیقی جس لوں ملدا مکمل نصیبا جائے
 اپنے آپ جہان نہ بنیا صانع ہمت کا رے
 دہم گمان موہو ہم ہستی دا چھوڑ تصور مسارا
 قابض قادر قائم اکمل فوہ ز میں اسما نی
 تیج خواں کہن دے اندر چھوڑیں عقل میاں سے
 اک دوجے داکم نہ جان ہرگز سمجھ نہ سکے
 اکھ دیکھے کن سن تے باتاں سب پائیا کھ کر دے

عقل تیز نہیں کر سکتی اپنا آپ نہ جانے
 صفات میں دی چہ غور کرن یقین عقل پائے رشنائی
 کرنا غور صفات ربی پر ذات اندر نہ کرنا
 عالی ذات خداوند والی میں ہاں کون سدا نویں
 رہے ہمیشہ ذات خدا دی ہے بھی اوہ ہوساے
 چہ ہڑا آپ ہوئے خود فانی کیا پیدا کر سکے
 جو خود آپ نہیں شے کافی کیا وجود رکھائے
 ممکنات جمیع جامع گر بود نابود ایہ سائی
 ہستی ذات خداوند والی نیست عالم سارا
 ذاتاں صفات مطلق ہستی ہے رب پاک تعالیٰ
 ظاہر باطن ذات ربیدی میں توں مطلق تاہیں
 مطلق ہستی وے سمائے اپنی خبر نہ پائے
 صفات رہے تھیں عالم ظاہر باطن ذات ربانی
 آپے سب کچھ کرنے والا نہ جیسا نہ جایا
 ہر ہر اندر ایویں جیوں کر جان جسم و چہ ہوئی
 فقط ظہار سببوں کثرت آپے شہر باناسے
 پہلاں اک اکلا ظاہر باطن عالم سارا
 اول آخر خود ہی مالک آپے باطن حاضر
 ہے جلوہ لکھ ڈھنگاں اندر بھانویں نظری آندا
 بھانویں رکھ بھانویں پت شاخاں تخم ال یقین سارا
 ظاہر زج تے رکھ پوشیدہ زج باطن رکھ ظاہر
 یا بھجوں کامل پیرہ تینوں سمجھ کدائیں آئے
 دنیا مافیہادی غمیوں راز بے چھٹ جائیں

ہوئے واقف کیونکر ذاتوں اعلیٰ شان رہا نے
 چند دیکھیں تھیں بڑے بنیانی سورج اکہ جلائی
 قلب صفائی جس دم ہوئی راہ حقیقت چڑھنا
 جس دم اعلیٰ مطلب کھلن قائم ذات سنا نویں
 کن کہن تھیں لب العالم کیتے ظاہر پیارے
 عاقل ایسے خالق کوہوں سمجھ دورا ڈانستے
 بے نمود کیا کر سکے آخر نمود کہائے
 جو نابودوں نظر آئیگا صفت خالق دی آئی
 بے وجود سمجھ جاگ فانی محض عدم بیچارا
 اول آخر ہستی عالم ہے نہیں مت والا
 مطلق ہستی پاک خداوند دیکھیں ہر ہر جائیں
 جس جس طرفے نظر دگائے اوہو نظری آئے
 ذات اندر چہ کوئی نہ داخل ہرگز شک نہ آئی
 بجاہر ظاہر اندر باطن غیر نہ اس دا آیا
 ذرے ذرے اندر چمکے بشیر روغن نمودنی
 اس سے باجھ نہ پہلوں پھول میں بھی اوہوساے
 ظاہر عالم میں باطن ہو یا دو جا نہ کوئی یارا
 جان جسم دانا مالک خود ہی غیر نہ اس دا ناظر
 پھر بھی اوہ وہ رنگ اپنے دے اپنا آپ تکاندا
 وچوں کھل تے خار نکل دے غوروں کریں نظاما
 پتے پتے اثر اسیدا نظر نہ آوے باہر
 طالب صادق ہو کر ڈھونڈیں خودی خودوں پھر جائے
 غفلت مرضوں ملن شفا میں وحدت غوطہ لائیں

بلیا رہی کابل جس لوں اس سلامت بیڑا
 پاک عشق یقیں چڑھے خماری غیر نہ لے سہانے
 ظاہر ہوں کارن مرضی جس دم خالق آئی
 کنت کنزاً مخفیاً فاجبت ان نسر وایا
 میں ساں چھپا ہوا خزانہ چاہاں بچھپایا جانواں
 مراد وحدت و اکثریت اندر رنگ نئے بدلے
 عالم پر وہ اس دے منہ داہر کوئی نہیں بچھانے
 اپنی خبر نہ رہی جنہاں لوں اس لوں یاد بناندا
 چکوں مستی توڑے مستی میں توں بھل سدھائے
 جے توں ہے میں بعد مرن پھر کیوں نہیں بول سناندا
 بدن بیمار ہوئے جاں تیرا قبضوں ہوندا باہر
 دیدے دل دے اندھے ہوئے نشہ خودی دا چہرہ ٹھیا
 تیری ہوندی تے کیوں جانندی چھوڑا وہ تیرے تائیں
 جان مجھ وچہ شور ہے کس کوں کرے گفتار اں
 دن تے رات بدن دے اندر کی کی ہوں کاراں
 منہ مکرناک اپنا سمجھیں پیروں سرتاک بھائی
 ملکیت نور کہ پاک ریدی ہست شہنشاہ آیا
 توں چاہیں جوادہ نہیں ہونا ہونا وہ جو چاہے
 نور اس دے توں اپنا سمجھیں توڑی فطرت کاراں
 مطلق عدم توں خود توں عانی نفس صلا ح ضروری
 ظاہر باطن اکو سمجھے اک کے اک جانے
 دیکھ اس لوں گم اس چہ ہوئے اپنا آپ مٹانے
 لازم دیکھ تعین دے چہ ہے جوار برادر!

خوف طوفانوں شر شیطانوں کرسی امن بسیرا
 آہیں سر و ہوشے رنگ زردی نینوں نیر و لکے
 صفت کمال دیکھن دی خاطر مخلوقات بنائی
 ان اعرف فخلقت الخلق حکم حدیثوں آیا
 مخلوقات کہ ان اس خاطر ظاہر ظہور بنانواں
 پُراناں جاماں کیا ضرورت پھر نہیں پہناتے
 ہوئے جس دے نال محبت اس لکھیں پر دے چانے
 چمک دکھا کر پھر چھپ جاندا ہجر النسبہ لاندہ
 برگز غیرہ نظری آئے ایوں عمر دیہائے
 ہوش کہیں توں برگز ناہیں اپنا ہوں بتاندا
 اپنا آپ ہوندا ہے تیرا کیوں دکھ سہندوں ظاہر
 میری جان جنہوں توں لکھیں کون کھڑے کڈھ اڑیا
 دعویٰ میں من گھڑت تیرا ہے تے توں برگز ناہیں
 خود بیمار نہیں تھ صحت دعویٰ خود محنتاں
 بدن اعضا گئے تھہ ہوسن دسں بال شمشادیں
 خود خبر نہ خود دی تینوں چشمیں کور خطائی
 کریں یقین نہیں توں کافی ہے لہہ پاک خدایا
 مطلق ہستی نور الہی نور اوستے دے سائے
 مطلق ہستی دا وہ وارث کیوں نہ کریں دھاراں
 جاں بیماری روح دی جائے ہوئے ترب حنفوی
 لے پر لیمباں اک نہ ہوئے با بھوں چہ سہانے
 الا اللہ دے اندر وہی ہستی غرق کرانے
 باپ ہے باپ تے بیٹا بیٹا تے مادر سے مادر

ظاہر ذات بھائوں لکھن گیں حفظ مراتب جانوں
 لوہے بھین تلوار بنی ہے لوہا نام بلایاں !
 مٹی بھین لکھن بدتن ہوئے نام لکھاں در لکھاں
 تعین نام لیاں نہ گئے سمجھ لویں اسرار ان
 اصلی واحد ! کو معنی تعین بھین دو ہر دون
 سورج جن ہر دن اک جبکہ دن رات دو پہراں
 موم مستی ایہ نفس اتارہ مار کاہل ہو جانے
 قرب حضور صوری جاہل قسمت بھین متھ آئے
 ممکن واجب وجہ حل ہو یا سمجھ نہ لیسنا گویا
 قدیم ظہور محدث اندر سور نہ دو جا کافی
 جاں تک روح دی تا بعد اسی کرے نہ نفس اتارہ
 صدق اخلاصوں فانی نفسوں پاؤں سر بہانی
 جے کریمت کر نول ڈر سیں ہے ضروری مرنا
 خلقت ربی وجہ تفاوت ہرگز سمجھ نہ لینا
 پہلے مسلم کریں نفس نول پھر دعویٰ اسلامی
 اُحد دے وجہ میم ملی جاں احمد نام رکھایا
 احمد وچہ فرق اک میمیں اول آخر نشاناں
 اُحد اُحد پہلاں وانگوں نہ کچھ کمی زیادے
 احمد نبیاندی سرداری بنا جو شروع اخیراں
 امر شریعت ادب ضروری سکے مرد سپانواں

شان جیڑی وجہ نظری آئے بلا واد سے ناموں
 ذات لوہا پر نام ضروری ملی نام سنایاں
 نام لیاں بن پتہ نہ گئے مٹی ذات بے شکاں
 وحدت و چول کثرت مطلب حسین ایہ کاراں
 سردی جن تے گرمی سورج کم علیہ سورہن
 بہت مثالیں سمجھیں قالاں اک نہ مدت تہراں
 ہر دم وجہ ضااعے راضی عیشاں بھین چپت چاندے
 نفس اتارہ فانی ہو کر وجہ اس دے مل جائے
 جدا جدا اتحاد ہو یا نہیں ممکن واجب ہو یا
 اصل قدیم حادث کچھ ناہیں اد ہو ہر ہر جانی
 تاں تک دل نول ہے بیماری بے نہ راز اشارہ
 بے نشان نشان بے گا کریں وچاراں جانی
 چھپیا کافر نفس اتارہ گمان اسلاموں کرنا
 ہر ہر پہن بیٹھا ہے زور روح بھین من کہن
 ریا کاری تے دنیا حرصوں بھین باتاں خامی
 میم اُحد وارنک بدلایا نور ظہور کھنڈایا
 میم اندر تقسیم ہو یا سب جو کچھ وچہ جہاناں
 اول آخر قائم دائم رہے ہمیش آبادے
 ادعوا لا الہ الا اللہ راہ دکھلایا کل خلاق پیراں
 حضرت علی نبی فرمایا شاہنشاہ فقر و اداں

اصحاباں نول سرور عالم تاکید شریعت کر دے

حسن امام حسین شہزادے سر سجدے ہے دھر دے

نعت حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مخفی تھیں جاں ظاہر ہوں پاک خداوند چاہے
 ایسے خاطر گل پیارے مطالب خاص رہا نا
 خود خداوند آتے فرشتے طہن درود عایں
 خاص محبت تیرے حکموں جندری گھل گھمائے
 فرمایا سرور ریداد و دست میراد و دست آیا
 میں بھی فوجاں پاک رہینوں بندہ اسد جانوں
 حکم حضور پر جو کوئی صدقوں عمل کمائے
 زیارت عیسیٰ و وہیں جہانی ہو نہ نعمت کاٹی
 بندہ ابہ جو رب و بندہ صاحب دہان چاہاں
 ضائع ہواں عمل عبادت ہرگز نہ منتظری
 کھانا کھاؤں حضرت سے گھر بار جہل بن جانے
 کار کے نول پوسے ضروری در حضرت پر جانوں
 مانواں دانگ نکاح نہ جائز حرم حضور پر جانے
 جس پانی تھیں منو کریندے یا پیرے پر پائے
 پیستہ بغل مبارک والا خوشبو یا بجمہ شادوں
 پھٹے کٹے جسم جہانندے ڈیلے نکل جانے
 حضور اکھانا تھوڑا پانی جس نول تھوڑا گائے
 جنگل حاجت حضرت جاؤں پیر دیوں کہ چھپاؤں
 جانور اں نول فخر نراں گل نراواں پائے
 نور و جود نہ سایہ ظاہر سایہ سب پر پایار
 چھپا ہوا اثر دعائیں سورج غیر چھپھایا

سر جیا نور پیائے والا خاص بارشے آہے
 صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ درود چھپا نا
 کیا اُمت پڑھے تیرے تے ہرگز چھلے نا میں
 اور ہو مومن اُمتی تیرا پاک اللہ فرمائے
 تابعداری رب دی میری ہے ایہ اک سنایا
 کرو شریکے دن عبادت، حکم اساد امانوں
 درود درود ہمیشہ رکھتے پاک زیارت پائے
 اصحاباں نول قدسی داٹن من کرن قدرائی
 بلند آواز نہ کرو نبی دیوں اللہ و فرماناں
 عملاں دی پرواہ نہ سالوں رکھو دب ضروری
 کھانا کھا کر جلدی جاؤ پاک اللہ فرماندے
 اولوں باہر رہن کھلوتے جاں تاکت خود جانوں
 نبی صاحب سے بعد وصالوں منع اللہ شراے
 قطرہ گر نہ زمین دیندے ایسا شوق رکھا کہ
 غریب کسے نہ چہ شادی ملیا بہتر عطر نہ اڑوں
 جھٹ جائے لب برکت نہ چھیں فوراً صحت پائے
 بھانویں ہوں لکھ کر وٹاں سے ہی رنج جانے
 بول سجاد زمین ننگری نظر نشان نہ آدن
 سورج گرمی اثر نہ کرو سلسلے دیکھو شہر اندک
 دندلیاں نہیں ظاہر جے ہوں فرش فرش چھپایا
 حضرت علی نماز گزار ہی وقت گیا مٹھایا

آنکشت اشارہ چن دو پارہ معجزات دکھایا
جادو کرنے والا اکھن بے نصیب نکالے
نہ کوئی ہو یا نہ کوئی ہو سی شان رسول گرامی
جبرائیل پیغام لیا دے دعوئے رکھ غلامی
براق تے تھم متا ناروندے عشق فراق جلائے
تاج شفاعت آپ خداوند رحمت تھیں پہنایا
مختاری سر داری جنت سرور دے مٹھائی
طفیل انہاں دیدار آہی ہووے تا بعد اراں
یار رب سوئے ٹکڑے والی ہر دم طلب دیدار
کس کوں ملے وقت صفت لکھن دی فصیح زمین اسماں
عزرائیل نمایاں وانگوں آواز سنایا
رحمت عالم عالم اندر رحمت بے شماراں
جو گل خویاں سب نبیاں وچہ گل انہاں پھیریاں
بعد خداوند افضل سب تھیں پاک محمد عالی

صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ مخلوق سنایا
شان رسول نہ معلوم ہو یا جھگڑن کہاں مارے
نور الہی نور محمد ہوئے عرش کلامی
صدقے جاتے بات سنائے کرے سلام مدنی
پنجانہ بول نہ کرے سواری ادب حضور رکھائے
نفسی نفسی سب پیکارن خوفوں دل لرزایا
شراب طہور پلاون تھیں جس وچہ پاک صفائی
جس تھیں ودھ انعام نہ کوئی لذت باہجہ شماراں
نور الہی چمک دکھائے قرب بے سرکاروں
آپ خداوند صفتاں کردا مالک کل جہاناں
وصل پیغام لیا یا حضرت ڈر ڈر کے فرمایا
ہر ہر جاگہ وقت مصیبت بخشا دن اوگنہاراں
امانت دار محبت مخلوق خلق کرے وڈیاں
صلی اللہ علیہ وسلم صفت بے انت کمالی

فضیلت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

قہید بن اکرم کرن روایت نقل کتاب سنائے
جال تک پچھ کیوں نہ کھا دن کھول کھانا آیا
کہے غلام نہ پچھیا حضرت اج بن پچھیاں کھاؤ
یار میرے دا ایہ ولیمہ کھانا او تھوں لیا یا
کہن رسول خدا فرمایا غذا حرام جو کھا ندا
حضرت انس روایت کرے شان صدیق سنائے
قبرستان آیا اک رستے بیٹھ گئے دل کسریا

غلام حضرت اک ابو بکر دا کھانا روز کھوائے
بغیر پچھے تھیں اک دن حضرت لقمہ منہ ویر پایا
حضرت گیہا جھگڑتا یا لیا ندا کیوں سنائے
سن کر حضرت قے کرے منہ سے لقمہ باہر کڈھایا
عمل قبول نہ ہو دن اس دے نہ اوہ جنت جاندا
ہمراہا محاباں طوط طائف سن شریف پہچاندے
کنگھی پھیرن لگے داہری بال زمین پر گریا

برکت بال اس قبرستانوں رب عذاب اٹھایا
 جنگ بدر وہ کئی اصحاباں شہادت دیجے پائے
 ابو جہل ہمراہ کفار اں قتل ہوا اس جنگوں
 وطنی راہ وہ ملنے آدن اہلان خبر بچھاؤن
 کہندی لڑکیا بچھیں جا کر اپنے باپ احوالاں
 حضرت پتہ شہید ہوا ہے لڑکے باپ پیارا
 عمرولی لوں پچھے لڑکا حضرت دل سناؤن
 عثمان غنی لوں لڑکا پیچھے بابل پتریتاناں
 مائی بیٹا علی ولی تھیں آکھن خبر بتاؤ
 صدیق اکبر لوں جا کر دونہاں پھر عرض سنا
 لڑکے باپ زندہ کر کے انہاں ساتھ ملایا
 جبرائیل جناب الاءہوں اسلام سنایا
 فرشتے آدم جن صدیقوں شک دیں لیان

روز شتر تک پاک خداوند سب پر فضل کما یا
 آخر اللہ فتح نبی وی اس میدان کراٹے
 پاک فتح محمدی شکر آدن رل مل شکوں
 سمیت پچھے اک عورت آئی خبر خاندی پاؤ
 پاک محمد سرور تائیں لڑکا کرے سوالاں
 غم دی خبر ندی سرور کہن عمر بچھ یا راساں
 عثمان غنی تھیں بچھیں لڑکے اوہ پتریتاؤ
 علی اسد اللہ رسول بچھیں عثمان دلی فرماناں
 طرٹ صدیق بچھن اسد اللہ سنوں خبر بچھاؤ
 نکلیا تونہوں پچھے آدن سے بیٹا مائی
 دیکھ ایہ حالت پاک محمدایہ کی ماں خدایا
 بول صدیق اکبر دارب نے پورا کر دکھلایا
 محبوبا میراں نہ ہونہیں پاک اللہ فرماناں

فضیلت حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ

نیشوں مرد اک عمرولی لوں رستے نظری آیا
 عمرولی لوں دیکھ ثمرانی لگا دیون گال
 عرض کرن اصحاب ولی لوں کیوں چھڑا تیں
 غصیوں نفس نہ مرضی متاں حضرت نے فرمایا
 سایہ دیکھ عمر و اشیطان غم تھیں دوڑ گئے
 نبی جے ہونا ہوندا کوئی پاک نبی فرمایا
 مصافحہ ساتھ عمر وے کرسی میرے بعد الہی
 علی اسد اللہ کہن راہیں اک مینوں خواب دسا

ارادہ کیتا کوڑے لالواں شرع شریف سنایا
 فوراً چھوڑ ثمرانی دتا پھر نہ کرن خیالاں
 گالیاں تسلاں نکالے حضرت کیوں کروڑ تائیں
 حکم خدا رسول بجا لوال اپنا دخل نہ پایا
 کنبے نبوت ولی دیوں ڈر دیا پاک نبی فرمائے
 بعد میرے حق عمرولی دا محبت ساتھ سنایا
 حضرت کعب روایت کرے کہ رسول خدائی
 ٹوکر دی وہ بھوراں لے کرسی اک بڑھی آئی

مفل اندر پاک نبی دی عمر ولی در تائے
میرے سقے بھی دو آیاں دیو ہو رستا یا
کھاواں لنت بے حدیا لوان لوان ری پائی
بعد فجر پھر او ہو پڑھی ٹو کری آن رکھائے
ایہیں ہر اک دے ہتھ اندر دو دوی کڑا دن
جے تڈھ راہیں خوابے اندر مفل پاک نبی تھیں
سُن کر بات عمر دی مینوں پیال خوب و چاراں
اک دن سورج کمر تپائی حضرت کرن سلائی
تیزی گم گئی ہو سورج پیا اندھیر خدائی
حضرت عمر ڈٹھا دل سورج جھل سکیا وہ تابی
دعا عمر تھیں پڑھیا سورج شان حضور غلاماں
سُنی بولت جہاں عمر ولی دی پہاڑ کر پند زاری

دو دو ہر اک دے ہتھ رکھن مزیوں ہر کوئی کھائے
سھتوں ودھنہ من ہر گز عمر جواب بتایا
کیا نماز پڑھن میں مسجد حالت عجبے سائی
ہو ہو خوابے دے وانگر عمر ولی در تائے
مینوں بھی جاں دو کڑا یاں ہر رنگاں فرادوں
شکیاں ملیاں دھسے تھیں پھر منک دھسے تھیں
عقاب میری دی کل حقیقت ایہ واقف اسرار
گردن موڑ ڈٹھا دل سورج عمر ہادر سائی
سبت پھن اصحاب نبی تھیں سرور بات سائی
خوش ہو کر نہ کہن جد تک دے نہ نور الہی
اک تھیں اک ودھیا رقتیدے رکھیا دتھیاں
کہن اصحاب نہ جھٹی جائے جدیا بندی دشواری

فضیلت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ابو ہریرہ کن روایت کہے رسول خداؐ
شرم رکھائے رب رسولوں و انبیاؑ
رقیہ بنی بی قوت ہوئی جاں سرور نبی سوائے
اُم کلثوم دی بعد وفاتوں سرور نے فرمایا
انس بن مالک کن روایت کر کے نقل سنائی
قیامت تک بعد وفاتوں ظاہر رہے کھائی
ادب سکھاؤں کارن حضرت کن غلام پھر سید
عثمان غنی سر نواں کر کے سورج غلام ستایا
جیوں کر کڑیا کن تیرا میں میرا کڑ غلاماں

شرم ملا تک جس تھیں کڑے شرم مینوں بھی آئی
عقد عثمان و پھر بیٹی سرور رقیہ نام سواہرا
اُم کلثوم بیٹی واکیتا عقد اس ساتھ دو بالے
عقد بھی مابھی کر دینا جے ہونہی بتلایا
عثمان غنی دی وجہ زندگانی رب تلوار چھپائی
کدی میان اندر کیتی رہے تھیں کڑائی
ہائے تکلیف غلام پکڑے پھر اس نول لڑیتے
آدھیری نے دل میرے تے آئے بڑا ہی پایا
کہے غلام نہ کڑاں حضرت رب تھیں دھڑلاں

کہ مجبور نہ کر دے تائیں اپنا کن پکڑا یا!
 کہے غلام میں ڈرلے رہے تھیں جیوں کو سنایا
 حق میرا جو تیں پہ واجب حضرت آکھ ستایا
 غلام سدا دابر عبد اللہ شان عثمان بتاؤں
 خود پانی لے و نہ کر بندے عجز نماز گزاروں
 پی لے نہ نیت سوچ پیراں پر ایسا شوق الہی
 حفظ قرآن حافظ خود ہو کر پھر بھی پڑھیں قرآنوں
 کہن ہو کھال فرمان رُبانا حکموں عمل کمانواں
 پہمیرے آپ لکھیا نام عثمان ولی دا!
 ہمراہ جنت وچہ مہر و کپہا ذوالنورین ہوئے گا
 میرے مونسے ولی چکاراں محل عثمان ولید
 تن سو برس زمین آسماناں کیتی گریہ زاری

نرمی ساتھ نہ پکڑیں ہر گز خوب نہیں فرمایا
 اے آقا وہ خوت مینوں بھی ترم نساں تھیں آیا
 رو رو آکھن بخش دتا میں جا آزاد کرایا
 بہت غلام کنیزاں نہاں تیندوں نہیں جگاؤں
 قرآن پڑھن وچہ دو نہیں رکعتیں ہر گز نہیں مسارن
 پنج ہزار و رو پڑھین عادت روز پیکانی
 کہے پچھیا کیوں اتوں پڑھ غلات جلدی لو
 ہر دم ڈر داپاک الاہول رو رو عجز سناواں
 ساق عرش تے ہوئے جنت نام عثمان علی دا!
 دوست سبب پیہراں جیوں کر مینوں لیر ہوئے گا
 مہر و کپہا جنت اندر لے حد شان ولید
 حضرت عثمان شہید سی پچھوں نہرخی نگ کھلاری

فضیلت حضرت علی رضی اللہ عنہ

صفت علی دی کرے خداوند صابر نے فرمایا
 کرن روایت ابو جعفر ایہ حضرت گئے باز لے
 لیا کر کہن جو نہ مٹی لے لے آکھ غلام ستایا
 مہر و کہن میں شہر علم داعی دروازہ جس دا
 ستائی بار پکتے راہ مولے دوست خاص الہی
 دین نہی دے جو انکاری کفروں لڑنے آؤں
 حضرت ابوطالب دے خودوں نہاں ہٹ کر کن
 ابوطالب دی بعد وفاتوں کافر کرن صلاحاں
 جبرائیل الاہول آیا مہر و حکم بستایا!

ہر دن شہر بار علی وافر ششیاں فخر ستایا
 دو قیض خرید لیاؤ کرے غلام پیکارے
 پکڑ غلام لیا جو نہ مٹی رہتا حضرت پایا
 علم اسادا سکھنا چاہے دروازہ لنگھے تھیں دا
 تن سو سٹھ لڑیاں لڑیاں کیتی کفر تبساہی
 علی کرم اللہ قتل کر بندے کھا شکستان داؤں
 ریاست حیدر معظم مکہ غالب ہونہ سکھ
 کرے قتل نہی دے تائیں ہر دم رکھن چاہاں
 غار حرا شریف لے جاؤ پاک اللہ فرمایا

بستر اپنے پر کے سلاؤ کیا وحی و کیلے
 علی اسد اللہ نول فرمایا حضرت حکم ربانا
 میں واری نول ہیں سلامت فکر نہیں ننگانی
 پاک نبی دے بستر آتے لے چادر نول جاندا
 لین بچھان کافر آمینوں کہن نبی نول لوڑو
 علی نبی رب دو نہاں بچایا پاسوں قوم کفار کے
 ہر ور پڑھ نماز عصر دی گو واسد اللہ سوند کے
 ہرے بیدار بچھاؤں حضرت کی غم نیچا پیار کے
 نماز علی دے پڑھنے کارن سورج رب چڑھایا
 رتبہ حضرت شاہ علی داطاقت کون سنائے

چادر تیری لے چھپ جائے جاؤ اس وسیلے
 علی کہا میں لیٹاں بستر حضرت نول ٹر جانا
 تیرے با بچھ نہ بھاؤں میں نول ہرگز عیش جہاں
 سپر در بیدی کر کے سرور طرے غار سر رھاندا
 کر کے قتل محمد سرور پھر منہ اس ولی موڑو
 حوصلہ علی دا کرو اندازہ جان نبی تھیں وار کے
 ایسے حالت چھپا سورج شاہ علی پھر رو بند کے
 عصر نماز گئی لنگھ سرور فکر پئے دل بھاسے
 دیکھو نشان علی حیدر د اوقت گیا مڑ آیا
 حسن حسین اماں والا نام لواں دکھ جائے

فضیلت حضرت حسن رضی اللہ عنہ

غسان بن عمران بتاؤں حسن پیدائش پاٹی
 وقت عصر اک عورت کہندی بچہ ننگا میرا
 گڑتا دتا جنت خاتون اس لڑکے گل پایا
 قد حضرت واجتنا بڑھدا اٹھا کڑتہ بڑھدا
 ابو طالب دے حضرت دے گھر عبداللہ سید امویا
 ابوہریرہ کرن روایت سوال اک عورت کردی
 حضرت حسن اندر گھر میں خادم نول فرمایا
 کہے غلام اے آقا میرے دیواں کھانا کھائے
 کہے امام اس حسن جوانی دیکھ ڈراں چیر دل دے
 کرے نکاح پھر ساتھ کیسے دے رورنگن چھوڑ
 ساتھ غلاماں مل کر حضرت چکی پندرے دانے

قیض موٹی اک سرور عالم اہبانوں پہنائی
 جنت خاتون کڑتہ دیویں تیرا شان ایتیرا
 رب جنت تھیں بھیجا کڑتہ حضرت حسن پہنایا
 نہ پھٹا نہ میلا ہوندا رنگ د نول دن چڑھدا
 اس سے تائیں جنت خاتون ایہ کڑتا پھر ڈھویا
 عمر جوانی حسن عجائب آکھے فاقے مر دی
 ست درم تے بکریاں دینہ اسنول دیوسنایا
 اتنا مال کیوں اس دینا بھیر نہیں ہتھ آئے
 نہ بچس جائے فتنے دے دیہا میر بنے چیر پل دے
 بچ جائے ایہ کار کناہوں حسن سے دن تھوڑ
 مالک ہو کر ساتھ غلاماں مل کر کھاؤں کھانے

عبداللہ بن مہادیو بتاؤں نماز جماعت پڑھانے کے
پچھیاں آج کیوں حضرت انسؓ سجدے دیر لگایا
حضرت حسنؓ تائیں پنج واراں دشمن زہر دوا یا
وقت وصال قریب ہو یا جاں حسینؓ کی بیکزاری
کہن معلوم اساوئے تائیں جس نے زہر پلائی
کہے امام حسینؓ بتاؤ بدلہ اُس تھیں لے ساں
شان میری دے لائق ناہیں ظاہر دشمن کرنا
وقت قیامت جے کر رہے کیتی بخشش میری
زہر دتی جس میںوں اللہ بکڑ نہ میرے پاروں
عشق خداوند اندر بہر دم رہن منجوں نت جاری
ہن کچھ ذکر حسینؓ ولی داتا غوث اکبر ستاروں

سجدے اندر سرور عالم اک دن دیر لگانے
اسکھن حسنؓ اسوار ہونے سن اترے تال سر چایا
پھیویں واری زہر انہاں دل تے جگر جلایا
زہر بھائی کس دتی تینوں دس حقیقت ساری
مگر ال نہیں بتا ساں ہر گز رکھاں بھید چھپائی
دشمن ظاہر کرنا چاہیے حسنؓ کہن نہ کہہ ساں
صبر کریں اے بھائی میرے ہر اکے سے مرنا
کہے قسم رہے کی اکھاں کرساں عزم گھنیری
تال جنت و جہ داخل ہو ساں ہم ہو دگر روں
ریش مبارک سی تر رہندی اندر عمر ال ساری
دھوڑا نہاں دیاں سوڑیاں والی اکھیں اندر پانوں

فضیلت حضرت حسین رضی اللہ عنہ

واقعہ اک حمیدی اندر ایویں لکھیا پایا
دن نول روزہ رات عبادت وحی قیام کھوئے
ایسے حالت روزے کھولن ست دن است لکھایا
حکموں گولی ساں لے کر حضرت پاس جاں آئے
حضرت دیکھیا گولی طرے کمر جلن دے پاروں
عاجو گولی تائیں حضرت کراں معاف سنایا
مہر و نبی محمدؐ روشنے آزیارت کردی
احمد بن اسماعیل بتاؤں فرشتہ شان کمالا
پانی اندر اک جزیرے گریا غضب تھاروں
امام حسینؓ پیدائش پہلوں وحی فرشتہ آیا

معار بن جبل اصحاب نبیؐ غربت وقت لکھایا
چھوڑن روزہ ساتھ پانی دے کھائے پاس ہونے
لگا پتہ حسینؓ ولی نول حضرت گھریں بلایا
ساں گرم پھسل کر پاؤں کمر ایدر رڑھ جائے
ماری خوت بچاری روندی معاف کرو مھل کاروں
خوش ہو درم دتے دس اُس نول نئے آزاد کرایا
دول بجانوں بھوق کمالوں ایسے حالت مروی
سستی حکم رہے وجہ ہوئی پر جالے لب تھلا
گریہ زاری کردار ہندارد دیکھانے پاروں
اللہ سرور عالم طرے دے خوش خبر بچایا

جدول جزیرے اُپر دل نگھیا دروازہ نشانی
کے مصیبت میری اُپر کرو دعائیں خیراں
جبرائیل اُٹھا کر اُس نول پیش حضور لیا یا
امام حسین پیدائش ہو یا خیراں خوشی سنایاں
تھہ اُٹھا کر نبی السلام اُس حق کرے دعائیں
تھہ حسین اُسے تھیں بھر کر بازو اس پر لائے
اُہو در جبریلے والا پھر اُس نے سی پایا
حسین ولی دے تھہ لگایاں کوٹھریاں ملن شفا میں
خاص آزمائش ربی اندر صابر شا کر بھالے
بیت بھتیجے تھیں ٹورے پاک شہادت کارن
کر بل دیال شہیدان تانیں مؤمن یاد رکھا دن
الہ جانے دل نہیں کرنا صفت لول ٹھنہ موڑاں

جبرائیل ہوتا چھیا بیڑے تیرا حال کیسا
رے چلیں دربار محمد فضلوں ہوں نہ دیراں
در داس دے دادر دعوالاسارا اکھنایا
فرشتے در در بنجانے دے حق حضرت کرو دعایاں
رب فرمایا دوست میرے نیاں تھہ دعائیں
ایہو عمل کیتا پھر حضرت محبت فرشتہ پائے
حق حسین دعائیں کر دا اُڑا سما نے کیا
شان حسین دکھایا رب کے بلیاں غموں رہائیں
سہر و تابے عذریے ثور قور کارن پیر پائے
عزیز برادر حکم انہاں تھیں جان جتے سب وارن
اعلیٰ زندگی زندیاں نالوں پاک السلام وارن
پاک شہیدان یاد کران نت سدا انہاں دیاں لوڑاں

فضیلت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

ماہ رمضان مبارک اندر دنیا اندر آئے
وقت زمانے غوث اعظم دے سخت جہالت آئی
مردہ دین نبی دا ہویا تھوڑے مؤمن آئے
اسم محی الدین تداں ہی خلق پکاراں کردی
سنی بہادر عادل اکمل غفلت ڈبے تاسے
اعظم اسم بزرگی نبوی حد حساب نہ کاٹی
چور گناہی خدمت آئے ولی دعاؤں ہوئے
قوم نصارا غلبہ بھارا کیا اُس نہ مانے
جن قبر تھیں چاہے عیسے مردہ دے جوائے

شیر نہ پیتا وزہ رکھیا ربے فرقت بھائے
کفر کفاراں بت پرستی ہوئی ہر ہر حسائی
برکت پیر پیر اندی پاروں دین زندہ ہو جائے
علی اسد الدی اولاد اول ال نبی سروردی
رحمت بخشش پاک بے دی ملے مراتب بھالے
قدم بقدم انہاں دے چلیاں تھیں دیں صفائی
اندر عشق حقیقی روون بخوں ہار پر وئے
کہن عیسائی مذہب سچا نہ کوئی عیسے شانے
دیہوتوت محمد سرور کدایہ کم دکھائے

پکا دیہہ نبوت اسانوں مینے دین کسا ڈا!
 دین ہی دے عالم ڈر کر وہ بندہ دے آئے
 حضرت بن کر بات انتہائی ساتھ انہماک
 قبر دکھاؤ کوئی اسانوں میں غلام محمدی
 قبرستان اندر عیسائی نے حضرت نوح جان
 قبرستانوں لاشاں سبھے زندہ رب کرایاں
 کمر پڑھ دے پاک عید اتویاں دین صفایاں
 میں قربان میراں جی کونٹھے میرے قدم نکالوں
 اکم مبارک یاد کرن لوں میں کجھ ذکر سنایا

ہیں تے جبراً کراں عیسائی مطلب غلام اسکا
 عرض کرن یا حضرت صاحب عیسا یاں شہر مچا
 مسلم غیراں تائیں اکسیر پیراں فرما دن
 انشا اللہ ایہ کم کرساں ملے انعام محمدی
 حکم ربے تھیں زندہ ہوؤ مردیاں نول فرلون
 حق گوای سن انہاں تھیں خلقاں حیرت کیاں
 پیر فیلول دین محمدی مردیول زندگیاں پایا
 دل دے دے روشن ہو کر قرب محمدی ہا دن
 شان بیان کرن دے لائق قدر نہ میرا کیا

ملح پیر خود

پنڈ ٹھکل دق ہندوستانے مرد خدا اک آیا
 غلام رسول اک عالم حافظ عالماناں گھر سارا
 اٹھن بیٹھن مسجد اندر پڑھن پڑھان شاگرداں
 بے نمازاں کرن نمازی وعظ کلام پیاری
 حق دارا سمجھا دن لہ کاں خلق مرید چو پیڑے
 عمر چلید ہاں برساں بچول ملیا مست قلندر
 دیدہ سخن وچہ ہر دم تاڑی نہیں جھٹری لگائی
 دل دردی تھیں آہیں ٹکھن زردی چہرہ آیا
 ساقی مست قلندر دم دم کر دے ذکر الہی
 صفت کی دساں صفتوں باہر محبت غیر مٹایا
 ظاہر کرنا نہیں اجازت باطن رمز چلائی
 ساقی مست قلندر با با خلق زیارت آوے

اگر تیر دی مناج تحفیلوں زہد کمال کیا یا!
 گرد گردے اثر نہا نہا ہر جہاں پکارا
 پذیر رجا گن رہن اُتھائیں کرن وظیفے دواں
 خلق محبت روشن چہرہ ہر دم سطر تیار ہی
 ہمت دیولن وچہ ہمت میرا نہ چاہے غفلت میرے
 اندر رکھے سدا سلامت روشن باہر اندر
 گنسے نہ حصول جی پچایا بھکی کار کماٹی
 صورت جوہنی نے من موہنی کراں والی جایا
 خلق کمالا حضرت والا ہر سے نور الہی!
 عین سبق اک الف پکایا دوٹی دور کرایا
 مشہوری دی خواہش نہ کائی پھر دھال چھپائی
 بے مراد مرداں پا دن جیں حق دعا سنگا سے

نام عبدالہد ساقی تائیں رب دتیاں کو قیال
ظاہر اکھن نور مبارک کر چھٹیا قربانی
دل دیاں اکھن روشن پاوں فیض ہزارا

وصل الہی اندر تا منگاں ہر دم رہن اڈیکاں
شعیب پیغمبر والی حالت تلخ ہوتی زندگانی
نور ہدایت ملے یقینوں واقف ہوا سر ازل

دعا مصنف دیار گاہ ۱۵۱

اے اللہ وہ سچن بندے دے فضلوں بکست پائیں
کر نور دل مخمور سینے نول راز نیاز دکھائیں
نفس شیطان دو دشمن میرے کر کے فضل بچائیں
فضل کرم تھیں سچن میرا یہ ہے قیامت تائیں
یار رب جو کوئی شوقوں پڑھن نطفوں عمل کرائیں
ال اولاد جو گنہ میرا طاقت بخش انہا ہیں
دوست میرے خامے عامی ساتھ رسول ملائیں
عشق اپنے دھرم میں منہل دعا ایہ وقت میری
طلب ہے دیدار تیرے دی ہو رہن سب کمال
ہر دم چہر محبت تیری آنجوں بار پر دواں
مطر نہیں اوتا دنیا اندر مسافر وانگ تیاری
دنیا بندی خانے اندر ڈاہڑے گھمن گھیرے
جو بدد کے میری کیتی کسے رسم رب سائیں
اندر تھی وقت زبردے بخش لقاء حضور

بخش محبت فضل کرم تھیں غفلت پر دچائیں
رات دنے دھرم ہر دم دے اندر نوح کھائیں
ساتھ ایمان رکھتیں وہ دنیا ساتھ ایمان کھائیں
عمل کماؤں فیض اٹھاؤں سانسے شہر گرائیں
غیر محبتوں روک انہا نول اپنی طرت لگائیں
ہوں نہ غافل یا تیری تھیں سب پر رحم کمائیں
بعد وفات جو یاد کریں گے انہاں بھی بخشائیں
وہ از مائش ثابت رکھیں دے کراپ طیری
دو رخ نوح تے جنت نوشیاں رکھاں یاد دہ سارا
وہ ہر دے شوق وصالوں طبع ولیدہ حوئل
مستغرق وہ وعدت ہو کے نکلے جان پیاری
وایاک نشکین پڑھاں کر مد شام سورے
لطف خزانے تھیں اوہ پاوں سانسے دیکھ جائیں
رہے زبان پر کلمہ جاری فضلوں کر منظوری

سید بنائے کتابے عرض پیش دانا نواں پتر سابقہ حال

مطلب شعر کرن دامیرا کساں عرض کلاماں
لگے زور لگاوے جتنا کرے نصیحت چارماں

عالم ہونہ کرے ہدایت دوزخ اک لگاماں
غفلت بھلیاں یاد کرائے نبیاں دا و تارا

اپنے ذریعوں فرض آدائی حکم قرآن سنائے
 پہلیاں امتاں والے حلے جیوں ترائیں یاں
 فرقی چارہ اعمال والے رحمت بخش پائی
 کم نیک اچھے زندگی اندر اچھریاں بھی پائے
 ہدایت کارن عالم عامل لکھاں لکھن کتاباں
 دین نبی دے باغ بہاروں میں بھی بوٹا لالواں
 تفسیر قرآن اسلام کتابوں ذکر حدیث کراساں
 حکم شریعت بات طریقت ذکر کیا مست حلال
 میں کوئی دعوئے علم عمل داسہ گز نہیں کریندا
 حضرت یوسف دکنے دیے مطلق خریدن آئی
 سخن عشق وچہ نامہ لکھن ملک کسانا میرا
 پیر بھائی اک پیر میرے دامیرے پاس پیارا
 عاہاں پاسوں چھپا ہوا خاماں بات کریندا
 بت شکن اس نام خلیلی کیتا اس سوا لا
 اکبر علی گوہرتے نیکو منشی حوسارے
 مستری محمد حسین سخن داقدر کر اوق والا
 ذکر مناسب غور لا تھوڑا پیمبر اں امتاں حلے
 ہر طے اصل جو ظاہر باطن سارا نور پیارا
 پیر کامل آتھ جانج ہویں قول بالاست نہ ہایں
 جے انعام کیا آتھ فضلوں گل مراداں پانویں
 ہر ادا میں اندر پڑا فضلوں رب کراسی
 نردتیاں برترے نظار انور وچہ نظر لکائے
 چکے زر حراب اکھیں وچہ چک اٹائے مائے

نور دوزخ دا خوشی جنت دی پوری بات بتائی
 نافرماناں قہر تہاروں کی کجہ سریں دیہا یاں
 صالحین مدیق شہیداں نبیاں ذکر اہائی
 بنائے مسجد کھوہ لگائے قرآن حدیث پڑھانڈے
 پاؤں فیض ہزاراں بچوں شہن حساب نگریاں
 میوہ کھاؤ عمل کماؤ میں حق کرو دُعا نواں
 عشق کلام بھر دے دروہوں بھی کجہ ذکر لکھاں
 ظاہر باطن پڑھن ثواباں جنت دوزخ قاتال
 کم علمی وچہ خام پنجابی سخن گواہی دیندا
 گاہک ہر دن اک بڑھی عاجز آئی سوت لیائی
 رب عشا قال ساتھ ملا کر کرے اہاں شگتیرا
 وحدت سخن کلام مؤثر عشقے دا وخت سارا
 خوش خلقی وچہ خلقت راضی خود تھیں شوی پربندا
 نبیاں حکم نہ موٹن ہوندا لکھیاں تاں ایہ حالا
 مولوی محمد حسین سخن دے سمجھن راز اشائے
 پیر کامل واطالب صادق آکھے لکھو حالا
 نور قرآن تے نور اہلی نور محمد والے
 نور ہدایت ذکر انبیا نواں نام کتاب پکارا
 عجزل منگ انعام ریتے تھیں وحدت غوطہ یارین
 دنیائے مافیہا اندر نہ کجہ فکر رکھا لوریں!
 نیکاں بندیاں ساتھ ملا کر جنت دید لکھاسی
 وچہ اثبات نفی خود ہووے ہستی ویم اڑائے
 صبح گلر پھر ہو گیا اس دا جان جتہ سب دایے

خدمت و پر فقر الوال غنی لور نہ ملے میرے
 اک گھٹ شوقی شرابوں میںوں کی آپ بولانی
 دین دنی دے مطلب پائے واہ پیراں تاثیراں
 دھگ اندر اک ایسلا اول آخر والا
 موطا لب و چہ عشق حقیقی غفلت مرض گواہیں
 ازلی وعدہ عشق جہاندا قسمت تھیں مل جائے
 بھلائی پورہ پنڈ پور باوالہ پچھلا پتہ سوا والا
 کر حکمت رب ان جلی چکے شے وانگ دسا
 پندیرساں دچہ کرے مہاجر ہے از مائش ماری
 حال رہائش وانگ مسافر اپنا پتہ بتا لوال
 منیع تحصیل لائل پور اندر پچھل پورہ پنڈ آیا
 ڈاکٹر ڈاکٹر ایتھے داجے کوئی منالوڑے
 سو لٹھ سالال حمر انداز غفلت تنگ سدا
 اتفاقا جے بعد مرندے یادایہ عاجز آئے
 مرے سوالی جیوندیا ندے رب سبب بنانے
 میری طر فوں اسلام و علیکم نصیحتات منالوال

اپنا آپ گیا جس ویلے مرشس بالہ دچہ دل دے
 با اجمہ وصل دے اس سے تاپیں علیبت ہی نہ کافی
 موہم جی تھیں ملن پناہواں چاہے چک گیاراں
 اکو ظاہر بالملن دے بی پریم پیسا لاا
 برکت کامل پیر سچا لورں مہجائیں مٹو پائیں
 رب سے فضلوں بنے بہانہ راز حقیقت پائے
 تحصیل منیع سی امر نسر دا خانہ ڈاک و ڈالا
 خورب کردا چنگا کردا بصیت کے نہ پائے
 اپنا ہنایا و کرایا پھیری موت ہساری
 رہاں ایتھے یا کدھر جالوالاں دے لب سچا لوال
 چھ سو اناٹہ نمبر چک والا گب پالی لایا
 موت فقار ہر دم دے زندگی دن تھوڑے
 لا تشکو من اللہ اللہ اکو اس لگائی
 تیرا پیر یا گھر دچہ بیٹھا نا حمر بخش پچائے
 مرد کے دے مٹھا ٹھایاں عاجز بخشا جانے
 مجھوٹ بیان فضل کلاموں بخشے رب پناہواں

نصیحت

اے انسان انسان ہوندا کرے شکر ادایاں
 نافرماناں کارن دنیا دیکھیں سخت ایندایاں
 تیرے قبرستے شرداٹے گھاٹیاں شکل آیاں
 جے جیزان بناندا سانوں کی ہیں اندرایاں
 سورج چنڈن میں اسمانے ہر شے تیرے کارن

بہترین امت دچہ آئندل کرے نیک کمایاں
 پاک کلام اندر پڑھو دیکھیں مرگئے ساتھ مٹایاں
 درد عذاب دوزخ دے اندر کرین ملک جلا یاں
 کھول اکھیں کس مطلب آئے میں سب فرمایاں
 جییں گائیں کہوے گوڑے دردم حکموں مارن

اپنے دوسے پاک خداوند پر سے کر دکھلاندا
 پتھری دعوے چھوڑ پیغمبر امت محمدی چاہندے
 چھٹی عمر سے ماں پڑ بھائی سب سے سمجھاندا
 پڑھیاں سندیاں بڑھے ہوئے عمل نیک کیا
 پر قسمت نے غفلت پر دے ہرگز دلوں نہ چائے
 عاقل بالغ زور جوانی کیا کیا ننگ دکھائے
 موت کرے یاری دے کر دکھ سکھ چوڑ بنایا
 شوہری صورت خوبی والا گل پیدائش نالوں را
 مٹہ سر کن انگلیں دل تیرا مروں باہر نہ جائے
 جے غور خوب رسول تیرے تے رحمت پھیل جائے
 کن انگلیں مٹہ مالک نہ توں جہان تے جسم آہی
 ہر ہریم مروڑی اندر نوری الفت دسائے
 جے مدد اپنی مرئی کیتی مٹنی ساز نہ پا لویں!
 نبیاں ولیاں کوشش کیتی خلق پہ اُس ناروں
 پھر بھی نبی ولی خود ڈر دے سے ہمیش ڈرانے
 عاشق صادق دوست رب سے پھر سے حال چھپائی

ہر حالت و چہ حکم قبولیں جاندا وقت و پاندا!
 سالوں سار نہ امت والی انعام نہیں تھکاندا
 بڑی عمر سے استاد عالم بھی حفظ کلام ستاندے
 گریہ زاری کر کے یاری کرے نہ حال ستائے
 فتنہ بکرم چھائی ہوئے نفس شیطان بھلائے
 کہ کمزور بڑھیا دے کر بہر حالوں اربائے
 امیر غریب عمر و چہ کر کے ہر ہر ننگ دکھایا
 احسن تقویم ہے حق الہاں پائی صفت کمالوں
 منع کیتا جس باتوں میں غلاب خیال نہ آئے
 قرب انعام ہر دے جاں حاصل غیر محبت جائے
 توں میں ہرگز نظر نہ آئے عارف جان ایہاں
 نفس شیطان کج طاعت نہ پھر اس کو رہے پائے
 کام کر دے دل تو بہ ہنکاروں خود دل سے جالو
 سوا غلیظہم رب فرمایا لائی مہر تہاروں
 قدم بقدم انہاں سے چلیں جو طریق بتاندے
 ظاہر باطن روشن نوروں عالم سمجھ نہ آئی

فضیلت فقرا و امت اہل نیاز و کرہ ہیری بی قاطر رضی اللہ عنہا

عشق جہاندارے دلوں کی یاد دنیا دا غم ناہی
 چھوڑ شاہی لوں کرن فقیری پھر دست دینے
 قید عشق نہیں غلامی کہی کیستوں ہوئی
 دیدن دی لذت ایسی نہیں غلامی سنگن!
 دن کے رات جبرائی و ملول ہر دے دے ہر دے

دکھ سکھ دی پرواہ نہ انہاں جاہن دید الہی
 طلب سخن و چہ سب کچھ بھلا ماجزہ حال نملے
 زندہ مرنے فرق نہ چاہے حال کی جانے کوئی
 ساقی کاسہ ہو پلا لویں سنگن ناہیں سنگن!
 دل و چہ یار سمایا ایسا ملک و سار بہر ہر دے

جان پیاری کرے واری رہندا عند نہ کانی
 لوں لوں رچیا نور الہی شیراں حسب بھلائی
 نیت اکھاں تھیں دُوری پڑی ہندی گریہ ناری
 سخن اقرب تھیں رب نیڑے انہاں سمجھیا ہویا
 بات عشق دی دخل عقل تھیں کیہڑا مد بتائے
 اک اندر اک ہووے جس دم عاشق نام رکھائے
 نام ایساں دے اگوں پھول لکھد لکھال ہو سن
 عشق خرید لیو کر سودا ایسے کارن آئے
 دُور کی تہا ہے سالوں ہووے نہیں حضوری
 وانگ تنگال دے مٹھنا رسم عشاقاں آئی
 با بھول عشق عبادت کرنی کس گنتر وچہ آئے
 عشق شہادت اکبر والی جھلیں تیغ ضروری
 خلقت متاقد مت والیاں نہ انہاں لوں لڑاں
 طالب صادق بن کر ڈھونڈیں ہو کے بھر مر دانال
 فانیال چھوڑ تکیں ول باقی ایہ کم جانے چنگا
 اُس دی مرضی با بھول اک دم خلقت نہیں نکلاں
 ساڈے جیسے ہو رہیں رہے صاحب تائیں بندے
 فقیر امیراں تھیں ودھ درجے سرور نبی شائے
 اسمانی تارے جیوں زمینوں روشن ظاہر آون
 بی شہید فقیراں با بھول ہو رہے اوہ گھریا وں
 ذوالقرنین سکندر شامول ہو رہے جو کل امیراں
 کہیں جھڑ جھڑ ہو رہے شہر اندر قرا لوال
 کرو سفارش میں ذی چاہو راہی کراں کس لوں

مہنڈ رانہ نہیں بہانہ گردن پیش جھکائی
 عورت بیٹے ماں پیر سجن بھلی ہو راشنائی
 اکھن او گنہار ایسے خود چنگی خلقت سامی
 جان جسم سب عام کر کے بھول ہا رہے یا
 اک سمندر اندر عاشق شوقوں چھال لگائے
 درد مندال دے بے دردال لوں را نہیں ستھائے
 سوئی صورت نازک جتے سب قبرال لوں حوسن
 بند کتے تھیں بھی ہے بدترین حشوق مر جائے
 نورل سایہ مجھ وجودے بار بھ نورول ہی وری
 خوف نہ موتوں ساتھ خوشی دے جان عزیز جلائی
 سے نامرد بھالویں لکھ واری چلے ہزار کھائے
 لوہا گرم نرم جیوں سٹوں مری نفس غروری
 وجہ درگاہ منظور ہوئے ہو لوڑ نہ رہ گئی ہورال
 رکھ آسانہ ہونہا سا نہیں لک جو اناں!
 بھیجا اُس نے سداں جانا حکم میں بن بندا
 اُس لوں چھوڑ جانا ہے کدھر کس داکرنا ماناں
 تہ پرواہ کچھ ہے پرواہ توں فعل جہان دے مندر
 مٹرخ یا قوتوں جنت ملی ایسا ہو رہے کائے
 نچلے جنتی انہاں تائیں ایویں پیے دسا وں
 دن ادھاسب جنتیاں تھیں فقر اگیرے جلاں
 یوسف نبی سلعاں تھیں بھی پہلوں جان فقیراں
 رب فرمائے نبیاں والگوں ایسے کسانو چاہنوال
 طفیل ساڈے بخشاں گاہیں نہ پرواہ اسانوں

سردار دو عالم نے فرمایا خوشک لکھاں کے پاروں
 بہت حرام کھاؤں تھیں ہوں بے عذرم گناہاں
 موصول حب دنیاوی ہووے ربی یاد بھلا
 سرور کہا اک زماں میری اُمت آئے
 قرآن بھی دیکھو دیکھی پڑھن عامل ہوں تھوڑے
 دیوں دنیا اعلیٰ سمجھن عورت قبلہ جاس
 پرکھے جاس فقر تے عالم جیباں انبیاء والے
 یتیم سب دی الدہ جائے معلم باز دلا ندے
 ابن مسعود روایت کردے پاک رسول الہی
 جسم مبارک اظہر آپ کے نشان چٹائی
 رحمت عالم آکھن مینوں بستر نرم نوٹڑاں!
 دنیا سمجھ مسافر خانہ کوئی آئے کوئی جانے
 فاطمہ حرم خاتون سرور شادی جہول کرائی
 صدیق فاروق غنی عثمانی سلمان اسامہ تائیں
 تکیہ پڑے رنگے ہوئیاں چھل چھو ہار یوں بھریا
 اک مسواک مٹی دے برتن چلی اک رکھائی
 چھل چھو ہار یوں ہی اک جھاڑو یوں فسن گئی
 مٹی تھال پیالے مٹی ہانڈی مٹی والی!
 ابو بکر صدیق نوں سرور آکھن سوہاں جہانناں
 شادی والی چادر سر پہ باراں گنڈاں والی
 اتھیں بی بی دانے پیہندی پڑے قرآن بانوں
 دنیا قید مومن دے کارن پاک نبی فرماوے
 باتل تن پسنداس دنیا سرور پاک سنایا

سختی دل دی ہے جو عاندی بہت گناہ شماروں
 بھلے موت حرام کھاؤں تھیں دنیا موصول چاہاں
 سب گناہنواں دی جڑھ دنیا حب سرور فرمائے
 رحم اسلاموں نام ایمانوں صرف باقی رہ جائے
 پیچھے فاسق و فاسقے کاذب نیکیاں تھیں منہ موڑے
 پیٹ بٹے تے قفل شیطانی نفسانی خواہش مان
 خواہش نفس مسائل کر کے نرے کئی نکالے!
 عشرہ ائمہ مظاہر ہوں جو رہے عمل کماندے
 سرور میندر کرے خاطر چٹائی میٹھ بچھائی
 بستر نرم بچھاؤں کارن میں پھر عرض سنائی
 دنیا فانی دے سب عیشوں میں اپنا منہ موڑاں
 غم خوشیاں سب مٹنے والیوں میں جس جڑ لائے
 جو کچھ داج دتاسی بیٹی بات حدیثوں آئی
 جہیز اٹھاؤں حکم سناؤں جدا جسدا اشیائیں
 لکڑیاں دی جتنی عاماتے اک چوکی دھریا
 سستہ ہونداں والی چادر چھو ہاریاں چھل بٹائی
 اک پیالا لکڑ سدا تسبیح گہٹ کوں ہوئی!
 دیکھ جہیز روون امحابی صدیق اکبر بے حالی
 بہت جہیز ایہ دنیا اندر ملدی ایتھوں جاناں
 سردار دو عالم دی ایہ بیٹی جس دی شان کمالی
 کہ تفسیر دیے تھیں سوچے روندی خوں سماکوں
 حکم اشد جہاں اللہ دے وجہ عمر لکھاوے
 اک خوشبو تے دوجی عورت نیک ہو کر فرمایا

ٹھنڈ نماز اکھال نول پاندی تیجی بات بتانی
 رہاں تیکندرا سبناں تینوں ہر دم شوق کمالوں
 حضرت عمر کہن تن میں بھی باتاں دنیاچا ہواں
 عشق امانت تڑپڑھا نواں عہد جو کر کے آیا
 کھلاناواں کھانا تے میں پہلاں دعا سلام پکاراں
 علی اسد اللہ نے پھر کھیا تن دنیا ندیاں باتاں
 نیک عملاندی کراں ہدایت دیکھاں جیتاواں
 کراں بھروسہ اللہ آپر خلقوں تنہا رہنسا
 جنت خاتون بیٹی سرور عالی شان سناٹے
 طاقت ہووے مال اپنا میں رب کے نام لٹا نواں
 وحی کرے ربیائے محبوبا میں بھی تھدھ سنا نواں
 عمر جوانی کرے جو توبہ جو دل نوحہ رکھا ون

پھر صدیق کہن بھی منوں تن باتوں حب آئی
 کراں جہاد تیرے سنگ رکے کہیں تے خرچاں بالوں
 نیک باتاں دا حکم کرا نواں بدیوں وک بٹا نواں
 عثمان غنی تن باتاں آ کہن میں بھی شوق رکھایا
 نیندر لوک کرن جاں راتیں میں نماز گزاراں
 عاشق صادق مسطراں سنگ ہوون میر سنا تھاں
 عائشہ بی بی کہن پسنداں باتاں تن سناواں
 چور بادلوں کے کراں تناعت ایہے میرا کہنا
 دل میرا بھی تن باتاں نول اللہ جانے چاہے
 وقت نہامت زاری کرنی فاقیوں میر رکھا نواں
 تن باتاں دنیا ندیاں سانوں میں محبوب بتا نواں
 اوہ اکھیاں جو نوحہ محبتوں گریہ زار کرا ون

مسواک اور وضو کی فضیلت

سرور عالم نے فرمایا ہے مسواک ضروری
 اک مسواک اک بن مسواکوں جو نماز پڑھا ون
 مسواکوں صاف کرو منہ اپنا صفت خداوند کرنی
 دو غلام ثواب آزادوں کھانے بعد کرائے
 تھوڑی تھوڑی محنت اُتوں عقبے ملن شانناں
 حضرت ابو ہریرہ آ کہن ہے ضحاک بتایا
 کرنا وضو ثواب دھندا حضرت آکھ سنا یا
 برتن پانی یا تھوڑا دھوئے شخص چہرہ اتن واری
 شوگناہ صفت دوجے تھیں تودرجہ ہے تیجے

کیتی فرض نہ رب العالم نہ ہووے مجبوری
 ستر نمازاں بن مسواکوں نہیں برابر آون
 درود شریف کے کلمہ طیب بات قرآنی پڑھنی
 تقویہ اتار نہ بانسوں ہووے منع نبی فرماٹے
 حکم شریعت علین پاروں خوشیاں دواں جہاناں
 پاک نبی دے پاس بیٹھے سال اک اعرابی آیا
 تاں پھر پاک نبی سرور نے سبھناں نول سکھلایا
 پہلے جلوسے تن تونیک فرمایا نبی غفاری
 غیبت جھوٹوں کرے کرولی تاپاکی دور شیعے

خوشبو مشکوں میں دھواں والہ دھواں سے
 ایک پہاڑی میں پائے نور قیامت پائے
 ایو پرہ اس کے تائیں دو رخ کنول سجائے
 حرام عذاب دو رخ راگھیوں پانی جڑو گائے
 جنتیال بالال تے آتھ پھرے ملن جنت خائے
 رب فرما سے میں ہاں راضی کسے باتوں نہ ڈرتا
 سما پیر دعویٰ تھیں اللہ کرسی نور عطائی پائے
 حساب قیامت پیر کھسے تھیں کرسی رب انسانی
 قدم قدم تھیں بیدیاں اس دیالیت بتا کر اسی
 تکلیف و موت تھیں مردی موسم لہر و پانی تھیں پائے
 و موت شریعت اہل طریقت ہر ہر وقت رکھا سے
 حضرت علی حیدر فرمایا جو مردار عاشقاں
 دھوکہ بخش عداوت بخیل حسد دلا نکھوڑے
 غیبت جھوٹے تہمت شرکوں و فوڈیان رکھا
 و دھوکہ دال مال حراموں کپڑے نہیں پہنائے
 نمازوں پہلاں میں تائیں پاک اللہ فرمایا
 مسح سرے دایر گئے تک ذکر قرآنے آیا

تک وچہ پانی پایاں ملے سے محنت و چہ چہ پائے
 شفاعت قابل وچہ کون تبحر پر وہ آئے
 سجا باز و در حودن پاروں آہر زیادہ پائے
 و عاقبول کہے رب عالم ہر داسح کر لے
 مسیح کتاں تھیں وقت نزع سے غیب آوازہ پائے
 ویدہ غلام ازادال درجہ گردن مسح کرنا
 بلصر اطاندھیرا رشتہ اور کر کے رشتہ سنانی
 کر کے و سوہیاں قدم اٹھاندا ہزار کی تھانی
 و منو سمیت جیسے دل حاکم اُلفت نال و لاسی
 اس دے سے لے عرش اللہ سے من قیامت سے
 ترک محبت غیر ان کر کے قرب سری پاندے
 بیج و منو تھیں نیچے چیراں ہر دم رکھو یا کال
 با محمد محبت رب رسولان غیاں تھیں منہ موڑے
 و منو شکم حامل حراموں بہت پر ہیز کر لے
 و لباس اتقوی وچہ قرآنے الدھرم بتاے
 منہ تھہ کہنی باز و تاہیں دھودن حکم سنا یا
 لازم ایہ تعظیم و منو کر پڑھ ملو سنا یا

آذان و امام کی فضیلت و فرائض مؤذن

اذان مؤذن پڑھنے کیلئے آواز جھٹھول تک جانے
 مؤذن دی تصدیق کراؤں ب اُس لوں بخشا دے
 اذان للہ جو شوقوں دیکھ عقیدہ نیک جنہا ندا
 جس دے پار ولی درہمیا کر جنت میں ٹیکانا!

ابوہریرہ کہن روایت پاک رسول بتائے
اُس دی خاطر استغفار اں بہرا کہ چیز کراوے
قدور از قیامت اند سب نہیں ہوگ تنہا ندا
اصحاب اک عرف کریند حضرت مینوں حکم بتانا

آذان سنایا کریں جو مؤمن رکن جماعت بتایا
 ایہ بھی حضرت مشکل میںول پھر حضرت فرمایا
 تاہم کہن نبی فرمایا سن آواز ہو آؤں
 مؤذن وجہ دس باتاں ہوں حق ثوابوں پاک
 شوقوں پٹھے آذان صبح کرنے احسان جتنا
 کہے ہدایت نیکی کارن بدیوں منع کرائے
 حال تک مقتدی نہ آؤں ایک امام کرائے
 آذان اقامت مغرب دی تھیں بیزاری پائے
 محبت مسجد پر اک دن حضرت حکم آذان کرایا
 در اسماناں کھول دے رب سنن لایک سائے
 ہر اک دی آذان سیکھ دے پاک نبی فرماندے
 چند باتاں جو فرض اماں تھوڑا ذکر لکھاؤں
 پاک میدان خاص مصلیٰ جائساز پڑھاؤں
 سب میانہ دے حال قرآنوں پڑھو کیا بتلاؤں
 قرآن مجید قُرأت حفظ کرے نہ ہتا تھوڑا
 چیز حرام شہدے جس وجہ سخت پر ہنر رکھائے
 مقتدی تنگ نہ آؤں جس قیال بیتا وہ پڑھائے
 مقتدیاں حق بخش منگے پڑھتیاں استغفار
 مسافر مسجد کرے حفاظت کھاناں اوس کھوائے

اُس کھانا پر مشکل تاں پھر نہیں امام سنایا
 صف پہلی وجہ کھڑا ہوا کر جنت دیکھ دیا
 ثواب برابر کل جماعت بانگے نام لکھاؤں
 وقت نمازوں واقف ہو و بلند آواز رکھا
 ہوا آذان کہے جے کوئی غصہ نہیں لیائے
 لحاظ نہ ملے کرے امیراں رکھے خوف خدا
 جاگہ رکے جانتوں اُس دی جگہ پڑائیں پائے
 مقرر جگہ نہ رکھے کوئی عذر نہ ظاہر کرائے
 بلال آذان ختم کر چکے پاک نبی فرمایا
 کہ صدیق طاہر اُن دے کوئی جے پور پکائے
 مؤذن روعاں ساتھ شہیدان پھر سن سیر کراندے
 شان امام اندازوں باہر طاقت نہیں بتاؤں
 حسد یا طمع نہ رکھے بدے وعظ ستوں
 حکم سازوں دی مزدوری آپ رب رکھائے
 کامل اقصین کہے تکیراں رکوع نہ سجدہ سوڑا
 کپڑے بدن صفائی رکھے خودیوں نفس بچائے
 استغفار گناہوں کر کے شروع نماز کرائے
 شفع اہلاندے کارن ہو دے کرے عاپکاراں
 قرآن حدیث احکام شریعت امری سمجھائے

مسجد میں جانا اور جمعہ کی فضیلت

قیامت نول تن فرتے ہوں جہاں نہ غم کائے
 اندھیرے مسجد اندر جاؤں رب کے خوف رکھانے

سرور عالم نے فرمایا عرش الہی دے سائے
 سر دی وضو کرن مسکیناں دین یتماں کھانے

صفت لیاوے مسجد کا دن جاں تک طے تائیں
 مسجد صاف کرن تھیں الدُّغَّاه معاف کراندا
 مسجد کے سفارش عشر خاص نمازیں کا دن
 حلفت ابن یعقوب بتاون کر دے ذکر الہی
 دیکھا اُس حضرت باہر جا کر بات جواب سنایا
 حلفت کہہا ہے حکم نہ رب دا مسجد بات کرن دا
 ابوہریرہ کرن روایت مسجد اندر جائے
 پیچھی آٹنے جتنی مسجد جوتی ر کر اوے
 اُن کچھ حال جمعہ مالکھاں دل تبرک آیا
 دن جمعہ دا وقت نماز دل اذان سنائی جائے
 خرید و فروخت پھوڑ و ہر کم جے کر سمجھ رکھاؤ
 دن جمعہ دے پاک خداوند نظر کرے تن و ارال
 رات جمعہ دی حکم کرے رب ملکوت الٰہی نالوال
 سرور عالم نے فرمایا روز جمعہ جاں آئے
 اچھے کپڑے پہن گھراں تھیں جامع مسجد جائے
 ہریہ اونٹ ثواب جمہ ہسلاں مسجد اندر آیا
 مرغی پوچھے نیجیں انڈا عمل ثواب لکھایا
 اک جمعہ تھیں دوجے تائیں معاف گناہ رب کرا
 حضرت ابوہریرہ کہندے روز جمعہ مال آئے
 امام لکے حد خطبہ پڑھنے کروا بند کتا بال!
 روز جمعہ دے جنت اندر جبرائیل پکارے
 اک سو تئیں صفائ ہمارے چلن ساتھ حضوراں
 پیچھے جتنی گھوڑیاں آپرا گے حضرت جاسن

ستر فرشتے اُس دن تا کر اُس حق کرن دعائیں
 کلمہ جاری رہے زبان پر ترا تھوں جان خدا
 باتاں دنیا کرن نہ مسجد رب دا ذکر پکارن
 مسجد اندر ٹپا آیا بات ضروری کاٹی
 کہوں نہ جواب دتا دوجہ مسجد کے سوال کرایا
 بہت ڈراں میں خوف رہے تھیں دن نزدیک ہر خدا
 باجھوں نفل نہ پڑھیاں بیٹھے پاک نبی فرمائے
 اُسے بدلے مل جنت و جہاں پاک نبی فرماوے
 خاص غریباں کا دن رحمت حج ثوابوں پایا
 دوڑو ذکر خدا دی طرحے جواب ہماں لیا کُسا
 بہتر ایہ تھائے کارن ہرگز دیر نہ لاؤا
 اک نظر تھیں او گنہاں بخشے سٹھ ہزاراں
 دروازے جنت کھول دیو اح رحمت باش پاتوں
 کھانا کھائے باہر جائے داتن غسل کرائے!
 حق شفاعت اُس پر میری پاک نبی فرمائے
 ہدیہ گائیں دوجے تائیں جیسے بکری پایا!
 گرسنتی جو بچوں آیا ایہ ثواب نہ پایا
 ہو حرقہ خطبہ سن کر خوف رہے تھیں ڈردا
 جو مسجد بندہ آئے قرشتہ نام لکھائے
 سن دا حفظ بیٹھے چپ کر کے کارن ادب دایا
 سردار دو عالم شاہ جہانناں ہون بلاق سوار
 بیت ہنفاں گل نبیاں امتاں تلوید پر گورال
 شہید ولی سب مؤمن عاشق عالی درجہ پاسن

شیریں کن بلند آوازوں حمد و ثناءوں
 مٹوئیں دے اُمت نور اک اُمت مہربان
 پاک محمد کوں رب اکھے منگ ہو مرضی چاہیے
 ظاہر ہو کر پاک خداوند میر دیدار دکھاسن
 صاحب نصیب تکیں ہر ویلے اکھیاں نایں جھکن
 یا اچھ دیداروں اک ساعت عاشق کرن گزارہ
 اندرون سے دود و دانی جنت و جہنم لکاسن
 ہر وار و تار دن جئے واپاک رسول سنایا
 اُتھیاں تپ من دے ویلے جیل نماز پڑھاوں

حکم ربے میں ملک پرندے ساتھ وازن
 اس دن رب عطا کر لے نظری ہاؤں بھیاں
 ہر وار اکھن میں کچھ دتا پاک جمال کر ایسے
 لیکن تکیں ہوش در کھن پیسے بہوش تکاسن
 دنیا حقے تے دن راتیں ایو خواہش در کھن
 بھی پانی یا بھد نہ جوئے سنگن دید نظارہ
 کوئی دن اٹھویں کوئی مہینے سالوں دسائیں
 اک ساعت وید ایسی اس دجو منگیا سو پایا
 ایوں خطبہ میٹیاں سنناں بولن رسول ہاوں

ذکر کلمہ شریف روزہ و اعتکاف و زکوٰۃ و صدقہ کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ کہندے پاک نبی فرماؤں
 بنا کر روح رب قلم ہائی لکھیں حکم سنایا
 آخر تک جو ہوں والا لکھیں رب فرمایا
 لا الہ الا اللہ لکھناک ربے فرمایا
 اتنی مدت پھولوں کے اکھیاں قلم لکھاؤں
 محمد رسول اللہ لکھ دیا حکم ہماروں
 بیست تھیں بیوشی پانی ست ہزاراں سال
 ست ہزار برس رہی تھیں کر دی گریہ زاری
 ہو بزرگ نہ ہو یا کوئی تیرے یا بھد خدا یا
 اس قول پیدا جے نہ کر داتینوں بھی نہ کروا
 زکوٰۃ تزل ظاہر نہ کر داتہ کوئی ہو بسیار
 ست ہزار سال لکھ لکھیا ایہا انکم پیارا

جس نے کلمہ پڑھیا صدقہ سات گتہ ہواوں
 قلم کے پھر مابو ہو کر کی میں لکھناں خدایا
 جو جو حکم کر داتا لکھناں مجزوں قلم سنایا
 ست ہزار برس تک ایہا کلمہ قلم لکھا یا
 مجزوں قلم کے رب میرے لکھناں جو حکم بتاؤں
 لکھن کی حال قلم محمد بیٹ گئی و چکا بدل
 ہوش آئی تال ست ہزاراں کہی سال بھالال
 لکھ کر نام رسول اللہ و مجزوں قلم پکاری
 لازم ادب کے رب خالق اے قلم تھہ آیا
 سارا نور ظہور تمامی صدقہ اس سرور دا
 اس دی خاطر عالم سارا اوہ محبوب ہمارا
 اس تعین بعد ملا کر لکھیا کلمہ طیب سارا

چاقیتس نزارتے ایک لکھ بڑیاں کھڑی کھانی
 کرامت میں دل بخش کر کے کلمہ لکھن لگایا !
 کس دی عمر ہوئے میں جتنی کون ایہ رتبہ پائے
 پاک خداوند کہیں تلم قول اُمت سرور والی
 صہا ثبات مٹی سے کھڑا کلمہ نفس انار سے
 کلمہ طیب دے عروت چوٹی نے جوتی گھٹے دن رات
 جو بندہ اخلص اور مئے کلمہ طیب والا !
 اُس سے ہر دم کے ہر ساعت گلہ ہر دن جو ساگر
 اس طرح جو ضرب لے لے پر کھسے طیبوں لاوے
 مودوم ہستی واقابل کلمہ پردہ خودی جلائے
 عاشق شاہ منصور جہاں نے سرسولی ٹٹکائے
 راز فقر واکھے اندر بچھہ پیر دل اسرار سے
 کلمہ پڑھیاں گفر اندھیرا ہر گور ہندا ناپیں
 ہن کچھ ذکر روزے داکھان خام امانت جاتی
 حضرت انس کے اک شخصے سمجھا پاک رسولوں
 بابے آدم منع درختوں پھل غلطی تھیں کھایا
 ذریت اُس دی آپا ساٹے اللہ پاک کھانی
 بیت رکعت تراویح پڑھیاں لے لو اب گنیرا
 تراویح سنت پاک نبی دی پڑھو ضرور کی مال
 حضرت عمر روایت کر دے پاک نبی فرمایا !
 ماہ رمضان میں ساڈے خوب تیار ہو جاؤ
 اس دی عزت تسانی عزت نفع عبادت آیا
 قرآن تلاوت ذکر الہی فعل نماز گزار !

عزم کرنے سے پاک خدا شفقت میں تسانی
 عرصہ عمر دراز میری داکھنے وسیع دیہا یا !
 کس قول طاقت لکھے اتنا میں بسا برائے
 کلمہ پڑھے مؤمن اک فاری میں تھیں نصیر عالی
 پڑھ کر عاشق کلمہ صد قول ایاتن من والے
 چوٹی نزار واری سلا ہندویند ادن تے راتے
 خام اخلصوں سمجھ پڑھیند ایاتے درجے اعلیٰ
 کلمہ طیب سارے ایویں جیوں لکھی لگیا سے
 شوق الہیوں دل تھیں شعلہ اٹھوں چشم کھلائے
 پڑھ کلمہ گم گئے نہ بنے راز جہاں نے پائے
 انا الحق کہا ہوا مل کہنا آپ جلائے
 نور الہی عالم اندر جس دے کل پیار سے
 دقت ترغ دے ساتھی کلمہ جو چاہیں ہو یا میں
 ایہ امانت صدق مے تھیں مؤمن توڑ چڑھانی
 تیس روز سے کہوں ہوئے مقرر مطلب کیا اصول
 اثر مہینہ زیہا اُس دا پاک نبی نہ فرمایا !
 کہے اعرابی جیک ہی حضرت بات سنانی
 میں نزار گناہ رب بخشے جنت کرے پیرا
 صدقے خیر خیر اماں کر یو ہر ہر کوشیاراں
 ماہ رمضانوں اک دن بیلاں پڑھ خطبہ سمجھایا
 کرو عزت رمضان مہینے کپڑے صاف رکھاؤ
 سب مہیناں تھیں دو حقے درجہ عمل پڑھایا
 عشر اند کرے شفاعت روزہ روزیازو

گل مہیناں تھیں سرداری ماہ رمضانے پاٹی
 ماہ رمضانے پاک خداوند قید شیطاناں کردا
 قدر معلوم ہو یا جدر روزے کہن ہمیش رکھانے
 رات اخیر ماہ رمضانوں روون قرنتے سارے
 قبول دعائیں صدقے ہوئے ہنسے پاک گناہوں
 نذر ہند جو چند بندے نے غافلہ اسال بتائیں
 ابن عباس روایت کردے پاک نبی فرمایا
 نو لکھ برتنائیں وقت دیہاویے جیسی اندر تارال
 مہینے یارال ہر بریائیوں رو کو نفسان بھائی
 شہوت نظروں دیکھیاں روزہ اکیانڈاٹ جاندا
 پیر ہتھ حکم شریعت جین روزہ ہتھ پیراں دا
 سر پیراں تک کل اعضا نواں روزہ لک لکالوں
 قالوئی جواب استوں دم دم پیاسنائے
 جہاد نفس تھیں عاشق مرداں ہر دن روزیدارال
 احتکات بیٹھن دا درجہ تھوڑا ذکر سنانوال
 حضرت انس کہے میں سنیاں عالم دے سرداروں
 لبتہ عمل ہووے جس تیت دکھان بٹان نہ کرنا
 اک دن رات اللہ دے ذکر الٹا بھل تھیں
 پنجسو برس ہر پردے رتہ پاک نبی فرمائے
 حضرت زہری کہن تعجب احتکات جو لوک چھوڑیندے
 کسے خلیفے چھوڑیا ناہیں کردے دارو داری
 فخر نہ دل وچہ مول لیا نے کر کے عمل بھلائے
 صحبت پیری ساتھ نہ کرنی حکم قرآنے آیا

جیوں کرسب بنیاں تھیں افضل پاک رسول الہی
 دن تے راتین بخشش کردا جو سائل اس دروا
 کھانا سونا ٹرنا بہنا لکھے عبادت جاندرے
 روزے دارال دی تکلیفوں اکیانڈاٹ سوہارے
 پتا بھگار لگا کر حورال آکھن پاک الاہوں
 دروازے بند رہ بنج کر داکھوئے حنت جائیں
 بغیر عذراک روزہ چھوڑے دوزخ جلے سنایا
 ڈھال دوزخی روزہ جانوں دزیوں بیدارال
 بار ہویں دے وچہ رکھیا جاکے کھاؤ حلال کماٹی
 پھلی چھوڑوں ہے نہ روزہ سمجھو منہ کٹا ندا
 دیں صفائی خودی گوانی چھوڑ خیال غیرال دا
 چک امانت پوری کرنی ایہ ہے مرد کمالوں
 سینے چمکے نور الہی عقلیت پردے چائے
 اسم الہی با بھجوں بھائی ہور نہ بھاؤں کاراں
 لازم شرطال جو خجایاں اوہ میں لکھ بتا نواں
 نوشہید ثواب احتکاتوں اک دن راتے پاروں
 مطابق سنت ٹوکدہ ہوئے خوف الاہوں ڈرنا
 اس تے دوزخے وچکاراں تن پڑے ہوجاؤں
 دنیا جتنے کسے دعائیں رب قبول کراٹے
 وقت وصال قریب نہیہا بھی احتکات کریندے
 دس دن آخر ماہ رمضانوں کرو عبادت بھاری
 مسجد اندر حکم بیٹھن دارب دی یاد پکائے
 دس سو سال عبادت درجہ ربی طرفوں پایا

خواہش نفس آمارہ والی دنیا دے کم چھوٹے
 پڑھے قرآن کے عمل کماے امیر ثواب پاوے
 نماز مغرب قیام پھول کھائے مزدوریات سنا
 مست چیزاں تھیں باہر جانے اہانت شاہنشاہ
 حکم زکوٰۃ بیان کراں کعبہ بنائے جواں اسلاموں
 حضرت ابوہریرہ آکھن پاک رسول سنا
 غیبول اگ لگے گھر ساٹے مال سارا ایل جائے
 ڈاکو چوری یا کر زوری اُس دامال لے جان
 مقدمہ کاری پورے بیماری بنائیں مال فیوے
 اُس دامال اولاد بڑی جا کرن خرچ ازائیں
 بعد عمریاں ایہ بکڑیا جائے رب حساب پچھائے
 سردار دوعالم نے فرمایا بچل جو مالوں کرے
 حال قارون خداوند عالم دیکھ قرآن بتایا
 انکار زکوٰۃ توں تہمت پاروں دنیا حرص لگائی
 ظاہر عزت دیکھ قارون نے جہاں دل لپچایا
 راہ موٹے دے کرے جو صدقہ کل مصیبت لگے
 ابن عباس کہن میں سنیا کہندے نبی الہی
 آکھے حرمت کیسے پاروں یارب بخشیں مینوں
 کہن لگاے نبی خدادادے میرا عیب و ڈیرا
 یا حضرت میں بہت غنی ہاں تے ہے کنبہ بھارا
 میں تھیں فاسق دور ہو جاوین کہانی خدائی
 پڑھیں نمازاں رکھیں روزے سال تہرار بتاؤں
 سردار دوعالم نے جبریلوں صدقہ اجر پچھایا

سمجھے مردہ آپ اپنے نورں دن زندگانی تھوے
 کنز العباد حق منکفاندے لکھیا دسیا جسائے
 تھوڑا سوے بہتا جاگے خوشبو تیل لگا سٹے
 غسل و نہوتے بدل پختانہ جمعہ جنازہ جانے
 تھوڑا چول کڑھڈھائی دیوے ہے پیش راہوں
 ہر دے غنی زکوٰۃ نہ دیوے تہرہوں مارا جائے
 کرے تجارت مال جہازاں پانی غرق کرانے
 سخت بے عزتی کرے اُس دی جانوں مارگاون
 امن نہ رب دیوے اُس تائیں دوزخ و پھر شلوے
 راگ نشہ تے کعبہ وغیرہ حاکم کھان غذا میں
 مسکین یتیم نہ پیوہ دتا زکوٰۃ نہ حج کرانے
 دشمن بن گئے جان پاتی دے مصیبت بے خبر
 تن و جہ تھیں اُس دے تائیں غرق زمین کرایا
 ہے نصیحت غنیاں کارن سوچو ساتھ دانائی
 غرق زمین ہاں ہوندا ڈٹھا توریہ توب سنا یا
 دعا مسکین یتیم دی تھیں پیتری برکت مالے
 کیسے والیلاں پر دیانندے سنگ پٹریا بندہ کاٹی
 سرور کہہ حرمت مؤمن زیادہ دساں تینوں
 سرور عالم کہن کیا ہے خاص گناہ جو تیرا
 سوال سوالی کرے جے مینوں تن من بڑا سارا
 تیری اک نہ میں دل آوے کھا کر قسم سنائی
 جے توں اللہ خرینج نہ کر میں دوزخ جلیں سناواں
 دکھو دکھو ثواب سناواں جبرائیل بتایا

امیر کا عالم تائیں بتنا دیوے اتنا پاوے
 بیٹا غنی تے ماں پوہا جو بیٹا انہاں دیندا
 لو لے لنگڑے اندھیال تائیں یا مڑے پر لایا
 جو عربی دا علم پڑھیندے خاطر عمل کماون
 بیچ باتاں دروازے تحت لکھیاں حضرت پایا
 کرنا میر مصیبت اندر دل رووے مڑے سے
 حکم امیری ہوندا یاں ہویاں عاجز ہے تماں
 ہو غریب سخاوت کروا خفیہ دن تے راتاں
 حضرت ابو موسیٰ جو اشعری کہن حضور منایا
 سرور عالم نے فرمایا منہ تے والیاں تائیں
 فاقے والیاں کھاناں دیوے کپڑے شگیاں باروں
 سخی سخاوت کرنے والے رب نول بہت پیارے

مع سلامت بند دیوے دس حقے ودھاوے
 بدے اکے ست سو وافر پاک الہی شیندا
 اک بدے وعدہ نو سو یا سی جبرائیل منایا
 انہاں نول اک دیون والے نو گھو وافر پاون
 عمل کماو جنت جاو دساں اوہ میں بھایاں
 قرض غریباں کرے معافی کارن نخر نہ دے
 رکھے پیار غریب تھیال کرے خوف رباتاں
 انواں نہیں احسان جتاون کرے رہن خیراں
 سو ٹھکے نول کھانڈیوے بہت ثواب بتایا
 جے کر شرک نہ کیتا انہاں بخش دیوے مایاں
 پیاسیاں تائیں پانی دیوے بہتر حج ہزاروں
 سرور عالم ماتم ڈھانہ اک تھیال ساڑے

عورت کا حق خاوند پر عاوند کا حق عورت پر

حضرت ابو ہریرہؓ کہن کہے رسول خداؐ کی
 ادا نہ کر سلاں ہے بد نیت اوہ ہے عیسیٰ زانی
 حضرت عائشہؓ کرن روایت پندہ حق عورتاں
 وضو نماز روزہ سکھلاوے سنت قرض تھانے
 خلق محبت رکھے اُس تھیں امر نہی سمجھائے
 کپڑا انہرح غلات نہ دیوے جن تھیں جسم دساں
 غیر شریعت گھریں امیراں روکے جاوے کولوں
 بہت فرایض مرداں دتے حق عورتاں آئے
 یوی نیک ہوئے جس بندے نامن چھوڑ نہ دیوے

عورت ساتھ نکاح کرے جو کرے نہ مہر ادا
 ہو کر غنی نہ قرض اتاں دے دوسخ جان جلائی
 دتے خاوند جو جو کہاں لکھ دساں نواں باتاں
 جہالت دنیا تھیں اُس روکے قیامت خوف دساں
 محبت بد عورتاں نڈی تھیں اُس نول روک ہٹائے
 تماشہ میلہ شہر سینما جاوے منع کراے
 بھانویں اوہ ہمسائے ہون کرے نہ میلوں جلاں
 وصف جو نیک بتاے بیشک بدی نہ ظاہر کوئے
 طلاق دیوے اسباب دیوے کچھ سب کچھ ناپاں دیوے

عمرولی دی خدمت اندراک اصحابی آیا
 گھر حضرت بھی جھگڑا ہند اس کو واپس جاندا
 عمرولی نول بات اس دی واکوٹی پتہ بتا ندا
 کیے سفاون جھگڑا آیا جھگڑا گھر وچہ تیرے
 در گزری تھیں وقت گزاراں حضرت عمر بتایا
 کیا حق حضرت میں سمجھاؤ پھر حضرت فرمایا
 اس دی وجہ حراموں میرا باز رہے دل یا را
 کپڑے میلے صاف کریندی پالے پچھانٹائیں
 قوم قریش شریف گھراناں اکھٹیاں سرور دی
 خاوند قے خاص حکم مے غلام کینز گھرانہ سے
 آپ جو کھائے انہاں کھائے عورت کرتے کید
 عورت اوہ جس نہیں محبت ریکہ ساتھ کرائی
 مرد عالم کہن جو عورت رب دی قسم اٹھا کے
 سونا چاندی مال اسباباں مایاں کنول لیاٹے
 جو اس نیک اعمال کماٹے منافع رب کرائے
 یا بھو حسابوں دوسر اندر رہیں تائیں پائے
 ساتھ محبت خاوند تائیں پانی گھٹ پلاٹے
 قیامت اندر سب تھیں پہلاں ب نماز پچھائے
 حضرت حسن امام بتاوں کہسا نی خسرانی
 جاں تک واپس آنہ آکھے کہ مرضی جو تیری
 حیض لغاسوں پاک ہوئی جو کردی ہسٹکاراں
 پنا سنگار اتارے آپرون باجہ اجازت جانندی
 نہ نماز نہ روزہ رکھے عمل نہ نیک کماٹے!

اپنی بیوی کراں شکایت دستاں مال و ہایا!
 دل وجہ آکھے نہ ہن دستاں گھر اپنے نول آندا
 بلا کر حضرت اس سے تائیں گزریا مال پچھاندا
 یا حضرت میں واپس آیا حیرانی دل میرے
 خاوند آپ حق بیوی دا بہت زیادہ آیا!
 بیوی دا حق میرے آپ دستاں جو کچھ آیا!
 میرے گھر دی کرے حفاظت کم کریندی سارا
 ہانڈی روٹی گھر میں پکائے گویاں لنگاساں
 پنج سونفل درود بھی پنج سو پاک نبی پر پڑھدی
 ماتحتاں تکلف نہ دیوے جو بے قدر سدا آند
 مرنا یاد کرائے اس نول روزہ خوشیاں عیدیں
 ایمان سلامت ہوئے جائے بہتر مردوں بھائی
 نیکی تیری کردی نہ دیکھی خاوند کہے سنا کے!
 قول میں کون ایہ میرا سب کچھ غصے ساتھ سنائے
 کیوں خاوند نول کیا ایسا لفظ بے ادب سنائے
 نیک اعمال قبول نہ ہوں سرور حکم بتائے
 روزے نقل عبادت اندر قبول کرناں دہائے
 دو جا حق خاوند عورت پاسوں پھیا جائے
 گھر خاوند تھیں عورت نکلے عمل قبول نہ کاٹی
 چاہے مار چاہے رکھینوں بخشیں غلطی میری!
 کرنی مارنا سب آسنوں کرے نہ جیکر کاراں
 غیراں تھیں ہں بات کریندی خاوند بہت تندی
 حفاظت کرے نہ ستر پیہ دی بار و شرح بتائے

جس تک رسول کے خاوند راضی جنت بجائے
لازم غسل جنابت پھپھوں پاک کرے خود تائیں
یا بھجھ بھانت گھروں نہ جانے کہے والد سمعہ لا
خاوند دے مال باپ تربی خدمت ادب بجائے
حضرت اہل کہن میں ستیا حضرت عمر خطابوں
فرشتے اُس گھر آون نایں جاں سر لٹے نہ چادر
نہ رارس دھیر دوسخ جلی سمجھو ایسے پاروں
جسے بد نظروں غیراں طرفے دیکھن قصد کر لے
چند باتاں سمجھن دی خاطر عاجز لکھ دکھایاں

جس دروازے جنت دلے چاہے رب نکھائے
سستی کرے نہ وجہ نمازاں کہے نہ شرک ادائیں
گھر تھیں چیز چورائے نایں لٹے نہ کٹھے گا لا
بچن گاؤں ڈھول و جاؤں نہ کریں لاسے
جاں سر عورت کھولے گھر وچہ دھوون گاؤں یوں
ناحرم جو وال دکھائے عذاب کرے رقبے
زانی داکا حال ہووے گا ڈریے رب جباروں
آتش میخان ٹھوکن اکھیں عمرولی فرمائے
عمل کماؤ فائدے پاؤ متورب فرمایاں!

لڑکے کا حق والدین پر اور والدین کا حق لڑکے پر

مفتاح الفتوح حقیقہ بابت کے سوال سنایا!
قربانی وانگ حقیقہ جانوں کھاؤاتے کھلاؤا
مسترفۃ الحقوق اندر ایہ لکھیا والدہ حق آیا
بکرے دولٹ کے دی خاطر حکم حدیث بتائے
ٹہری بکرے دی نہ توڑو جوڑاں تھیں کٹاؤ
سنت چوڑاں دن اکیس پھپھوں حقیقہ کرو بتاون
سُن عمر تھیں ابوہریرہ ایہ روایت کر دے
شرع مطابق نام رکھائے حلال کھواسے کھانا
حضرت عمر کہن اک لڑکے باپ میر یوں آیا!
لڑکے نوں منگو اک پھپھیا بات کیا بتا نوں!
میں کیہا مشرک زانی عورت گھر وچہ نہیں رکھائے
امر نہی تھیں روکے اس نوں نیکی طرف لگائے

حضرت امام اعظم دے تائیں انہاں حکم بتایا
مسکین یتیم فقیراں تائیں حق دار دلاؤ
ستویں دن دالکا لڑکی حقیقہ کرو سنایا
لڑکی بدے اکو بکرا ذبح کرایا جائے
کٹ اعضا دیو کوئی زانی خوشاں حق پچاؤ
مہروال برابر سونا چاندی حق غریب سجاؤن
لڑکے دے حق چار پیڑ پر حکم نبی سرور دے
علم قرآن ادب سکھائے کرے نکاح جوانا
لڑکا میرا حکم نہ منیں اس نے آکھ سدا یا!
لڑکا کہندا کی حق میں پر حضرت جی سمجھاویں
اچھا نام رکھائے لڑکے فقہ قرآن سکھائے
لڑکا کہندا یا حضرت ایہ نہ کوئی حکم بجائے

اک سو درمول کنجری لے کر اس نے گھر میں بسائی
 لڑکے باپ کیہا میں لڑکا تیج یا بھوٹ بتائے
 میرے پاسوں چلیا جانویں تال میں جھڑک بٹایا
 سرور عالم نے فرمایا لڑکیاں ادب سکھانے
 ہر دم رحمت انہاں آپ الشریاک پچھائے
 غافل نہ رہے بچوں جو عورت تھی اس پر پھہر بندی
 بغیر عقد جس قسم اپنے لوں بدلیل روک بٹایا
 مل پڑی خدمت کئی لڑکیاں کھینا نواں
 عبداللہ بن عمر فرماون لڑکا کوئی آیا
 حضرت پچھیا مال بیو تیرے زندہ ہیں یا ناہیں
 سرور کہندے جا کر خدمت لے اجازت آئیں
 بھالویں کتنی کرے عبادت پاک اللہ فرمائے
 پڑھے نماز زکوٰۃ نہ دیوے قبول نماز نہ ہوئی
 اس داغ گر قبول نہ کر سناں پاک اللہ فرمایا
 حسن بھری دھب بیت الحرمے کرن طواف بتائے
 زبیل تے رکھ کر حج بھائی میں اس آکھ سنایا
 خاطر حج لیا یا اس نول حق ادائی کر سناں
 میں کہا جے ایس طرح ہی لیا نویں شرور سے
 جنت مال ویاں تداں بیٹھاں غنیمت تھیں تھوٹے
 اصحاب نبیدے حضرت حارث ہر بیمار تباہان
 سرور عالم پچھیا اس نول کہنداگ دسائے
 مال میری ناراض میرے پر نہ کر دی گفتاراں
 مہر کہنے مال اس دی نول سے بخش گاہوں

نام میرا نہ اچھا رکھیا قرآن نہ فقر پڑھائی
 انہاں باتاں تھیں لڑکا سچا اس دا باپ منڈے
 موثر مندرہ چلا گیا اوہ کیتی تے پھتسا یا
 لکا کر روزی حق حلالوں بیچیاں بہن کھواندے
 سلام تے برکت اس دے آپر روز برنڈل آئے
 اولاد اپنی دے پالن خاطر شکر تھیں رہندے
 درمیاں جنت اندر پاک نبی سر مایا
 من لیون گے قیمت وائے ہندا قدر سدا نول
 پاک نبی نول بعد سلاموں حکم جہاد پچھیا یا
 کہند لڑکا زندہ دونویں حکم کیا فرمائیں
 جے اوفہ خوش ہو بیچن تھنوں لڑن کفالت جائیں
 حکم نہیں خیاں پاک نبی دینوں نایاں بھاسے
 میرا لگا کر گزارے بھالویں ادب د مال پڑو کوئی
 ہر اک حکم نہ منے بل تک نہیں قبول سنایا
 زبیل کاندھے پر طواف کرینداگ بندہ فرمانے
 کہے زبیل اندر ہے مائی اربوں بوجھ بٹایا
 شام ملک تھیں چک لیا ندی تے نہ ہر گز دھراں
 پھر یاں سب زمین پر بھی نہ حق اک رات آما سے
 پاک محمد سرور عالم رب دے حکم سنائے
 وقت نزع نہ کلمہ آوے خبر حضور پیاون
 یا حضرت جال پڑھن لگاں میں غنیمت سلطان آئے
 کرو سفارش دیوے معافی رو دو کہے بکا ل
 یا حضرت دل چاہے ناہیں آیا حکم الاموں

کھا کر قسم کہے رب عالم کہیں نہ میرے تائیں
 حکم سبے داس کر مائی تجھے حارث تائیں!
 ابوذر غفاری آکھن سرور کہندے آئیے
 رسول اللہ دے ساتھ گھیاں آقبر پر رول
 جبرائیل پیغام لیا یارول کساڑے پارول
 کہن انصار مذاہل رول سے میری امت بندہ
 کرن دعا پھر زندہ ہویا الامان الامان کردا
 دتی میں تکلیف مائی نول حضرت معان کرالوں
 سرور کہیا مال جو انا ہے نہ زندہ ر جدی!
 ساتھ بڑھی کئی بندے سن کر سرور قدرت آول
 بڑھی کہندی وجہ نماز سے میں سر سجدے پایا
 نہ راضی لب میں پر ہوسے درول آکھن پایا
 قبر اس دی پر کن لگاؤں سرور نے فرمایا!
 یا حضرت میں بخشیا اس نول بڑھی آکھن پایا

مال اس دی نہ جال تک بخشے میں بھی بخشاں تائیں
 زبان پر کلمہ جاری ہویا ملیاں جنت جائیں
 سہتال مردیاں کوئی نہ وارث ملن انہا نول جیسے
 میں پھیا کی باعث حضرت کہن مذاہل اس ہول
 وجہ اسمان فرشتے رول دن کر کر آہ پکارول
 کہے جبریل دعا کو رب کر دیوے اس لہو
 یا حضرت آگ آگے بچھے بیٹھول آپول مڑا
 جا ابوذر حضرت کہیا مال اس دی سد لیا لیں
 تہہ غلامی کردی نہ ہندی جان غذاہاں ہندی
 کریں معان مائی اس لڑکے پاک نبی فرماون
 بیہوش نشے تھیں ماریا اس نے توڑیا سہو سنایا
 معان کرن نول نہ دل چاہے میں اس تھیں دکھ پایا
 رول آکھن بخشیں مائی منول آگ جلا یا
 طفیل حضور مذاہل چھٹا جنت سب بیجا یا!

بیان موت و قبر فناہ تمام مخلوقات نفخہ صرور بارہ اٹھنا

موت فرشتہ روح نول دی طرف علیین بچا ندا
 رب اپنی دی طرفے جانول لاج ہونو شحال
 حضرت حق روایت کر دے کہے نبی سوارال
 تن تھو ٹھٹھ تلوار فوجے جیول وقت نزع فرماون
 عبدالمدین عمرو فرماون میرا پ بتا ندا!
 عقل زبان ہے قائم رہندی چاہیے حال بتایا
 کہند اسیں کون لوکاں تائیں ہن خود مال قباہے

اے مطمئن نفس تیرے پر رب راضی ہو جاندا
 ہوا قبر وجہ جنتول دے پاؤں خوشی کمال
 ابوہریرہ وقت نزع دی تلخی کریں شمارال
 مؤمن نزع لقا الہی ہو قربان سداون
 مرن لگا کوئی سختی موتول کیوں نہیں حال سنا ندا
 وقت نزع جال آیا انہاں میں پھر یاد کرایا
 موت حقیقت سن کر آتا اسیں بھی عبرت پلے

باپ کہے مٹھ چھوٹا بیہا بیگی بات و ڈیری
 رموی جل پہاڑ مدینے موٹیاں جیوں چکایا
 پیٹ اندر رکھ کٹھے داراں زمین آسمان چھپایا
 تن باتاں تھیں حال میرے دی حالت ب بدلائی
 افسوس رہتا ہے اُس دم مراد و زخیر چھپا ہوا
 جنگ دوران فوجاں دے اندر بے کریں ہر جاندا
 اُن معلوم نہیں رب میرا کی دیتے ورتارا
 سرور پاک نبی فرمایا واک مسافر رہتا
 حضرت شاک روایت کر دے پاک نبی فرمایا
 کہندی بدوح اتار آہتہ نزع تھیں گھبراہٹ
 پانی پا کر ملے ویسے قسماں رب دیاں پائے
 بعد غسل جان کفن پہنا دے کہے نہ زور لگانوں
 آخر داد دیدار جہاں روز قیامت میلے
 مال اولاد یتیم بیوہ نول رب سپرد کرنا نوال
 پنج واری ہر دن دے اندر قبر آواز کراندی
 تنہا سخت ڈرونی جاگھ ساتھ انیس لیا نول
 مٹی پتھر میرے اندر تھیں فرش بنانا
 زبور پچھو سب کیڑیاں دا گھر خود تریاک لیا نا
 قیر انیس کیا یا حضرت عمل قرآن بتسایا
 فرش قبر دایک عمل سب ایہ تریاق بناون
 قیامت نول دھنچے بھوکے اسرائیل لایک
 اک نہیں مرنا دوجے اٹھنا جو سب وچہ ہاتاں
 نفعے دی آوازوں ہر نول خود نول دل لرزائے

بطور نمونہ انشا اللہ کرساں کمی گھنیری!
 روح سُوتی دے نیکوں نکلے ایویں اندازہ آیا
 دونہاں دے وچہ واسا میرا حالہ نظری آیا!
 جدول آراہ قتل کیتا میں خاتم نبیاں سانی
 اسلاموں بدلی حالت میری رحمت ربی پاندا
 نماز جنازہ سرور عالم میرا آپ پڑھا ندا
 پڑھ کلمہ پھر جموں روح نے کیتا فیر کتارا
 غافل رہونہ دنیا اندر مالوں میرا کہنسا
 انگوٹھی پکڑی کپڑے میت اتارن جدول سنایا
 یا جموں جن انساناں سب نول اُن بول سنایا
 متھ جسم پد پھر آہستہ مجروح نزع کرائے
 نویش عزیز دیکھن مٹھ میرا سب نول کھڑا نول
 لحد رکھن تھیں پہلاں تھوڑا اک جا داس ویلے
 نہ تکلیف دیو کوئی اتہاں کر کے عجز ستاواں
 سرور عالم نے فرمایا کریو غسل بتاندی!
 سخت اندھیرے یں وچہ میرے کد لیا آویں
 میں فقر گھر میری طرف سے خیرنی سے کر آنا
 اصحاب کہن یا حضرت اس تھیں واقف حال کرانا
 قبر چراغ نماز عبادت جودن رات پڑھایا
 زہری چیزاں کارن کلمہ پاک نبی فرماون
 فرق دونہاں وچہ چالی سالوں گزروقت غلاق!
 گلیاں مٹریاں پڑیاں زندہ کرسی رب یگاناں
 سخت بھونچال زمین ہلا دے ماں بچہ بھل جائے

جملان والیاں محل گرن گئے یہوشیاں خلقان پاؤں
 نغمہ موت سنے جاں شیطان غرق دل کعبہ لائے
 کعب احبار روایت کر دے وفات آدم باں آلی
 رب فرمایا جنت جاسیں کر سیں عیش آرامان
 حالت موت اوہری دکھلا توں آدم عرض کر اے
 نصف خلائق اُس آوازوں سن یہوشی پاؤں
 اس آوازوں عقل آوارہ خبر وجود نہ رہا سی
 وہیں اسمان پیدائش سب دی بخشی قوت جانوں
 اقل آخر حال قتل داخل عذاب جو ساری
 قہری تشریف از فرشتہ تیں ہمراہ سدھاوے
 رب بڑھ نطی دی ستر ہزاراں انکڑو جان نکالیں
 رب حکم بجاؤں پورا دھمکی دین شیطانے
 ہوش کرے پھر جھٹک سداؤں پھر ہوش سدھا
 ملک الموت اس کہے جیتا موت مزہ آج آئے
 موت عذابوں شیطان ڈر دا اپنا آپ چھپائے
 وجہ دریادے غوطہ لائے دریا باہر نکالے
 قبر آدم پر کرے پکاسے باعث لاج تہاے
 اہل نطی تے اہل سقر تنہ عزرائیل پیالہ
 عذاب نزع دی تنگی اُسوں دم دم سخت جلائی
 حضرت آدم تھرا تائیں پاک اللہ فرمائے
 حالت اُس دی دیکھو دونوں پھر سجدہ کیا بندے
 ترسا ترسا کر حکم بے یقین شیطان جان نکالی
 پہلے نقیوں مرے جاں خلقت پاک اللہ فرمائے

خوف الہوں جھمکے بیٹے جھٹ بیٹے ہو جان
 بیشمائی حیراتی اندر غم دے غوطے کھائے
 کہن شیطان نہ میرے تائیں کرے غول الہی
 عذاب جو وقت نزع گمراہاں شیطان ساتھ تمامان
 فرمایا آخر جس دن اسی اک آواز سناوے
 تن دناں تک ہوش نہ آئے زندہ جورہ جاؤں
 اک دو جیول دیکھن گے رب ملک الموتے کہی
 میرے غضب قہار جلاؤں عذاب الیس چکانوں
 چار گنا دھبہ سب یقین کرنا ڈاڈری کریں خواری
 اک زنجیر اک پیری دوزخ ہر اک ساتھ لے جائے
 ملک دوزخ تول ب کیہا روانہ کھول دکھالیں
 ہوش آواز کرے گا ہوں ہوش جہانے
 پہلے وانگول فیر آوازہ دہشت پاروں آئے
 فرسوع اخیر زمانے سارے توں گمراہ کرائے
 لہندے پڑھدے جدھڑائے گول موت سائے
 کوئی جگہ چھپائے ناہیں ہوئے مدد سہلے
 مردود یمن ہو یا میں ظالم ہوئے دشمن سارے
 دگنا چگنا کہے پلاساں کر کے مندا حسالہ
 مرضی با بھول پاک خداوند جان نہیں نکلا ندی
 ویری دا آج حال دیکھو سخت سزائیں پائے
 کہن انعام ساں پر تیرے ساتھی گنن نہ جانے
 مردود یمن جانے جیول نکلی یا جانے ب والی
 زندہ جو کوئی رہا بستہ و اسرافیل بتاے

جبریل یا میکائیل زندہ یا عرش اٹھاؤں والے
کوئی نہ رہی تو ہیں رہیں حتیٰ قیوم خدا یا
حضرت عزرائیل سہاں نول ذائقہ موت چکھایا
جنت و دوزخ دے دچکاراں عزرائیل جاندا
ہے کل خلقت زندہ ہوندی اُن جیوں مر جاندا
لَمَنْ الْمُلْكُ الْيَوْمَ مَالِكُ كُونْ مُلْكُ دَا
لِشِدِّ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کُرسی رب پیکارے
حکم رہے تھیں کرناہ اندر روح تمامی آون
تک دے رستے وچہ جسم دے داخل ہند جان
سربدن سب ننگے ہون کرسن گریہ زاری!
اک اک آپر دوسو اسی مقرر فرشتے ہون
سوائیزے پر سوسج ہوسی پسینے غرق لکانی
بغضیاں پیٹ بھنے مٹہ تائیں تھکت پھیراں

عزرائیل تے میں بھی زندہ اسے رب ذوالجلالے
حکم دتا رب ملک الموت مارا نہاں نہ دیا
کل فانی رب فرمایا خود بھی مر میں سنایا!
جان اپنی خود جیوں کڈھے چیخ آوازہ آندا
موت وقت تے ملک الموت تلخی موت ستاندی
جواب نہ آوے رب فرماے مالک نہیں فلکدا
عزرائیل تے عرش ملا یکو زندہ ہو دباے
عزرائیل پھوکا دے حکموں روح نکلتے جان
پھٹے زمین قبر تھیں نکلن طرف ربیدی آون
اتھرو خشک ہون ہونیکے اگھاں ہول جاری
شتر ہزار سالانہ مدت اکتے جگہ کھلو سن
شفقت نظر دیکھے اللہ مدد کرے نہ کاٹی
حکم رہے تھیں کل خلایق محشر طرے جاسن

قیامت کی سختیوں و رعبہ طے سے گزرنے کا بیان

حضرت عائشہ کہن میں پھیا اک دن پاک ہولوں
کہن حضرت تن و تنال با بھوں کہن یاد پیاسے
جنت دوزخ جانوں پہاں کس متھ ملن اعمالاں
دوزخ تھیں اک صورت کل طرف انساناں آئے
آکھے تن بندیاں دی خاطر مینوں رب بنا یا
پکڑ پھال کھڑے دپہ دوزخ حکموں رب تعالیٰ
محشر اندر کل خلایق جمع کرے رب باری
جیسا عمل تو ہیں پکڑاؤن نیک بچے بد کھے

دوست یاد رکھے گا دوست و پر قیامت ہولوں
دن عمل جان ہولن لگن یاراں یار دساے
جس تھبے کھڑ کھڑا ہن کعبیوں بڑے حوالاں
یار یاراں نول ہل سدھاؤن جال وہ نکل دکھاے
مشک ظالم منکر محشر جہاں رب بھسلا یا
معاذ رازی دے بیٹے بیٹے کہن قیامت سالا
نیکی بندی حساب کراؤن جو عمر اں دی ساری
سرور امت پیش کروہن حکم ہولن پھر تے

حساب اُمت سُن بدن مبارک لرزیا شاخہاں
 متکبر غوثی بے رحماں نول اللہ پاک بکلاے
 جہاں مال پور دکھ پچلے کل بدکاراں تائیں!
 رحمت عالم کرن ارادہ چاہوں عرض سناون
 یتیم غریب ستائے انہاں نہ سن رحم کراںدے
 نیکیاں! انہاں دیواں انہاں کراں عدالت پوری
 حضرت عکرمہ کرن روایت روزِ شہرِ جاں آئے
 پھر عورت تھیں منگے نیکی ناپیں دیساں کہی
 ہائے فوس ادازاں کرن اُس دن دن کاری
 ابوہریرہ کرن روایت پاک نبی فرماون
 ابوالبشر شفاعت کرنی عذاب کیوں ٹل جائے
 نوح نبی نول اکھو جا کہے اوہ اچ بخشاون
 ابراہیم خلیل کہو جا پاس خلیلے آئے
 کہے خلیل نہیں کہہ ہندازور آور نہ کالے
 حکیم اللہ نول اکھن جا اوہ اکھن اکھ نہ ہوئے
 روح اللہ دے پاس آون سب اکھن کردلاری
 چلا کٹھے ہو سب چیلے حبیب خدا درباے
 سخی سید دربار دو عالم سب عرض سناون
 آدم نوح ول نوح خلیل بھیجن ول موسے
 اول آخر دے سب بندے سُن آئے ول میرے
 حق شفاعت کبرئے تیرا پاک اللہ فرمایا
 محبوبا من لواں نہ موڑاں تکیفان شہرِ ہٹایاں
 ذرا ذرا بھر لکھا ہوئے رب عدالت کرسی!

نیکیاں والے جنت جاون من عالی شانناں
 حاسد زانی غیبت والے سود خوراں منگواوے
 پکڑیشا نیول کھڑن فرشتے دوزخ کرن سزائیں
 نہیں شہرِ پراں کرو سفارش پاک اللہ فرماون
 حق جہاں دے کھادے انہاں اچ دوکھاے
 نہیں نیکی تال بدیاں انہاں یار ول عین ضروری
 باپ بیٹے تھیں نیکی منگے ناپیں دیاں ستائے
 عرض ازبائش سب وی کر کے دوزخ طرفے وہی
 گناہوں روپاں دنیا اندر بخشنے گارب باری
 نعت قیامت تھیں ڈر خلقت آدم عرض سناون
 میں خود غلطی تھیں شرمندہ حضرت اکھو ستائے
 نوح نبی تھیں کرن عرمان اوہ نہ ذمہ جاون
 کرو سفارش دوست رب دے کرنی شہرِ جلائے
 حکیم اللہ نول عرض سناؤ کردیوے کچھ چالے
 حضرت عیلے تائیں اکھو وسیلہ ہو کھلوئے
 کہے روح اللہ پیش نہ جانوی سرور دی سرواری
 رحمت عالم نبی محمد عالم کل سہاے
 سجدے پکرا اکھن یارب سُن ایہ کدھر جاون
 خوف تیرے تھیں دم مارن موسے بھیجے دل عیسی
 شرم رکھیں میں کراں شفاعت فضل حامیدے تیرے
 سب نبیاں تے خلقت سب نے نیراشاں دکھایا
 کراں حساب کہے رب عالم نیکی تے بیایاں
 اے بھائیو کجہو خور کرو سُن ہر کوئی عملاں پڑھسی

فیصل بن خیاض بتاؤں ذکر مضایح آیا
اشاراں ہزاراں سالال پینڈا اکوٹ گناہرا
کل غلامی اس رہا گئے سوال پہلے پرکڑے
احکام ارکان نماز دوجے پر تیجے زکوٰۃ پچھاؤں
غسل و وضو پچھو پچھو اپنی حق ستویں مقداراں
حضرت اوس کہن پکی رستہ سخت کافر مجھو لال
ہوا بجلی دے وانگوں لکھن بعضے مرد خدا ئی
بریل حال رہے اُس مائی شمار مذاہب آئے
ایک تو رہیں رہن اندھیرے پشیمانی حیرانی
رحمت عالم سرور انبیاء صلی اللہ فرماؤں
سب خطرے تھیں تھوڑا خطرہ وقت تر خدا کیا

پل ست پلصراط بتاؤں اک داطول سنایا
چھٹی ہزار پلاں پر چھتاں بے وزخ پرکڑا
تصدیق ایمانوں ہر سالوں ریشے ساتھ امڑے
پوچھے اپر سوال روئے دہ بجوں حج ستاؤں
مال پودے حق پچھو دے تے سب رشتے داراں
تلاؤں تیز باریکی والوں اپر ترکیاں سولال
کئی پرندال ہانگ اڈن کئی گھوڑے جیول بڑائی
درماں بردار جو رہا سولال نہ غم انہاں کاسے
کپس اندر ٹکراں کھاؤں تلخ ہونے لڑکائی
جنت جادوں اندر سے نکھال خطرے آؤں
پچاس ہزار برس دن عشر مؤمن گھڑی دسایا

فضیلت نماز اور درود شریف

فرض نماز ہوں تھیں پہاں نماز دو وقتی آئی
حضرت گیاں معربے ڈٹے ملک عبادت کر دے
پیارے بہت عبادت لگی عرض کر رہاں بایاں
رب فرمایا اُمت کہنا پنج نماز گزاراں !
عبادت ملکاں ست اسمانال پڑھے جو درجہ بیاں
حضرت حسن کہن میں سنیاں کہے رسول خدا ئی
حضرت ابن عباس حضور ول سن کراہہ فرماؤں
تجارتک اللہ تھیں سال عبادت ملک اک نورانی
رہے اللہ جال پڑھے نمازی بخشیا جائے عاصی
اکوڑ پڑھیں سچ رکھوں عمرے پایا

چڑھتوں سورج تھیں اک پہلوں اکٹھے ہونے
قیام رکوع تے سجدے اندر انبیات پہ پڑھدے
ایہ انعام منوں بھی بخشیں ہویاں قبول دعا یاں
حکم اساتذے یاد رکھن سب ہرگز نہیں ساراں
کون پڑھے تے کون پڑھسی کرانائش لیاں
بعد لوحید نماز پچھن گے فوج قیامت مائی
اللہ اکبر پڑھے نمازی معاف گناہ ہواؤں
اکوڑ پڑھن تھیں وقت نزاع بہت سانی آسی
مسی نیکی چار ہزاراں بدلوں ہوگ عاصی
اُحد پہاڑ برابر سونا غریباں جیول درتایا

سمیع اللہ تھیں رحمت نظروں دیکھیں گار شب دان
 التَّحِيَّاتُ مِثْنُ دَسَ پاردوں ثواب جہاد سنایا
 اٹھ دروازے جنت کھلے چاہے جس تھیں جائے
 ہر دن پنج غسل جو کر داسیل بدن نہ رہندی
 وقت نزدیک سے سرور عالم حضرت انس بتایا
 حضرت ابوسریہ تائیں پاک نبی فرمایا
 چار ٹپے اک قصدا چھوڑے حکم نبی سرور دا
 رحمت تھیں محروم ہوئے اُوہ جو دو چھوڑن والے
 چھ ہاں کتاباں دا اُوہ شکر چار نمازاں چھوڑے
 پاک محمد سرور کیہا گلیساں وچہ بازار سے
 فرشتہ کیتا ہے رب سانوں تکر نہ بیل بنایا
 اونٹ کہن نہ شیر بنایا بے حد حمد بجا یا
 گدھا کہے نہ کتا کیتا کھ پڑھاں شکر اناں
 سور کہے کھ حمد اللہ نہ کیتا بے نمازی
 سرور عالم نے فرمایا بے منساں جو مردا
 حرام کمالی بے نمازاں نہ رل کھا دکھانا
 حضرت ابوسریہ کہندے پاک نبی فرماوون
 دل کر دا گھریں انہاں دی جا کر اگ لگا لوں
 سُن آذان نہ آدن جیہڑے کرے لا پرہا ہی
 تکبیر اُوٹے نہ منالک کریو پاک نبی فرمانا
 غیر نمازوں پھول حضرت کہن وحی سی آیا
 شتر حج عمرہ دا اسوں ثواب اعمال لکھایا
 ساتھ امام جو سجدہ کر دا درجہ بہت نواہوں

حرف قرآن غلام اُتے ہی سمجھ لیاں ہر آزاداں
 دروازے بند رہ دو رخ کرد اسلام تہا کرایا
 نمازوں معاف گناہ سب ہوئے سرور نبی سانے
 پنج معراج نمازیاں تائیں حدیث نبی دی کہندی
 نماز و میت کرن اسانوں بہت تاکید کرایا
 جماعت ساتھ نمازاں پڑھنا بے حجاب بتایا
 بغیر چھری خود قتل ہو یا اُوہ ایڈ دلیری کر دا
 چھوڑیاں تین تکلیف نیموں چوں کی مینہ کالے
 پنج چھوڑن تھیں غضب دبا تا روخ اندر لوڑے
 تعریف خداوند کرن فرشتے مدد ہر دہر پکڑے
 شکر نہ سانوں اونٹ بنایا بیلان اکھ سنایا
 شیر کہے نہ گدھا بنایا تیرا شکر خدا یا
 کتا کہے نہ سور بنایا شکر گراں رحماناں
 دُچہ کافر تو من فرق نمازوں کہیا سور قاضی
 امتی مول نہیں اُوہ میرا دو رخ اندر سڑ دا
 کرو نصحت انہاں تائیں بھلیاں فول داہ پاتا
 وقت نماز جماعت نہ حاضر جیہڑے نظری آون
 میں ناراض نہ کراں شفاعت و نسخ جان منزلوں
 لعنت کرن زمین اسماناں تے جو خلقت آہی
 اونٹ نہرا کرے چوں صدقہ کیسے جاسنایا
 تکبیر پڑھے جو ساتھ اما میں رب دا حکم بتایا
 ساتھ امام رکوع دا بدلہ تودینا ر دندایا
 تو غلام آزاد کرے چوں آسانی ہوگ بول

نہیں آسمان رو دوں تین دقتوں پاک نبی فرمایا
 گریہ زار تیاں ویلے غسل جاں زالی کرے
 اسلحہ ہزارت سنگے رب تھیں پرانہاں گرجاؤں
 صبر کر دینے بخشش سنگن پاک اللہ فرمائے
 رکوع سجود نمازاں اندر مجزول ہیں جھکایا
 ہے نہ ابھی طرح چڑھائی کرے نماز سُنائی
 باجمول عشق نہ زوق دے نول نماز دل لطف کئے
 دیر نہ کر ان کہیں رب عالم نماز روکے بڑبائیوں
 پاس اولیا نوان ٹھہریں سکھیں انصاف تھیں پانویں
 دیکھے مینوں پاک خُلاوند تے میں سنوں دیکھاں
 نفس آمارہ مارن کارن نیت بنجھ کھلوئے
 لرزے بدن خدا تے خوفوں آہ نکلے دل دھووں
 دید طلب وچہ دن تے راتیں نہ خیندہ پھر سوندے
 جن عشق تعالیٰ چھری چلائی سمجھ لوئے گا آپے
 یعقوب قاری واذکر سنوں نماز پڑھن اکواری
 دیکھن والا کہے آوازہ چادرا وٹھو دہا تے
 پھر بندہ اُٹھ چادر اوٹھو تھے شریف لیو پھر کھائے
 عرضاں کرداد پیر معانی کیتارنج تسنوں
 مرد نمازی پڑھن نمازاں بطور مثال سنایا
 قتل کریندے ابوسریرہ جیوں سفیان بتایا
 جال لہو قدم اٹھائے تال ہی درود نبی پڑھدا
 برکت خاص درود کی کچھ ہے توں نفع اٹھایا
 میں کہتا نام عبد اللہ میرا باپ عباس بتایا

گری عرش تے لوح قلم بھی کہیں اکھستایا
 بکیر اولے دے فوت ہو دن تھیں غنیمتیں دل سے
 کہے زین کہیں اسے اللہ انہاں غرق کراواں
 زندگانی وچہ کرن ہے تیرہ مہلت دتی جائے
 کہے نماز تیرا رب حافظ دیسی شان سوایا
 ہر باد کرے رب تیرے تائیں منافع وقت گیمائی
 نہ افہام معراج ہوئے گا جے تیریں دیہاے
 برکت پاک نماز نمازی پیار ہے خطایوں
 وچہ نماز نہ باجمود خداوند ظہیراں خیر رکھاویں
 ضرب حضوری ملدی اُس نوں کھتی جھیل لکھاں
 بے عذر اہود وچہ رہا تے مجزول جھم جھم روکے
 ذکر الہیوں نفس آمارہ فوج ہو دین کردوں
 تنگن وصل پریم تے وچہ طلب ایسی وچہ سوندے
 فضول کلاماں باجمول حالال سرلوئے تان پے
 دیکھیا کہے جو انہاں پر دل چادر گئے اتاری
 جے بدوھا کرن حق تیرے ملن نہ پھر چا سے
 بعد نماز دل حضرت تائیں چادر درد کر سنائے
 حضرت کہن آمارن اوٹرن چادر خیر سناوں
 ذکر درود شریف بتاواں کرنا عمل بنسایا
 ابن عباس طواف کریندیاں بندہ اک دسایا
 ابن عباس کہن میں پوچھیا کبھی تجیل نہیں کردا
 کہند احم کہے رب تیں پرتوں میں کون سنایا
 کہند امینوں وچہ زمانے شرف بڑا تول پایا

نہیں تھے میں تیرے اپنے مالوں پر گز نہیں بتاتا
 پہنچ اک منزل رستے اندر بیمار ہو یا پیو میرا!
 پاس پیو دے طرف سرہانے بیٹھیں گے گناہیں
 باہر اللہ کس کو کس شانوں کو کس نے فریاد ال
 اچانک پیو دے تیرے دی طرف حال میں نظر اٹھائی
 انا اللہ وہ انما الیہ المرجعون میں پڑھ سدا
 ڈٹھا شخص اک دیر مراقب اوہ کوئی نور الہی
 بھروسہ میں دے چن کو لوں واقف اس نور نظارا
 سو رحمت قریبانی ہو دن خلق شیریں گفتاروں
 خالق سر جہاں ہمیشہ اس نول تکدار مہدا
 تعریف کرن دی طاقت کتنے باہر حد بیانوں
 بات جتناں مر رہے دی جس نے خواب بنایا
 باپ میرے دے کو نہوں چادر کھنڈان آتار
 چمکیا چہرہ باپ میرے دا اڈ گئی رنگ سیاہی
 جان لگے میں پلا پھر یا حضرت نام بتاناں
 مینوں کہن لگا پھر سوہنا مینوں نہیں بچھانیں
 آکھن نعرہ فضولی یاروں میں پیو سیاہی
 حکم دے تھیں مدد دیتی مدد کار ہماری!
 میری اکھ لگی تے ڈٹھا چہرہ باپ پیاسے
 بزرگ کلام درود پڑھال میں اوسے ن دایارا
 رحمت کرے ریا نام خیل پر حال کیتا گنج جہانوں
 امام تائیں اس بچھا خادم حال کیا ہیں تیرے
 خادم بچھا کس سہول بچھا عرض شانوں

کہن لگا پھر میں سنگ والہ حج ارادہ لول جاندا
 علاج کرن دی خاطر او تھیں میں لگا یا ڈیرا
 مسافر وچہ پردیں بیاسی سیاں غم دیاں باتیں
 غم اپر غم مینوں مل دے رو نواں ہونا شاداں
 تبصر ہوئی روح چھوڑ جسم نول منہ پر پی سیاہی
 منہ اس دے پر چادر پا کر میں مراقب کرا
 صورت خوب لباس پاکیزہ خوشبو اس بھیں آئی
 حسن اس دے داسو راج بردا چھپ کرے گزرا
 صفت اس دی سن بھلا شاعر خبر نہ رہی اشاروں
 تیرے تائیں تھے تائیں جاں اوہ اٹھا ہندا
 بے خود ہو دے جو کوئی دیکھے ملک نول اسانوں
 اوہ کہے شہنشاہ پڑھا ڈا پاس میرے پیو آیا
 دست مبارک برکت والا پھر یا منہ پر مہارے
 پاس انہاں میں ادبول آکر محض عرض سنائی
 تیرے پاروں پاک خداوند پیو نول تیل شاناں
 صاحب قرآن ہاں نام محمد بن عبد اللہ عاتیں
 پر بہت درود سی پڑھدائیں پراج اس مدد جاہی
 جو کوئی پڑھے درود میرے پر کر سال سیاہی
 اوہ سیاہی نظر نہ آئی سفید ہے رخسارے
 پاک محمد سرور عالم دے گئے سبق پیارا!
 ابوالحسن نوری دے خادم خواب ڈٹھا پڑ شانوں
 امام کہے رب بنشیا مینوں کر کے فضل گھنیرے
 آکھن برکت پاک دودل کثرت پڑھیں بتانوں

ہے افسوس قیامت دے دن جو نہ دیکھیں مینوں
کہن بخیل جہاں نے میں پر نہیں روڑ پٹھایا
سبھ روڑو پٹھے خود خالق نہیں سدا کوئی ساموں
اجہ ملے گاستر نہ اروں جس اک وار پٹھایا
عمل عبادت ہے زیں پینہ آسمانے پٹھدا
ابو ہریرہ ثرویاں راہے پینڈ جے کوئی آیا
ترو دفعہ بھی ناپیں پٹھد سمجھیں اوہ اچڑ پینڈے

نور حضور کہن اسے عائشہ بات دساں کہ مینوں
کون نہ دیکھے کہے صدیقہ سرور اکھ سٹایا
جو درود پڑھن تھیں تھلا تھلا جنت راہوں
سرور پاک محمد کیا تہرا نسل ستایا!
ذوالنورین عثمان بتاؤں درود نہیں جو پٹھدا
حضرت انس روایت کرے پاک نبی فرمایا
رات کے دن وجہ لوک جو کتھے کہ درود پڑھیندے

فضیلتِ علم اور عالم کو دوست رکھنے کا درجہ!

میرے علم شہر ذابوہا حضرت علی پیارے
حدوں غارجیاں دے تائیں تہ ذنوں بھائی
پچھبات علی اسد السدے جواب کیا تہ
علم افضل یا مال ہے افضل حضرت کہیں سنا کے
علم وراثت پاک بقیال مال قارون و بالوں
حضرت کہن ہے علم حفاظت کرماتیری جانی
اوہ گیا پھر تہجا آیا کہے دلیل ستانی
مال دیوے اوہ سب سے تائیں کرے وراثت تائیں
خرجیاں مال کیا پھر حضرت کتنی سمجھ ہو یا تہ
اس دی کیا دلیل ہے حضرت کہ بچوں گل کردا
اچھا نام علم تھیں نکلے پڑھنا علم ضروری
مالداران پچھ ہوگ تیا مست کہہا حضرت بھاری
کس دلیوں ستواں پچھے کرے شفاعت یارا
نام انہا ندر ختم ہو جاندا کہے نہ یاد رکھایا!

شہر علم دایں ہاں کیا سرور نبی سو ہارے
اَنَا مَبْتَلٌ لِّلْعَالَمِیْنَ وَ عَلِیٌّ بَابُهَا حَدِیثُ نَبِیِّیْ فَرَمَانِیْ
دھول انہاں دیوں گیا لال بند لال صلاح بکال
سکے آن سلام علیکم انہاں تھیں اک آ کے
حضرت علی کہن اس تائیں علم افضل ہے مالوں
اوہ گیا سرور و جا آیا کہندا وجہ بتانی
مال حفاظت ٹول ہیں کردا خود ہی فرق بھائی
حضرت کہن دوست رب کردا تہدا علم جہاں ہیں
اوہ گیا پھر چوتھا آیا کہے دلیل کیسانی
خرجیاں علم نہیں کم تہدا بلکہ زیادہ پڑھدا
حضرت کیا بخل پڑا بول مال داران مشہوری
دلیل کیا ہے اس دے اُپر چھوڑیں عرض گزاری
صاحب علم شفاعت کریں کارن اوگنہاراں
مالداران سرگیاں پچھوں حضرت نے فرمایا

علموں نام عالم داندہ سے قیامت تائیں
مالدار ال سے دشمن بتھے علی کرم اللہ وجہہ
ایویں نانویں پھر کچھیا حضرت نے فرمایا
پھر سوویں نے عرض گزاری حضرت نے سمجھایا
گیارہواں بھی آکرے سوالاں دلیل کیا بتلائی
عالم ردا نہال نول کر کے پوجا رب کراون
حضرت پر ایمان لیاے چھوڑ مقیدے گندے
معنی علم عمل جو کر دیا پاک رہتے تھیں ڈردا
بعضیاں نیت پڑھن پڑھا دن نیا کارلہ آئی
پڑھن نماز نہ روزے رکھن نہیں سخاوت کرے
کوئی پڑاری تے گردا ور چاہن بنیا لوٹاں
ڈاکٹر ال تے وجہ وکیلاں کوشش سخت کراون
بعضے بعضے عالم بھی ہو دنیا ہر ماں کرے
بھانویں افسر بھانویں عالم کھائے حق حلالوں
بڑا کسے میں کہندا ناہیں چنگے میں تھیں سائے
اک عامل اک عابد حضرت کتنا فرق بتاناں
صدیق اکبر فرماون مینوں صفہ راتیں آیا
نمنہ ہریاں دی شکل جماعت مینوں نظری آئے
میں چھپیا ایہ کون گناہی سرور نے فرمایا
چار وقت دی نیندر مندی پاک لوکاں فرمایا
قرض نماز نیندر تھیں چھوڑے وعظاں در بیان
پاس میت سے تے وجہ قبر ال ہوتا ناہیں جانیے
بازا راندھا البہرہ لوکاں نول فرماون

پھر کچھیا اکٹھویں اولویں یا حضرت سمجھائیں
عالم دسے میں دوست بہتے خیر خواہی وجہ رہندے
مال ہمیشہ رہی ناہیں مسلم رہے بتلایا
مالوں دانوں سختی ہوندی علموں دل چمکایا
کہندے حضرت مالوں بندہ عورتے کرن خدائی
حضرت کہندے اک سوالوں جواب لکھاں ہی کون
علی ولی دی برکت علموں تھے کفر ول جندے
پڑھ کر حکم عمل نہ کر دیا دوزخ وجہ مٹردا
افسوس کر لکھیں بیک شرم نہ کر دے کاٹی
بے انصاف کرن بیرہی تاہیں رب تھیں دوسے
پلٹن پولس بتاں ہے افسر بیتی دولت جوڑاں
دین نبی عالم ہونوں کم ہی شوق رکھاون
گفتی کم بلکہ کرن نہ ہر گنہ ساجوت گھر بھرے
رب نبی دے حکم تھے تاں بیشک مرد کما نول
بواج زماں دسناں پیندا ہو رہے جو کارے
سرور انبیا فرمایا جیوں کر میرا چہانسا ناں
ہتھ پکڑ کر حضرت جیوں دوزخ سی دکھلایا
سیاون سپاہیوں تے نہال دوزخ اک جلائے
اے صدیق علما نواں تائیں نہال دکھن پچایا
وقت نماز حشا تھیں پہلاں فجر ول بعد بتایا
منہ سے وقت ہن دے چارے ہتے قرآن پڑھاندا
محاسن ذکر کسے سے اندر بھی نہ ہا سر پائے
کیا کروا تھے مسجد جاذ میراث حقیر و ملاون

پھوٹا بازار بازار ای معلول مسجد طرف سے ہے
حضرت اسلم میراث دیکھی وہ تھا نظری آیا
لیجے میراث نبی دی ابو ہریرہ کہندے!
ماں ٹھوڑا مٹہ ساتھ محبت ہے اولاد کا ہے
دائے جدت درجہ طلا پاک نبی فرماوے
اولادہ! اہل آکمن پاک رسول بتاوے
کہن حضور رفا جو ہے کلام کرے میں رال
کہن حضور رہت دن تیکر تھنہ لکھنا ناں
بات نبی نہیں سن اسدالہ رکن گھروں آئے
حدیث نبی دی علی شاہ کہن جوہن ہاڑاں
سرفراز جنت دیاں سن کر دواں غول عرض نہاں
شہر گرا زول پڑ من پڑ اولن تیرے حکم سلاوے

کعبہ کعبہ نظری آیا ابو ہریرہ کہندے
 کہیں تم کو کہتے ذکر کریندے پھر علم سنایا
 کہیں بھی بات نہاں دی پراسیں غافل رہندے
 بہت نظروں دیکھے کعبہ نظر عالم دلربا دے
 محبت بیٹیاں اک گھڑی سو سال جدت پاو
 ملید غمراہ جنت جائے بہت عالم غشاوے
 کپڑے پار پھیناں کہیں علم جس کاراں
 سال شد داخل کما یا منافع اُس دا جاناں
 بہت خاتون حضرت عائشہ روئے سبب بچا
 انہاں دیکھیاں ہوسے گاتے حوروں اجاراں
 عالم علم زیادہ کرنا پڑ من جو ہر ہر جانی
 راہ ہدایت پاؤں شوقوں عذابہ کنوں نہ بھلاں

دو نسخ کے سات طبقے وندت الی و نسخ کا بیان

عبداللہ بیٹے عمر تاملن بندے دوزخ جادون
پھر دوزخ و پھر داخل کے کے سقہ متھوٹاں تامل
دندنی گہرا یوں باہر یا کر مار کر اندر
ایسا کوئی لعنہ نہ ہر سی جو مذاب نہ پائے
حکم مطابق ڈنگ کریں نہ جتنے نہ متھوٹے
چالی سال جواب نہ آئے لہذا اب میرا بے
دوزخ تھیں کڑھ دنیا بھیجیں کہیں پھر زانوں
نعمی دار بنایاں دیتیاں جتنی دیر لگا دے!
کہا کرتے ہیں عبداللہ بیل آواز ال جادون

عدوان سے برہنہ فرشتے کچھ مقبولیاں آدن
 پالی سالان غوطے دے کر پھر اُپر ٹل تارن
 نیلے راکھوں غوطہ دیون اندراک جلا ندے
 سب پھونٹ کٹا کٹ کھا دن اندراک جلائے
 کہن فائنل دوزخ تائیں اب اسانوں جھٹے
 ہمیشہ دوزخ اندر بل سو پاک اللہ فرما دے
 ہمیشہ تک قبل نہ کھاں کریں جیوں پھر ماحویں
 اتنی دیر جواب نہ ملے چپ سڑو فرما دے
 شل گدھے دی لہن سائے دوزخ دھرتا دن

ہزار برس فریاد کرن گے نہ رب نے پکاراں
 مہرول بھی نہ ابروئے گاجلن جہنم نار اں !
 سخت پیاس جلیں تھیں رو کر شکن بارش پانی
 ظاہر باطن واقف حال الہیہ پاک سناون
 اسے اللہ سب تینوں معلم بارش طلب کراون
 کرن اُمید ال بارش بسے ہویاں قبول دعائیں
 دو ہزار سال اک ڈنگول زہرول اثر نہ ملے
 جلدے سینے پانویں بارش ٹھنڈی پے جائے
 سمجھن بارش ٹھنڈ کرے گی دیں اُمید الہیال
 سال ہزار ہا تراش زہرول ڈنگ اکوار چلایاں
 کفر فسادول باز نہ آئے کر دے نافرمانی
 حکم ربے تھیں اک جلائی اک ہزار سال
 مرنخی رنگ ہویا پھر اُس داپھر سال ہزار چلایا
 رنگ سیلہ ہویا پھر اُس داجل کے مانگ انگاری
 چھیک سوئی دے گئے جتنا دوزخنول ہو جاندا
 دوزخیاں داپڑا لٹکے وچہ زمین اسمان
 دوزخیاں تول ملکول کارن جوزخیر لگاوں
 کسے عذاب ہے مغرب ہوئے سختی اسد پاروں
 حقوہر سپاندیاں سریاں وانگول دوزخیاندا کھانا
 جیس بدل جبریل آیا سی انس دایت کرے
 عقربت دوزخ دی میں دیکھی جبرائیل سنایا
 حال چھیاں داکہ چپ ہویا پاک نبی فرمایا
 جبرائیل کہے نہ پچھئے حضرت کہن تباوے

مہرول ابروئے چپ ہون تکر برس ہزاراں
 فریاد مہرے اکو چہا ہون نہ چھٹکاراں
 سنگدے رسن برس ہزار سال سے پاک بھائی
 رب فرماوے کیا سناون جبرائیل تباون
 بدل گھٹال دوزخ دے اُپر حکم ربے تھیں جھاون
 تدرخہ دے بچھو بدول گر گر لٹک اُنہا میں
 پھر سال ہزار کر لیں عرض الہیہ ش آئے
 بدل کالادوخ اُپر حکم ربے تھیں چھلے !
 گردن اُونٹ میڈے سب بدل گر لٹک کویا
 کال عذاب عذاب الہیہ رب قرآن سنایاں
 کدی آرام نہ ملے انہا تئوں اندر دین جہانی
 سرور عالم نے فرمایا پیدائش دوزخ حال
 رنگ سپید ہویا سی اُس داپھر سال ہزار تپا یا
 کھا کر قسم سنور ربے دی کوی حقیقت ساری !
 تیزی گئی تھیں سب عالم مل جل کے مرجاندا
 مرجاوں بدبو اُس دی تھیں جو کجہر جہانناں
 اک گز ٹکڑا اگر سے بیٹاں کھل زمین پر آون
 مرجاوں سب مشرق دالے ایسا قہر تہاروں !
 گرم پانی تے پیپ ہو دابوئے اُنہاں پلانا
 پچھیا سرور کیوں جبرائیل شکل آیول بن ہرے
 ست دروازے دوزخ دینے پلا اٹھاں آیا
 جبرائیل کول ستوں تاپیں حال سنایا !
 اکھیا ترے جو تہرے با بھول متی لوک تسکے

گناہ کبیرہ بہت جہانم سے دھپہ جہنم جاؤں
 نہ مبارک جبرائیل سے اندر گود اٹھایا
 کہن حضرت غم امت میںوں روئے گھر نول آئے
 سرور امتیال بات نہ کر دے سب امشب ملاؤں
 اوڑھ چادر پھر جنت خاتون عید والد نول کی
 قترۃ العین کیا سرور نے کھول دتا دروازہ!
 اے بابل میں واری جانواں حال کیا فرمایا!
 دور کتال پڑھ کر حضرت دعا امت حق کرے
 پاک خداوند کیا سرور تیری امت تائیں
 دیا ہر دکنے بندے چاہن موت جہنم!
 مانہ بدوق مرل خود اپنے چاقو پیٹ لگائے
 اک اندر کئی چھال لگاؤں طریقے مرل کئی نے
 جان اپنی نول آپ جو مارے سخت عذاب مل
 قسم قسم مذاب زندہ خدائیں انت شماراں
 کئی کتا باں بن جے لکھنے کرے استغفاراں
 سمجھیں سچ تاں سمجھل و بلا کرے موت چاروں
 قورٹا قورٹا ذکر کراں میں سوچو جہنم داراں
 پیر میرا فرمائے میںوں توڑیں استی تائیں
 جسم اپنے سے مال برابرے کتوری کھانویں
 اپنے آپوں نکل جلدی بکڑا قسندر پلا!
 ہتی دوزخ سمجھ پیاسے ایہا خدیباں سولال
 سب اٹھریں اندر ہتی ساتھ لیجانویں تائیں
 چھوڑتی سرستی اندر نکل جہان سب کاراں

نام امت دامن کر سرور ہو ہوش سدھاراں
 ہوش آنی تاں حضرت تائیں جبرائیل پچھایا
 تنہاں گھرول دربار نکلے امشبیاں پتے پچھائے
 مدین الکبر سب یار تمامی رور حال پچھالوں
 سلام و حکیم جاور مانجے آبا نول فرمائی
 بی بی چہرہ دیکھ بابل دا غم تھیں کرے آوازہ
 امت میری دوزخ جاسی سرور اکھ ستایا
 جنت خاتون تے امشبیاں آئیں آئیں پٹھائے
 جس ایمان دتہ پھر عیا مذاب کراں گاتائیں
 ٹون پانی مہرہ کھاؤں گل رستا پا جھولوں
 گڈی موڑی ہٹھاں اک کر جان عزیزہ گواندے
 دوزخ اندر جان نہ ملے گھبرا جہنم دل دے
 تھیں جان ہمیش لکائے سے ایویں ہی کر دے
 سردی گڑی سٹن پہاڑوں کی کتیاں کاراں
 لیا ایمان قرآن پیغمبر میں لویں گفتاروں!
 تابعدار جو رب سولال انہاں سدا ہارساں
 زیادہ لکھیاں بھی نہ سمجھن جہاں انمل ہارساں
 دھپہ بقانہ خالی ہو میں ہوگ خلا می تائیں
 مجلس عاشق صادق اندر کھڑا ہوا فرمانویں
 سچ کچھیا سکھ نکلن دا ہو جائے مددہ ہستلا
 ہتی ساتھ شریک رہیدا استیوں تہر نزلال
 کٹ کٹ کھائے رہن ہمیشہ پاسین سخت نہراں
 طلب جنت نہ ڈر دوزخ دا طلب ہے دیدار

فضیلت جنت اور ال جنت کی

مرد عالم نے فرمایا لوگ جو جنت جسا دن
چہرہ شہ جہ و انگور چمکے ہر گھر چائے لائے
آپر دلے روشن چہند دل بھٹ جو دانگ ستارے
اسال بھی پڑھی نماز تے روزے دانگ لک رکھا
ایہ رکعت بھگتے تیس رج رکھو تیس پڑا یہ بتے
رکھ کر رہ مودھے بیٹھے تسان نعمت ساراں
تیس جمع کر دایہ خراج کہ بتا یہ جاگن تیس سوئے
کیوں دیکھ لے انہاں اسوج کر و شہر ماڈا
حضرت عکرمہ نے فرمایا ہوسن عمر جو اناں
سٹھ گز لمبے بارہ چوٹے ہشتی مرد بتا دن
ستتر وار ترنگ مٹے گھڑی گھڑی بدلا دن
ایہ دیکھ سہ سے باہر بھول ڈال نہ کھڑے ہوسن
ذکر حدیث مبارک اندر جس کھانے نول کھا دن
کئی طرح دے کھانے کھا دن کئی طرح دے پانی
بول بچانہ کوئی نہ حاجت پسینہ خوشبوداراں
اک لٹ سولے دوجی چاندی زفر مشکوں گارا
رحمفران مٹی ہے اس دی بات موتی مارو ڈا
سولے چاندی بڑھاں مد خال خال موتیوں آں
جس بھل جہاں کرن اشارہ آپے مڑ دیر آئے
بہت نہراں دیر شہد دل دیر دل کو تے کافور دا
حضرت وہب روایت کر دے جنت حد جو آئی

سدا امام رہے گا اوتھے جو کچھ چاہیں پاواں
ہیٹاں دلے آپر دیکھیں جو علیین آئے
ہیٹاں دلے آپر لیاں نول کس کھانے کھا
آپر والیاں طرفوں اندر آب جواب منٹے
تیس پہنوں باہر فگے پھر دے تیس تازے لیتے
یہ کر جنت کھاں کھلا دن پتہ نہ پیش بہاراں
تیس غافل رہے یاد کریدے تیس مہر رہے روئے
عزت دیکھ انہاں دی اعلیٰ کیوں دل نول ترساں
یتی مرداں عورت سولاں سالال عالی شانال
چھ گز چوڑا تر پیر گز لمبا عورت قد سا دن
شیشے دانگ بدن سے دچول چہرے نظری دل
نہ کوئی غم تکلیف نہ کا ناں دنیا سے دھچھو سن
پیلے قہقہے مڑو جو آئے ہر دو جیدا پا دن
اک گھٹ دے ساتھ نہر سی بڑھ کر لذت جانی
جو گھر جنتیاں نول من ہتی ریت داراں
نوتے طور سا نواں حالہ بھیت سبے نول ساں
لباس بدن پاکیزہ ہوسن میل نہ کدھرے بھورا
بھلاں بھلاں تھیں بھریاں ہویاں بہت شہید
کھڑا بیٹھا یا لیٹا ہوئے کھانے لذت پائے
تسینق ریت بھی تھم نہراں دے پاک تھرب لہور دا
پاک خداوند یا بھ نہ جانے چوڑائی لمبائی

درجے اٹھتے اٹھ دروازے جنت رب بنائے
 زکوٰۃ والے دھرم تھے مہر چوتھے رولیداراں
 غیبول معائنہ کرن کزوالا وہ چھوٹی تھیں جادون
 غیر محرم پر نظر نہ کر دے اُوہ اٹھویں تھیں آون
 دارالخلد جانیہا جاناں من لکھانے !!
 دارالسلام تیجا یا قوتوں ما بر فقر احاسنے !
 سفارش رشتہ مل نہ جای حق عدالت کئے
 دارالافرا سعید برتیا پنجواں جنت خانان
 چھٹا مہم زور سرخول غلام کینز شہیدان
 خاص نورول جنت المامسے ستویں نام ستایا
 جنت الفردوس ہے نورالہی اٹھواں چمک کھائے
 سرور عالم نے فرمایا طوبیے رکھ وڈیرا
 اک کھ ستر ہزاراں شانحال ساتھ عرش لگے دن
 میوے رنگ رنگیاں لذتیں جیہا جہون کھاون
 نعت کہاب نصف بن گزشت پکا پکا کھانڈے
 ساتھ ہوا دے پئے مل کر عجب آواز شانڈے
 این عجم فرمایا عیسہ حور اک جنت آئی
 خمیر گندھایا آب حیاتوں نور شکل چمکائی
 دھندلایا لب لائے جیکر سب مٹھا جیسے
 حکم تہرے پاک رہے دامنل میری اُوہ پائے
 لنگن سونے دے دس ستھیں دس لنگوٹھیاں بایاں
 چادر گئی ہے اسمائول ظاہر رب کر اسے
 خام جنت رب بنائے غلماناں شکل پیاری

نبی شہید سخی سب پہلے نمازی دوسرے کئے
 مان پیو خوش جہاں خوش رکھے پنجواں نہاں کراں
 ستورول رب رسول قیامت پر ایمان لیا دن
 اٹھ درجے جہنت والے دساں جہوں رتوں
 دارالمقام سونے دادو جاسخی جتنے سب جانے
 سبز زمر دول عدل چوتھے دھرم قاری زاہد کھائے
 سخی حاکم پر شانوالے قدم اوہ لیرہ دھرم دے
 نوڈن حافظ پاک حرم تھیں راول اس پر شانال
 مالک اپنے مدافعی رکھے حکموں نیک سعیدان
 یاد خدا چہ جاگن راتیں متقیان ہتھ آ یا !
 عالم عال نبی اُدیسے دھرم الد پاک رکھائے
 جڑھ موتی تھیں شاخ زبردیا پتر گھنیرا
 کوئی گھرا یسا جنت وانہ جس پر سایہ پا دن
 پرندے آپر طوبیے بیٹھے کرن اشارہ آ دن
 بعد کھا دن پھر مٹھوے زندہ چڑھو طوبیے بچا دن
 کدی نہ سنیا ایسا گئے اثر دلال پر پانڈے !
 کسیر مشک حنبر کا نورول الد پاک بنائی !
 خلق ہر دے سب عاشق اس کے دیو دکھلائی
 آپر اس دے لکھیا ہریا جے کوئی استون جاسے
 دھنر کندھیا نوچاک کوہ پینڈا پاک نبی ٹرائے
 جواہر موتی ظلال پیرال نورل سنول عجیب لیاں
 سورج چند تریاں حاجت دینا نہیں رکھائے
 کمروں ستر تک مرداں صورت باقی حور تری

خدمت مرد عورتاں اندر ہوشیار کراون
 حضرت اوس کہن جاں جنتی جنت بیٹھے جان
 بالا غلے پر چال و بکھن حورال نظری آون
 کہن حبیب میرا کن تول ہیں میں رافنی ہاں تیں
 ستر کھروپر تخت ہون گے ستر فرش تخت پر
 بیسیں نیک جو رب رسول کتنی تابعداری
 حضرت مہیب روایت کر دے پاک ہی فرمایا
 جنت اندر پیش کر سن غیب آوازہ آوے
 ظاہر ہو کر پاک خداوند جدول جمال کراں
 سرور کہا قبضے میں دے جان جتہ سب میرا
 نعمت نازہ حورال جنت فیرے کس یکے
 چمک اکھاں وہ نور الہی جاں پائے چمکارا
 حد حق دی باہر حسابوں کوں حساب لگائے
 مائل ہون گھائل ہون نور الہی منٹھے !
 جنتی اکھ خداوند و بکھن اپنی اکھ لگا کے
 دیکھ میرا جنتیاں تول پاک جمال الہیوں
 دیکھ خاطر دید الہی انجول مینہ بر سائے
 ہیں آواں سال عاجز بندہ جنتیاں جبرستائے
 ذکر انبیاء و ذکر کراں کچھ قصہ پاک قرآنوں

غلمان انہم و مکتون پاک اللہ سرمدون
 ہر اک ساتھ فرشتے ستر جنت دخل کراون
 اپنا اپنا خاندان دے کر کھڑے اندر جاون
 کدی نافرمان نہ ہوئے اس قہر کچھ ہوش میں تھیں
 ہر فرض پر ستر زوہر کر سن خوشی سخت پر
 بہت بلند مراتب پاون حورال پر سرداری
 دبی لب دیدار جنت دہ چہ پختہ عہد کرایا
 دہ اندر پورا کرسی محراب اٹھایا جاوے
 دید طلب سے جتنے عاشق رہن وجہ نہ آسن
 اس دی قسم اٹھا کر اکھاں دیدوں لطف گھبرا
 اکھیاں تائے میں نظر سے ہو گیا کوئی یکے
 بے مثل داکرے نظر اسب نہیں کرے گنارا
 لکھ سوچ اک ذرے دائرے تکتے تکتے ٹہرائے
 نہ نہریاں نہ مریاں داخل باجمہ چھری سے کٹے
 دل دے کے ہویدل جاندن جھڑن سین خوش کھا کے
 صورت حق اندر گم ہون اسکے نال لگا ہوں
 کالیہاں راتاں سے دیکھ میرا غم سے تھک گیا
 پاک بے سنگ لجرل بیٹھے تھکے صلیب پائے
 میل سے تول صابن واہ واہ نام جنتیاں پریشانوں

نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف میں

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کہے سچا نوال
 ہر اشیاں پاک خداوند پہلاں کسیا بنایا
 اے سید مراد و عالم مال پور خدا کر نوال
 جابر تول سردار جنتیاں اپنا ناز و ربتایا

میرے نوروں اک لکھ برسوں پہلے پاک الہی
سیر کریندا تھا میرا سی جہاں کوئی چیز نہ آئی
زمین آسمان سورج چاند تارے قوم نہ جن انسان
پھیل گیا سب نور چو فیرے میں دی حد نہ آہی
کہے ارادہ پاک خداوند اس میں خلق بنا لوں
لحم بنائی پہلی جنر میں دو جہوں لوح بنائی
چھ تھیں حقے چار کہے پھر خالق مرمی آئی
دو جہوں نور مؤمن دے دلا معرفت الہی
فرمایا حضرت پاک بے نور میرا نور پیارا
جو تھی قسم جو نور میرے دی امانت رب ٹکائی
نور میرا جو طہ اصل سبحانہ پاک ہی فرمایا
حضرت آدمؑ نے آوازہ عرض کرے رب میرے
اے آدمؑ فرمایا رب نے یسوعؑ کو پڑھ دیا
تیری پستوں پیدا کر سال اوہ محبوب ہمارا
حضرت آدمؑ طرف عرض دے نظر مبارک پائی
نوں ٹول چھپا اثر وجودے باب کل پہائی
اولاد تیری وچہ سید انبیا پاک اللہ فرمایا
بھل گئے جہاں حضرت آدمؑ نافرمانی ہوئی
روندیاں جہاں جاری ہریاں فرش زمین آکے
برکت عزت نبی محمدؐ بخش خطا رب سایاں
کھا کر قسم خداوند عالم آدمؑ نول فرمایا
گل زمین آسمان جو عالم ہے کہندہ بخشاندا
حضرت آدمؑ پاسوں بی بی مولا امانت پائی

نور بنیاں ظاہر کیتے جو خلقت آہی !
لوح قلم نہ جنت دوزخ نور فرشتہ کا
پاک خداوند نور میرے میں پیدا کرے جہانوں
کیتا سجدہ نور میرے نے آگے پاک الہی !
حقے چار کہے اس نوروں چیز ان نام بتا لوں
مرش تیسے میں پیدا کیتا سی پھر پاک الہی
پہلیوں نور مؤمن دیاں کیتیں کیتی نور صفائی
نور زباں تیسے میں کیتا کھلے گرن پڑھائی !
ایسا ہو رہا پیارا تاپاں جو ہے عالم سلا
عرش اپنے پر پاس رکھا ہے بہت محبت آئی
جس دن سرچیا حضرت آدمؑ اس سجدہ نور رکھایا
کس دی ایہ آواز میرے وہ کر دی ذکر جیتیرے
خاتم نبیاں سب میں افضل تھو آواز سنیدا
کلمہ لکھیا دیکھ مرش پر پھیں زبانی سارا
کلمہ طیب سطر نورانی پڑھیا لذت آئی
نام اپنے دے نال دیا احمد رسول آہی !
اس دی خاطر خلقت ساری نے میں تھو بنایا
ڈھکے ڈھونڈ بخشش والا کتے نہ لدی ڈھونڈی
ڈانڈا عایناک دن ہو کے کرا عرض سنا کے
عاجز بھلا اوگنہارا کریں معاف خطایاں
پیائے نبی محمدؐ خاطر بخشش حکم سنایا
وسیلہ سرور رحمت عالم موشیا موشی نہ جاندا
نور خزانہ دواں جہانوں پھر دی شکم اٹھائی

بنی حنیفہ اس تہیں پیدائش جوڑا ہوئی!
 یہ کرامت نور محمدی اللہ پاک دکھائی!
 سرور دو عالم نے فرمایا اندر پشمال پاکاں
 کشتی حضرت نوح سلامت برکت نور ہمارے
 حضرت اسماعیل نبی نول کر دوزخ نہ کر دی
 کہ خداوند نور اسدا پاس تھامے آیا!
 مرضی رب دی جان چھڑے اُنہال راہ دکھلائے
 راہ سلامت دے خداوند طفیل حبیب الہی
 نور کیمبارب سرور تائیں روشن بہت کمالوں
 نور سورج داکھڑا بڑھرا وہ نہ گھٹتے والا
 اس عالم تہیں پردے ہویاں چھکے نور حضور
 نور محمدی پیدا کر کے حکم خدا سر مایا!
 نبوت درجے اِس طفیلوں دیال اللہ فرمائے
 اِنَا اخَذَ التَّوْبَةَ مِنَ الْاَوَّلِ عہد کرایا
 دینا دے وہ سب نبیل نبوت نبی ستائی
 فائیدے ہتے سب نبیاں نے طفیل حضور حق نے
 اصل نبوت سرور انبیا نبی محمد عالی!
 نبوت سرور کنوں نبوت نبیاں درجہ آیا
 درخت بڑھوں جھول شاخ پتائوں ناپید حاصل ہوں
 اولاد آدم تہیں حق تھامے عہد لیا ارواحاں
 سب تہیں اول روح محمد ہاں نول سب سنایا
 پیر روح نبیاں تے کل روحاں کراقرار پکائے
 مواہب امین جسے وہ چہ لکھیا حضرت حق نالی!

اے پرشیت نبی اک ہوئے دوجا ساتھ نہ کوئی
 حضرت شیت پیشانی اندر نور کسے رشتائی
 پاک رحمان وہ نور اسدا اگر دار و شن خاکاں
 برکت نور خلیل نبی نول نار ہوئی گزارے
 امانت نور اسدا اُس چہ حکم تہیں ڈر دی
 قرآن مجید تے سرور عالم حق پیغام لیا یا!
 کدھ اندھیر دل طرفے جان نور ذریعے آئے
 ایمانوں سینہ روشن ہوئے جامدی کفر سیاہی
 سورج تہیں کئی حقے بڑھرا وہ بے مثل مثالوں
 سورج چھپ کر ہول اندھیرے نور حضور آجالا
 سیاقی برکت اُس عالم تہیں بلدی شمع کا فوری!
 طرفے نور تمام نبیاں کریں دھیال سنایا!
 نور نبیاں نور محمدی اُپر ایمان لیسائے
 نبوت جی گواہ بنیر قرآن اندر سر مایا!
 اے قوسل ایسی گواہی محمد رسول الہی
 سرور انبیا کسے نبی تہیں تائیں فیض اٹھائے
 بڑھ سب نبیاں نور محمدی جھول دینے والی
 ذات نبی تہیں ذات نبیاں شرف بزرگ پایا
 بڑھ محتاج نہ پتال ڈالاں بڑھ پر رکھ کھلودن
 دہو گواہی اپو اپی ہاں رب تسلیاں چھا ہاں
 مقتدا امام سبحانے بھارتو حیدر اٹھایا!
 مقتدی ہاں پتائیاں نہ کوئی فعل کر لے
 کر پیدا رب صفتی اللہ نول یہی جدوں نکاجی

حق مہر دی کرو ادائی کہن فرشتے نوری
کہن فرشتے تول تن واری دعا درود پچاویں
حضرت آدم شرق کمال دل پڑھ درود پچایا
قمت والی مائی تورا ملیا مہر عیسٰی
ظاہر اسن صدیق یوسف تول رب عطا فرمایا
دہشتہ مال سار گئے بھل خود تول کھان ملک بنے کائی
کرو دوچار جو حضرت یوسف اتنا حسن رکھائے
لکھ یوسف بھی تواس جیسا اوہ ہے لور الہی
بے انداز طفیل جتنا اندے خلقت بخش جیسے
نفسی نفسی مرسل رور و اس دن کین بکاسے
اے پر ڈھمے با مجھ تر جانے کیا اوہ نور حضور
دیکھے نور ہے پھر قلم کس بابہ طاقت ہوئی
اسے شید سر مار نییاں تمن بن کوئی نہ میرا
تساں فلا مال عالی دیجے کرو غلام فلا مال
بیشک صفت نبی سرور دی سیتے تول ٹھنڈ پاند
میں عاجز تول مان تساں احرار میں شعر بناواں

کہن معنی اللہ کی دیوال کیا اوہ چیز مندری
اللہم عین علی محمد اشوق لکھ سنا تول
ہر گیا مہر ادا ان تیرا مکال اکھ سنا یا
حت و پیر و پیار الہی بدے مہر نصیب
قطار مالے فاقے مالیل تائیں حسن دکھایا
دل اسٹویں لعل ہوشال اول ایسی لذت پائی
عبیب محمد پاک بے داکون حساب لگائے
حمدی برکت حشر دہاڑے سختی ہے نہ کائی
صفت آقیم شاہی تھیں مہر عامیاں جیسے پائے
با سجد شفاعت پاک محمد کے نہیں چھٹکا سے
دیکھ عاشق پئے تڑپیں بحرول منگول صل ضروری
میں ڈکھا پھر ہو ہو مٹھا ہو مدل غرض نہ کوئی
حسن متا لکے جاو ان اللہ سے تک کے رخ تیرا
تساں طفیل ہو دے رب رانی پھر دینا انعاماں
اپنی بولی اندر مہر خشن درود پچا ندی
دنیا جیسے آل طفیلون خشن یارے چا منراں

بیان عزائیل علیہ السلام

قصص الانبیاء سے وہ کھیا شیطان پیدا کر حال
شیراک تے بھیا تول دوجہ مع آپن وہ ہوا
برس ہزار کیتا اس تو جسے سجدہ کفر اول
زمین دنیا پر آیا مگر ہم درجہ رب بڑھایا
برس ہزار لکھ ہوا وہ سجدے اوہ پہلے اسمانے

صورت دھم وہ دوزخ کیتی حق تعالیٰ
جینا عزائیل انہاں تھیں رب تدبیراں حویال
پھر برس ہزار کیتا ہر طبقے اہل زمین بتا دن
زبردستوں سے دو باز واد اسمان سدھایا
خاشع نام ہوئی شہر ری ہوئے فضل ربانے

چڑھ گیا نیر دُوبے اسمانے عابد نام سدایا
 برس ہزار رہا پھر سجدے صالح نام بلا دن
 نام رلی اُس جانی اُس دا پھر پنجویں چڑھ آیا
 چڑھیا نیر پھیروں اسمانے سر سجدے دپہ پایا
 برس ہزار کرے پھر سجدہ کھلیاں رحمت ہال
 سجدے تھیں سر چاک کاکھے اے میر رب سائیں
 دعا منظور کرے رب عالم لوح محفوظ پچسایا
 کوئی عبادت چھ کھ برسوں ہی خاص کرا سی
 مرد و داییں کہے گی خلقت نام تمام جہانے
 عزازیے تول رب فرمایا جو نہ حکم قبولے
 عزازیل کیا اُس نعمت دیہ ہزار رب سائیں
 عبد اللہ بن عباس بتاؤں پڑھتا ہاں زشت خصال
 جو نہ کہے اطاعت رب ہی نعمت اس پر رب ہی
 جاہنت دپہ عزازیلا حکم کرے حق تمہارے
 ثوری نمبر چڑھ جنت دپہ دخل کرے دے درساں
 اک دن کرن فرشتے ہاتھ کتے جے ہون خطایاں
 زندہ ہووے اک لوح محفوظوں نظر فرشتیاں آیا
 کہن اک سجدوں ٹنکر ہو کر مردود ہووے گا کوئی
 عزازیل اُنہاں تھیں مَن کر دے عرض الہوں
 ملائیک سن کراہے گل اُس دی کر جائے چپ ساے
 گشت نخل نسا د جو جتناں دنیا اُپر پایا
 لے اجازت حکم رتبے تھیں اُپر زمین دے آیا
 کہ کانال دپہ جعے ٹٹے جعے قتل کرائے

برس ہزار رہا پھر سجدے پڑھ تیجے تے آیا
 ہزار برس پھر چوتھے اُپر سجدے دپہ دلاؤں
 برس ہزار کیتا پھر سجدہ عزازیل سدایا
 برس ہزار گیا ٹنگھا دتھے پھر ستویں پر آیا
 چڑھ عرش متعلے سجدہ کیتا برسوں چھ ہزاراں
 قدرت دیکھاں کراں عبادت لوح محفوظ کھائیں
 نظر کرے دپہ لوح محفوظے لکھیا حوت دسایا
 اک سجدے تھیں ہوا کاری منافع سب کھڑا سی
 چھ کھ برس کھڑا رہا رو نہا پڑھ کر حکم ربانے
 کیا سزائیں تول جلائیں ایسے اُس جہولے
 لکھ لے اس تول رب فرمایا ہرگز ٹھٹے ناہیں
 نَعْنَةُ الْمَدِينِ مَا أَطَاعَ اللَّهَ بَارِئًا هَذَا بِرِيسَالِ
 معنی عربوں کراں پنجابی سمجھاوے ہو سب ہی
 سال ہزار جو دنیا والا اک دن جنت والا
 ملک مقرب دخل شنیدے اک ہزاراں برسوں
 عزازیل شفع کراں گے بخشے رب بڑیا یاں
 ردوں ٹن پٹے تمہاری عزازیل پچسایا
 خوف دلال دپہ پے گیا ساؤل ملی نہاں ڈھونڈ
 میریاں پچھ لکھیاں کرنا ایہ جس ڈرن خطاؤں را
 عزازیل کہے کہ اللہ منوں رستہ سلا رے
 مار کراں برباد اُنہاں تول دیویں حکم خدایا
 چار ہزار ملائیک ثوری اپنے ساتھ لکھیا یا
 زین فسادوں پاک کرائی پاک اللہ فرمائے

بیان حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ

فرمایا رب فرشتیاں تائیں خلیفہ زمین بناؤ اے
ایہ کہیں خرابی دیکھ زمین سے ظلم کریں کا سے
اس دیکھ حکمت رب فرمایا اسلم تسال ایہ تائیں
مٹی مٹھ لیا جبریل اللہ حکم کرائے
چاہیں مٹھ بھراں میں مٹی قسم زمین کرائی
مٹی تھیں رب کرے خلیفہ اولاد جو اس تھیں ہوئے
میں عاجز پر ان سب ہوں بھل نہ سکال قہراں
میکائیل آئے پھر حکموں سن زاری مٹھ آئے
عزرائیل تائیں پھر رتے جانوں حکم سنایا
جس دی قسم کریں توں مینوں میں اس حکموں آیا
حال معلوم خداوند عالم ملک زمینے وانا
ہر مائیدار روح قبض کریں توں بھٹال دی فرمایا
اے مٹھ مٹی حکم ربے تھیں طائف کئے چکاراں
دو برس ایہ حالت ہوئی سلاہر چوتھے سالوں
اٹھویں سالوں آدم صورت اس تھیں ثبت بنایا
آدم حیات دیکھ زمین پر دیکھیا نظر خاروں
ثبت آدم پر کتب سسٹ جاندا آکھے بے بسائیں
عبداللہ بن عباس جادون مرشس مٹھ جائیں
گیزہ کر قطرہ عرق اس جائیں اُپر زمین دے آیا
حکم لا اہل جبرائیل قطرہ عرق آٹھایا
مٹھ کر پیشانی آدم نلیسا جبرائیل

فرشتے کہیں اسیں ہر حالوں پڑھیں محمد ثنا توں
اک دوسرے جانوں کرن گئے عیب کریں بھارے
میں خود جاننا تھیں نہ جانوں دتال خبر تھیں
جبرائیل زمین پر آیا ہوں کہہ جس جائے
میں عاجز مٹھ بھریں نہ میں تھیں واسطہ نام خدائی
بہت اہل تھیں عامی ہوں رب خدا میں دھوئے
جبرائیل مٹی گل اس دی آگئے کر جہراں
امرائیل آوں مٹھ جانوں واسطہ زمین سنائے
عزرائیل زمین پر آیا قسم دین کرایا
کر ہی مجز زمین ہزاراں اُدھ بھر مٹھ لیا
کراں خلیفہ اس مٹی تھیں کیا حق تعالیٰ
جیوں جیوں حکم کراں گاتینوں ذمے تیرے آیا
رکھ دتی گل مٹی ہوئی برسیاں رحمت باراں
فتار ہوئی دیکھ برس پھویندے بدلی پہلی چالوں
سے متبر ہزار فرشتہ دیکھن عزرائیل بھی آیا
داخل ثبت اندر ہو مٹھ پاگرنی تک شماروں
تالیق زبنا دے اس کا حکم قتال گانا ہیں
سرور عالم روح تسبیح ال پڑ خدا اللہ تائیں
رومہ انور مٹھ سرور عالی شان بنایا
مشک عنبر تے خاکوں قطرہ کر کے جمع ر لایا
نلیا نور ہو یا دو چندان ثبت آدم اس جیلے

دن چالی تھیں پچھوں آدم روح پیدائش پایا!
 بیت آدم وچہ جان پچاؤ فرشتیاں جان اٹھائی
 اُتھا اُتر رخ اُڈھل فی تیرہ الجسدیہ آوازہ آیا
 اے اللہ روح عرض کریندا کثیف قالب اندھیرا
 اُڈھل کر اُدا خُرج کر ہا فیر آوازہ آیا
 کھولیاں اکھیں حضرت آدم جان خلق وچہ آئے
 مٹھ ٹکا کر حضرت آدم اٹھن قصد کرایا
 مَلِیْنُ الْاِنْسَانِ عِزُّ لَا حُکْمَ قُرْآنِے آیا!
 یَرْحَمُکَ اللہ رب دی طرفوں جواب حضرت پایا
 حکم رب تین حضرت آدم اُپر تخت بٹھایا
 ایہ سجدہ تعلیمی آیا سارے سجدہ کرے
 سجدہ کر تر نکال چکے شیطان کھڑا دسیا
 رب فرمایا اے ایسا سجدیوں کیوں انکاسی
 اپنے ہتھ دو نہال تھیں اس نول میں ہتھاپ بنایا
 انا خیر من مال بہتر آکھ شیطان ستایا
 رہ نہر پایا نکل جانوں ترودو بعین کھاری
 بعینے کہن فرشتیوں نکل ہوا بیس منہ کالا
 درگاہ ربے تھیں راند گیا پایاں سخت ترایاں
 مال نہ کوئی بات کسے دا بے پرواہ رب سائیں
 نام تھے رب دتو لو جے ہے علم تہاں
 جو نول دسیا اوہ جانا غیب نہ جاندی آکھی
 نول حاکم خود دائم قائم تیرا بھیہ نہ پایا
 ہر اک نام سنایا حضرت موسیٰ نل آدائیں

مغرب سجہ ہاں فرشتیاں تائیں اللہ نے فرمایا!
 فرشتے دیکھن سب اسماء الہیہ آہنچے اس جانی
 جان آدم ست بار وجود کچھ دی دخل نہ پایا
 جسم نورانی میرا اس وچہ کیوں کر ہوگ بسیرا!
 جان دلی پھر نکالنے راہوں دخل دے پایا
 عقول سینے سینوں رُختی سب احمق وچہ جانے
 کاشتاب ہوے گا بندہ نکال نے فرمایا
 جان پی بھک آدم آئی اُتھو و بندہ فرمایا
 اُٹھے حضرت آدم زمینوں عذرا تاج پہنایا
 ٹکڑ سجدہ کرو آدم نول اللہ نے فرمایا
 صرف ابلیس نہ سجدہ کیتا ٹکڑ ساتھ فرمے
 دوبارہ سجدے اندر جادوں رب ماشکر بچایا
 یا کبیر نول ہے کیتا سمجھیں درجہ بھاری
 جینر کبیری جس تیرے تائیں سجدیوں جع کرایا
 ناول مینوں خاکوں اس نول توہن دو نہال بنایا
 نکلن تھیں بھی بن مراد اہل جلنے رب باری
 بعینے کہن فرشتیوں نکل ہوا بیس منہ کالا
 درگاہ ربے تھیں راند گیا پایاں سخت ترایاں
 مال نہ کوئی بات کسے دا بے پرواہ رب سائیں
 نام تھے رب دتو لو جے ہے علم تہاں
 جو نول دسیا اوہ جانا غیب نہ جاندی آکھی
 نول حاکم خود دائم قائم تیرا بھیہ نہ پایا
 ہر اک نام سنایا حضرت موسیٰ نل آدائیں

زمین ہموال دیاں سب چیزیں ہر جہوں میں چھپایاں
 بل شیطان کہہ اسے اللہ جل جلالہ میں تائیں
 گوشت پست بندے اندر بالکل دخل خدا یا
 گمراہ کراں گاہندیاں تائیں قسم شیطان بٹھائی
 جیوں کھیلوں اگرچہ بھول کر سال ہوک بہتری
 پاک اللہ فرمایا تینوں تھے تیرے ہمراہیاں
 حکم ربے تھیں تخت حضرت رافضیوں جنت چکرایا
 حضرت تائیں میندر آئی قدرت اللہ والی
 صفت مائی دی کرن نہ جائز وافر جن حاملوں
 خواہل جاگے تے پیر لاگے جس نظر وچہ آئی
 مہر اندر تسبیح الہی درود حضور پیشایا
 بیہ گرایا کرو عبادت میں بیسود تمہارا
 میوے جنت کھاؤ دو نویں بیوٹھنڈے پانی
 اک درخت دکھا رب کہہ پاس دے پاس نہ جانا
 شیطان دشمن ظاہر کساندا پاک اللہ فرمایا
 ابلیس میں اتہاندی طرفے جادوں قصد کیندا
 پہنچ گیا دروازے جنت سوچے اندر جہاں
 آدم تھا اگے جا کر سماں پیا اٹھا ندا
 جمع درختوں میوہ کھاؤ رہو حیات سدا میں
 قسم فرمیں کرے تلی بی بی نول بھرمایا
 دو حضرت دلے کر آئی حضرت کہیں کیسا
 اک کھاوا دو تیری خاطر کہے آدم نہ کھاواں
 آخر وہیر جنت ٹھٹھے کھائے اوروہ واسے

کہے فرشتیاں پاک خداوند سائلوں خبر ال آیاں
 جہاں تک مڑے زندہ ہر دن زندہ رہاں تدا میں
 دیوان دخل قیامت تائیں اللہ نے فرمایا
 چھٹے مڑے جو بندے تیرے اوتھے دخل نہ کائی
 ہتھیل اپر قافلہ پاساں بات تین جو میری
 سچی بات کہاں سچ جانی بھر سال درخ جایاں
 باجمہم جس اوداس طبیعت مارا خداوند پایا
 کھنٹی پسلی تھیں کدھ تھا بی بی پاس بٹھائی
 زریں مٹے تاج سرے نہ بیٹھی تخت آدابوں
 حکموں ہر یا کجاں درد نہاں داجوڑی رب بنائی
 نور محمد شرف اندر میں تپھے ذکر لکھایا
 میرا ہر شریک نہ کوئی ہے جو عالم سارا
 عیش کرو غم ایتھے ناپیں نہ تکلیف اٹھائی
 پاس جانتے ظلم کماؤ چیتا جس میں بھلا نا
 جنت تھیں نہ باہر کھائے کرو خیال بتایا
 اسم اعظم تین یاد کئے سن پڑو ست وار اٹھنا
 رب کے مورخ فرمیں مڑے اندر آدمی کھاواں
 سچ کہاں میں کراں نصیحت سخن خاص کسا مرا
 رہو ہمیشہ جنت اندر رب نکاسے نما میں
 گندم دانے تین نکاسے اک مڑا اندر پایا
 منع درختوں میں پھل آندا بی بی عرض سنائی
 جمع کیتا رہا سے تائیں نہ نہر ظلم اٹھاواں
 نافرمانی ہوئی رب دی کھٹے کھوت شہانے

تاج لباس بدن تھیں جھڑپا ہو گئے تنگ تنگ
 اہم منت دے سب بڑے ٹھنڈیاں جھالوں کر دے
 عود انجیر حد غنت ادب تھیں آگے میں جھکاؤں
 ہنسدے جہت کرن آوازناں حق خواتے آدم
 رب فرمایا دو تہاں تائیں میں تسال حکم سنایا
 کیا تسال نول پکا دشمن خام شیطان کساڈا
 جے نہ بخشش رحم کریں گاسالوں بہت خسارے
 بی بی خرا حضرت آدم مورتے سب شیطانے
 ٹھہر دو چہ زمین دے جا کر قتادقت کساڈا
 آپر زمین دے زندہ رہو زمین آپر ہی مر سو
 سر اندر پ جزیے اندر جو چہ ہندوستانے
 سب آتار یا امٹھالے ٹور اترے سیتانے
 چالی سال گناہ اپنے تھیں حضرت آدم دے
 گریہ ناری دن لے راتوں ہنراں جاری ہریاں
 نمرہ وسمہ ہندی ہوئی روون خواسے پیادل
 پیٹام الہی جبرائیلے اک دن آن سنایا
 جا کر میت ربی وچہ حضرت کرن طاف چوہیرے
 جبل رحمت پر بیٹیاں ہریاں نظری خرا آئی
 آنر ویکھے بی روون پچھن حال دیہا یا
 عرش الہی نظری آیا مخفی راز دسایا

ستر چھپاؤں بہت ڈھونڈاؤں شرم کنوں دل لگے
 میوے رنگ ہنگ کھواؤں دین نہ پتے ڈرے
 مرنوں بندیاں انہاں درختوں صحت اللہ فرادین
 ربے نافرمان ہوئے نے ایسٹن ہر دوں نادہم
 نزدیک نہ جاناں منع درختے سخت تاکید کرایا
 آکھن اے رب جان لہی پر ظلم کیا ڈاڈا ہرھا
 رب فرمایا اتر و دشمن ہاک دو جزیے سامے
 چبے کلاہ جنت تھیں دتے کرو زمین نکالے
 کرو ریاضت نفع لے گاہنوں حکم اس اڈا
 وہوں زمین نکالے جاسو جو کر سو سو بھر سو
 ایٹھے رب آتار یا آدم خرا خرا سائے
 کہ دماوند دے دیہ شیا مردودین شیطانے
 اک روایت روئیاں سوئیاں حق سوہ سال سوہ
 جیل خرا لنگ اس روون سطرال ہند کھلویاں
 جو دیا وچہ ڈگے آنسو مروارید شماروں
 کناج اے حضرت آدم طریقہ سب سمجھایا
 میدال عرفات گئے پھر حضرت اوتھلے ڈیرے
 جتے طرفوں ٹردی آدے سینیں جھڑی لگائی
 آدم طوف اسماں نکا پار بحاب اٹھایا
 ہو متوجہ پڑھے کلاماں لول لول ذوق سمایا

حضرت آدم دے دل فضول پادتیال تاثیرال
 جنہاں باتاں تھیں بخشش پائے سیاں رب نظیرال

ذکر ہیل و قابیل سے آدم علیہ السلام

نور محمدی شرف اندریں توبہ ذکر کیا
حضرت آدم بنی خدا اگول دستان حال
جبریل ہوا سے مکمل سارے کم سکھائے
عملوں بیٹا بیٹی جوڑائی بی خدا جاسے
دو بے عمل بیٹا بیٹی پیدا رب کرائے
اکثرین عمل سے خواہ اولاد جہنم میں ساری
ہابیل قابیل تے لڑکیاں دونہاں عمر جوانی میں
بھین قابیل نول ساتھ ہیلے ہیلے بھین قابیلے
حضرت آدم بیٹیاں نول ستریب داکم بتایا
بھین میری اقلماں سونہی کرے قابیل نہ دیاں
آخرت حضرت آدم مکمل اقلماں ہابیل نکاحی
حسدوں کہے قابیل ہیلے بھین میری نول بھینیں
حکم رہتے تھیں باپ نکاحی تاکہ ہابیل سنایا
حضرت آدم ایہ سب حال سنئے اندر آیا
کوہ منابر رکھے نامول قربانیاں نہیں لکھاؤ
کر قربانیاں رکھیں پہاڑ سے منگن فیروز عاں
ہابیل والی قربانی اُپر اگ پئی اسمانوں
نذر قابیل قبول نہ ہوئی اُس نے بدل سنایا
کہے ہابیل جو خونی ظالم رب پسند نہ کرنا
قسم خدای مارن مینوں کول اتھاٹھانوں
ناحق خون حمل و پیرے میرا لکھیا جیسا سی

پاک محمد علی الدردے پاروں ب بخشایا
مراد پ آئے دل دونوں حکم جیوں حق تعالیٰ
ہر قسم اشیاء ضرورت حضرت پاس لیا سے
پست قابیل تے دھی اقلماں انہاں نام رکھائے
پست ہابیل تے بیٹی قازہ نام انہاں سے آئے
اک روایت اک نواسی جیسے وار واری
حکم رہتے تھیں ہبرائیلے شادیاں رسم بتایاں
حکم شروع تھیں عقد دیہہ کرد سیا جبرائیلے
سن قابیل کیا نہ مثال صاف جواب سنایا
آدم کہا حکم بے داسہ گز نہیں ٹوڑیاں
قازہ بھین ہابیلے سندی ساتھ قابیل بیاسی
میں خود خدمت اندر رکھاں جہنم کا حنول توڑیں
نذر نہ کر سال حکم انہاں دانہ چھوڑاں فرمایا
کرن ٹلی خاطر اُس دی قربانی کرو بتایا
نذر میں دی منظوری ہوتے اودہ اقلماں پاؤ
کر منظور اسڈیاں نذریاں اسے ساڑے رہیں
رہا نشان نہ ساڑ گئی گز نذر قبول اسمانوں
قل لا تشکک ماراں تدرہ بتایا
مادر کا کردی منظوری جو صاحب تھیں ڈورا
میں نہ ماراں ہر گز تینوں جے نول رچلا توں
نذر تبریل حشر جہنم میںوں اک جیسا سی

حضرت آدم ج گئے سن قابل کریندا چارے
کیوں کر ماراں بھرنہ آوے مارن ہے سال یا
چھوڑ متھوں مہر پتھر مارے مار غائب ہو جاندا
ہايل نیندر وچہ مار یا مہر پر مر گیا اودہ بچا را!
لاش بھائی دی کندھے پائی پھرے قابل کھائی
شہید مرد دی لاش بے ادبی نہ مولا توں بھائی
پنجیوں پنجوں زین میں پیندا کو نظری آیا!
پٹ قابل زین دے تائیں لاش ہايل چھپاندا
دُنیا اندر خونِ ظالم بے انصاف کفاری
خون پاروں جو گل خلقت کرسی رب سزائیں
غیبول اک اسوار قابیلے نیزے تھیں آسے
واپس محول حضرت آئے ہايل نہ نظری آیا
اسہر بے موت ہايلوں واقف مال کرایا!
جبرائیل قبر دکھلائی حضرت لاش لیائے
اک سوہیں اُس وقت بیٹے سن آدم گنتر آئے
کہن بیادل میوے شگے کریں عاشق میرے
قول بے عیب بیٹا سب تنے حضرت نے فرمایا
عکس پر تھیں شیت نبی نے ہتھ دعا کھائے
جبرائیل جنت تھیں میوے لیا کر پیش لگاؤں!
جوڑا جوڑا ہو رہوے سب شیت اگلے ہوئے
حضرت آدم کرن وصیت اے میرے فرزندو
چپ ہو گئے وصیت کر کے موت آدم قول آئی
غسل دیوں تے پڑھن جنازہ دفن قبر وچہ کر دے

ہايل نیندر وچہ نظری آیا بکر یا ندے وارے
شیطان بھیس بدل کر عیسی ہتھ وچہ سپ لیا
سمجھ قابل مارن دی آئی اوویں پتھر چاند!
قابل ظالم کل دوسرے لیا کر کے خونی کارا!
کھر شور زین اودہ ہوتی خون گسے جس جانی!
غیبول کو ایچ خداوند سمجھ دفن سکھلائی
دفن کیتا اُس مردہ کو حال قابیل دسایا!
دیکھ ہمدرد کوئے دا کو ا ہوتا دم بھٹاندا!
سب خونیا ندر مہر پہلا خونی خلق جو ساری
ہر ہر ساتھ قابل بھی شامل جو عذاب اُنہا میں
ہوئے زندہ پھر اودہ مائے تیکر شردیہاڑے
سب قول چھن پتہ نہ گلاب قول عرض سنایا!
قابل ہايل تے قول پتھر مار گناہ سر چایا
گھر وچہ دفن شہید کرایا اجڑ صبر تھیں پائے
بیمار ہوئے اک روز آدم پھر حضرت شیت بلائے
کہا شیت منگو تو دیں تھیں دے کساں ڈیرے
گیاں میں جھل جو بھٹے ناپیں بھل مینوں ٹہرایا!
و عابرکت رب شیت نبی دی سی منظور کرائے
شیت نبی دی خاطر آکھن حور بھی اک لیاؤں
حضرت شیت لکھائے حوروں ب سبیاں موئے
مینوں شیت نبی دا کہنا اے میرے دل بندو
ہجر پدروچہ بیٹاں بھناں گریہ زار کرائی!
مختصر میں ذکر سنایا شوقوں رہنا پڑھدے

بیان حضرت شیت علیہ السلام

سب نبائیاں تھیں دسے آسے کوئی نہ درجوں ثانی
 شہر اکت بھایاں ساتھ برابر جنتیں دہاؤں
 یاد خدا و پیر دم رہندے شریعت حکم بتاؤں
 امانت محمد جو رب آدم و حوا کا کیا !!
 سوا سب اللہیت دے دیہ لکھیا آدم نے بھایا
 کریں حفاظت نور محمدی خوبیاں خوب جہاؤں
 پیو تھیں درجہ اعلیٰ بیٹے شان بزرگی پاگی
 اک تصور دل جنت و چول منول رب کڑھایا
 اعلان میری ہوگی پیغمبر عالی شان والے
 جنت دی عقیقت انہاں جنت باہر دل پایا
 اک خطا دل چور دھین لہیں شہرت میری ہوئی
 اُمت محمدی دنیا اندر کس لکھ گناہاں
 باہر گناہ گر گھر وچہ آدن کرے کرن معافی !
 حضرت شیت ہوں حبيب بن دلد گفتاراں
 گھر وچہ شیت نبی دے بیٹا زب عطا فرمایا
 جہاں قافی تھیں شیت نبی پھر عقیقے طرے سزا
 قتلناں تا مول اُس بیٹا دین پڑ پر قساہم !
 آشکرہ کوئی جہانوں طرے جہا دی جاندا
 وقت اُس ماند روپہ زمانے ثانی ہو نہ کانی
 حشمت عظمت انہاں برابر ہو نہ دوجا ثانی
 لہند نام تے اوس یاد دین بیٹا مہسلا نیلے

حضرت شیت پیاسے رب کے پہرے چمک نورانی
 لے پر ظاہر کار نہ کرے پڑھتے لے پڑھاون
 کتاب بھی رب کرے پیغمبر نیک ایمان لیاؤں
 حکموں نور اودہ شیت نبی دل بطور امانت آیا
 بیٹا شیت شاہ لور محمدی پاس تیرے جو آیا
 شیت نبی بن حیران ہوئے والد کنول بچھاؤں
 کہے آدم اُس اُمت بہتر ساٹے نالوں آئی
 بے انداز گناہ اُس اُمت پہر بھی جنت پایا !
 جان بیٹے اُمت اُس دی اُمت بھاگ دلے
 عارفی جنت میا منول وچول باہر کڑھایا !
 عقیقی آدم زچہ نقوی پدہ رہیسا نہ کوئی
 کہے نہ ہرگز معلوم ہوسی دیسی رب پناہاں
 بیٹا شیت آدم فرمایا شان تنہاں دی کانی !
 نور محمدی کرے تعلیم کرسے جان شایراں
 نوش اُس داسی نام رکھا یا عیدول جہانی آیا
 دین پڑ پر نوش کوئی دل بھی رہ کر مر جاندا
 نہراں لوگ ایمان لیاؤں کرن نصیحت دایم
 مہلا نیل اہاندا بیٹا بے حد حسن رکھاندا
 خلقت مشرق مغرب والی کرن زیارت آئی
 کئی فرزند پیچھے چھڈاں بھی چھوڑی دنیا قافی
 سب بھایاں وچہ قدروں عالی ظاہر دین وسیلے

مطابق عادت خلق چو فیروز تختے لے کر آئے
 صورت ہلائی بناون فرزند میں دے پاروں
 رفتہ رفتہ عالم اندر رسم گئی ہو جاری
 گمراہاں دے دیں اندھیرے کفر سیاہی پائی
 وعظمتیاں اثر نہ کر دی گئے بولے اندھے!
 کہتے نبی شہید کھاراں ولیاں انت نہ کاٹی
 مانگے گئے جو راہ الدیر ہو راں وانگے مردے
 مر گئے موت آدن یقیں پہلاں عشق جنہاں آیا
 خاص کلام قرآن پیارا دتے شان تنہاں دی
 دوست رب یاں خوف نہ کوئی نہ غم انہاں تائیں
 حرم وصلہ دی وانگے نزد سے تلخی مکن دیندی
 چونکہ بھلا مونا تازہ بے درد ال دے بھانے
 وحدت دے دریاد اتار واپنا آپ نہ پائے
 اول آخر ظاہر باطن اکو سبق پکا ون

دوروں آدن خالی جاون نہ ہلائیں دساوے
 اثر شیطان دلا نوچہ پاوے پوچن بٹ پیاروں
 اخروح نام ادریں اس قوموں کرے پیادہ ی
 مہرازل دی طے تائیں آپ خد او تد لائی
 ہور کے کد طاقت ہوئی کفروں توڑے جدے
 بیہیتاں مہولل دل مے دنیا نیرت لائی
 کھاندے پندے میر کرید و مل ندیوچہ ترے
 رضائی دھیر دم رامنی ہو خیال بھلا یا
 رب رامنی او رب پر رامنی قسمت واہ انہاندی
 نفس اپنے دے دشمن ہو کے نیاں رب رضائیں
 آہیں شوق ملن القیے تن من سب جلیندی
 اپنے جیہا سمجھ انہاں نول راز کیا پھر پانے
 میح ہو یا جس کا اللہ اکا اللہ گیا سملے
 ہور میں یقیں نور الہی ملوے نظری آدن

بیان حضرت ادریس علیہ السلام

وعظمتیوں کوڑ بتاں نول لوگ ایمان لیاے
 ادریں پڑھا دن جیتے پاروں نام ہوئی مشہوری
 کرن عبادت پاک بے دی بے حد درجہ پائے
 کہن فرشتے پاک الا ہادیہ اجازت جائے
 حق سناون تے سمجھاون مہلت حکم ربانے
 پیران سیون کارا انہاندی مونہوں ذکر کراون
 اک دن ملک الموتے اپنا آدم بھیجے بنایا

بے نصیب ازل دے جیہے ہن نہ مول ہٹائے
 معجزہ علم نجوم انہاں دا سمجھو خاص ضروری
 عمل انہاں اسمائاں اُپر بدل بن جائے!
 ادریں نیمبر دوست تیرے ایسے مارت جائے
 سورت مریم ذکر انہاندا صفت لکھی قرآنے
 محنت تائیں لین کسے نہیں نہ احسان جتاون
 مانگ مسافر امرا ہوں دروازے پر آیا

روئے دار بنمیر رب ما جنوں کھانا آوے
 قدم اُپر کھ قدم مسافر رہا عبادت کرنا
 اور میں دیتی تھی میں مسافر چل جنگل نول جانیے
 حضرت کہیں قل حق ملاول کھا وارت نہ کھانا
 چل دیاں باغ یا اک نظری سن انگور دسلے
 اگے عاتق سے بکری ڈٹھی گھے ذوق کر کھائیے
 تن دل ل کر دو توں تھو سے شک نہی نول پیا
 گھے مسافر میں فرشتہ عزرائیل بلا دل
 ملک الموت کہے رب مکمل میں ہی کھانا ملنا
 عزرائیل کہہ نہیں تیری جان نکالو آیا
 تن دل مل نول ساتھ میرے نول حضرت کے فرمایا
 ملک الموت کہہ کل روحاں قبض کراں میں انہیں
 جس دی موت آوے رب طرفوں میں کرتے کھانا
 کہن حضرت تال یا سینا سال دین جسے موت پیا
 کمال عبادت بہت رہی دی ہجے شوق ہوایا
 یا رب دلیریاں باتاں جائیں فرشتے عرض کرایا
 کتھ میں جان جیوں یاہ راضی میں راضی فرمایا
 عزرائیل دعا پیر کر داخلاق مالک میرے
 مردہ جنتہ رب زندہ کیتا اوریس بنمیر والا
 اوریں نہی نول کہے فرشتہ جان کنداں دا حال
 اوریں نہی فرمایا جیوں کر ہر توں پیراں تائیں
 کہہ ملک الموت منوں ہے قسم خداوند والی
 حضرت کہہ عزرائیل بلبل دوزخ دل جانوال

حضرت دین مسافر تائیں نہیں مسافر کھاوے
 سخت ہوئے حیران بنمیر وکھن جان نل پڑھا
 تھ دیاں راہوں کٹک دسائی کہے مسافر کھائیے
 طلب حلام کریں جن کیوں نول پل باگیر سے پانا
 کھاوے قصہ مسافر کر دا حضرت خج کرانے
 کہن حضرت ایہ چیز بیگانی ناہیں کھانی چاہیے
 واسطے پاک سبے دے دین کون کوئی دین کہنا
 نکالیں جان جہان دی توں حضرت اس نراون
 حضرت کہن میرے دل آبول سنگل موت بہاتاں
 کرن زیارت تیری کیا سو میں مطلب پایا
 انہاں دنوں وہ بھی توں کتے ذائقہ موت کھایا
 بندہ اندے اتھا نوچہ رستی قابو ہو سکے جیوں
 میں اندر میں کراں میں دوست جانیں سچیاں قالال
 پکڑاں عبرت دیکھ زندہ نول خوت کھاں حق تعالیٰ
 ملک الموت کہے بن مکمل وقل نہ میرا آیا
 چاہے موت بنمیر تیرا حکم اللہ فرمایا
 کتھ میں جان جیوں نہی دی حکم بحسب السایا
 کز نہ اندر میں بنمیر کر فضلہ اندے پھیرے
 دھا متلو فرشتے ہوئی کی شکل حق تعالیٰ
 کیوں کر نظری آیات منوں میں بحید نرالا
 اتاری کھل زندے دی جائے سمجھ اندازہ پائیں
 حضرت تیری بہت کھالی میں ہے جان نکالی
 نوت خدا دا طرہ ہے زیادہ عبادت بہت کرا نول

حکم رہے تھے لے فرشتہ دوزخ پاس لیجاندا
حضرت کہندے عزرائیل جنت بھی دکھلائیں
عزرائیل جنت دے بوئے حکموں لے کر آیا
اُن دوزخ دی گئی میرا دل تے جسگر جلایا
کہے فرشتہ عہد کریں قل جے کر واپس آون
ادریں نبی کر عہد ٹھہرایا واپس پھر کر آنے
لکھ دروازہ حبیب مڑ آون جوڑا اپنا چاؤن
عزرائیل آوازاں مارن یا حضرت ہن آئیں
کل نفس ذالقتہ الموت حضرت آکھ سنایا
مرگ جلتے جو رب فرمائے نہیں نکالیا جاسی
کہن حضرت کیل عزرائیل منوں باہر نکالیں
جہ تک نبی محمد مہرور جنت ماسن ناہیں
عزرائیل میرا سسلہ اہو وسیلہ کہساں
غلمان بھی ہیں رہند ایتھے سمجھ منوں غلاموں
رب فرمایا عزرائیل رہن دیویں اس تائیں
پچھیا ولاد ادریں نبی دی جبروں کسے زاری
بن انسان آیا پھر شیطان بت بنا کر دیندا
گئے اس زمانے مشرک پھر اس بت پوجاؤن

جتنے ست ہر دوزخ واسے ہر اک جگہ دکھاندا
کراں عبارت بہت زیادہ شوق چاہیں
حضرت کہن نزع دی تلخی سال ڈاھڈا گھیرایا
اک پیالا پانی جنت، مینواں دل وچسرایا
حکم رہے تھے اندر جا کر کسے پیون کھاؤن
طوبے میٹھ اتار یا جوڑا جنت لکھ سدھانے
پھر جنت وچہ جا کر حضرت درختاں پر چڑھاؤن
آؤ دیر نہ لاؤ ہر گز پھوڑیں جنت جاہیں
موت ترہ ہاں میں کچھ میٹھا نرکوں تر گئے آیا
نہ تکلف تے نہ غم اس نول جو چاہے سوکھای
عزرائیل کہے یا حضرت ابجے نہ جنت بھالیں
حرام جنت کل فیماں آپ حکم خداوند سائیں
اس مالک امت اس دے دامو کھادام رہیا
دور نہ جنت پاک محمد شاناں باہجہ بیانون
دور فتنہ اسال اٹھایا کھانا علیا جاسیں
باپ پیارا کسے کٹارا کول کسے غم خزاری
بہن صورت ادریں نبی دی صرف بات کیرت را
چار سو برسے بعد اس عمرے حضرت نوح پھر کون

بیان حضرت نوح علیہ السلام

بیان شکرنام انہاں دا پھر نوح لوک بلاؤن!
بھجیا میں سپہ رب ذابا نوح قومیں وچہ آیا
کل زمانہ سپر اتنی ایمان لیاؤن ماسے

نوح دے مئے ناری ہون ناری بہت کراؤن
ساٹھے نو سو برس انہاں وچہ وعظ کلام سنایا
ہر پہاڑے آپ پہاڑے چڑھ کر کسے پکاسے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَعْبُودٌ رَبُّ سَوَائِي !
 مشرق مغرب کل عالم وجہ پہنچ آواز ازل جاوے
 اک دن گردن حضرت اندر رتا پا کچھاوے
 ہوش آئی تے پاک ربے نول حضرت عرض سناندا
 بڑے بڑے جو کافر ظالم اندر قوم انہاں دے
 نشان تبت کی وجہ تیرے تیرے تیرا کیہا !
 لوگ فریب کینے عاجز مجلس تیری بہندے
 حضرت کہن عدالت ربی منکر ملن منراہیں
 کسے غریباں رحمت بخشش ہون معاف خطاں
 رہا حکم سادوں برے اجر سنگاں کچھ نایاں !
 اسے اللہ میں انہاں بلا نواں تے ایہ جان پر یسے
 اک دن رب حکم سادوں منکر مار کر اودن
 بیوی منکر کے نبی دی مارو نہیں دیوانے !
 ہو کر تلک پھر کہن بے نول کھاں انہاں تھیں رازاں
 دعا منظور ہوئی دربار سے وحی پیغام لیا یا !
 اک سالہ رکھ پٹ کھلاؤ جاں پہرہ بوسہ دیہاڑن
 بیس برس وجہ قوم کفار دل جتیاں کوئی نایاں
 بیس برس دے پھول جھمت کٹا دخت چراون
 کہن حضرت قیس ٹھٹھا کر دے اسیں بھی ٹھٹھا کرناں
 جد دل تیار ہوئی پھر کشتی ہو یا حکم رہا ناں
 کھانا دانتہ لوتے دھڑاں ہر اک جنس رکھاناں
 حکم رہے تھیں ظاہر ہو یا نکلیاں مینول پانی !
 پانی اک تنور سے وچول جو نول باہر آوے

انا رسول اللہ میں رسول خسراے
 کیں منکر انگلاں پاوے مارن کارن آوے
 اس تکلفوں تن دن تائیں حضرت ہوش نہ پاوے
 دن تے رات اس قوم اپنی نول میں یہاں بھاندا
 تول بھی ساڈے جہاد میں خوبی کیا ساندے
 کھانا پینا کم کریندا بالکل ساڈے جیہا !
 تیرے اتے انہاں دے اندر کیا نہ رگی کہندے
 فقاہوں آپ بچاتے ہیں نول اودہ رحمت ستائیں
 نمائندانی سردار غرور وول چاہے کسے منراہیں
 چودھیں طبقیں رازق سب دا جیہاں میں تائیں
 سخت ایذا میں دیوانہ نول من حکم تیرے
 خون بدن تھیں کپڑے سارے لا لڑاں لہساوے
 کھلا کلیاں پاتاں کر داناں قتل نکالے
 منکر اک نہ چھوڑیں زندہ کننا غرق کف رازاں
 کارن کشتی رکھ لگاؤں اللہ نے نسر مایا !
 کٹ تیار کرو پھر کشتی حکم جیول جیول آوے
 نامان سب بالغ ہوئے حکمت سی رب سائیں
 دیکھن کشتی بن دی کافر ٹھٹھے بہت کراوے !
 جلدی بلبلہ بالترگے عذاب آوے جاں مرشاں
 درندہ پند چوپائے ہر تھے جوڑا اُپر چڑھا ناں
 پیغمبر رب دار کھے حکموں جو حکم رہا ناں !
 اہل ایمان چڑھے سب کشتی ڈھکی غصیب نشانی
 آپول مارن بے حد برے منکر موت مساوی

بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّبُّہَا وَ مُحَمَّدٌ رَّبُّہَا نَزَّ مِنْ طَہْمَن زَبَانِ !
 یارب سائیں اسال بچائیں سنگن پیٹے دعائیں !
 اُس کشتی نول فخر ہزدگی زینت ملی سفر دی !
 کنگان بیٹے نول حضرت کہندے کشتی اندر آئیں
 حضرت کہن عذاب الامل ہرگز بچیں ناپیں !
 کوئی نہیں اچ بچاؤن والا ہا بھول حق تعالیٰ !
 رب فرمایا مینہ برسایا ابرو نول کھول دہانے !
 کنگان بیٹا پھر حضرت نوح داپڑے بلند پائے
 پاک خداوند حضرت تائیں ڈبدا پت دکھایا !
 تیرے اہل بچا ساں نسلوں مردا بیٹا میرا !
 رب فرمایا تول نہ جانے کہو نہ میرے تائیں
 تا فرمان ایہ بیٹا تیرا خالی گیا ایسا نول
 اُس طوفان پانی دے اندر ڈب گئی قوم کفائل
 حضرت کہنا خالق سائیں مینوں دیدہ پستایں
 جے کر رحم نہ بخشیں مینوں میں نقصان اٹھانوں
 زمین آسمان مکم کر تیدا اللہ پاک جہانوں !
 جو دی نام پہاڑے لگی کشتی نام دیارے
 رب فرمایا رہیں سلامت برکت کراں دھیرے
 آدم ثانی نوح نبی داپھل نسل بہسانے
 اکثر قدم شیطال پر ٹڑے بُت پرستی کرنے

ایسے سرفرل چلے کشتی ایسوں کھڑی کرانی !
 ہا بھو عبادت کار نہ کوئی پٹھدے حمد ثنائیں !
 وانگ پہاڑاں عظمت موحول بھٹال لیکے تڑی
 کسے آبانہ نوح پانی داپڑھاں پہاڑا چائیں
 مدد کرے ٹھٹھٹے کھٹرا غرق کرے جس تائیں
 جس پر فضل کرے گا کہے اُد ہو قسمت والا !
 دتے چلاز میں تھیں پٹھے پانی پھرے جہانے
 پانی اُتجا گیا پہاڑوں چال گزر تارے
 حضرت دیکھو کہیاد میرے وعدہ تھہکرایا
 کر کے فضل بچاؤں اسلوں فضل چاہیہا تیرا
 منع کراں میں کراں نصیحت جاہل مویں تائیں
 اہل کیا جو ٹھکر ہویا چلیا قدم شیطانوں
 ڈب تویا کنگان نبی دامت دتیاں ہاراں
 علم تیرے نول میں نہ جاتاں دخل دیاں ٹر تائیں
 بھلیاں بھل کرم کر بخشیں ہر دم رحمت چاہوں
 لے زینے پی جا پانی دہو میں آسمانوں
 اُتیا پور پوری دابھرا بھجے ٹھکر گئے
 بہت بڑھانواں نسل تیری نول دھے چار پورے
 حضرت نوح دی بعد وفاتوں پھر گئے ہونے
 حضرت ہود آئے رب حکم انہاں پہ پڑھدے

بیان حضرت ہود علیہ السلام

حضرت ہود خداوند بھیجا عاقبتیں وجہ آنے
 قوم اپنی نول حضرت کہندے عبادت کرو خداے

حاکم اُس دے باز بھرنے کوئی ہر تہا ڈا آ یا
 نصیحت کرن بلاون اُنہاں طرفے خالق باری
 بہیم بندی اتے درازی دے طاقت آزمائے
 چار سو گز جو بہت لمبے سن دو سو گز جو وچلے
 قوم کہے نہ پاس اساتے قل کوئی سستہ لیا یا
 کہن حضرت جو حکم سناواں سنگاں تر مزدوی
 ٹیپاں اُچیاں محل بناؤ کر مضبوط وچاواں
 دیندے دچہ شغلاں بے کے منافع عمر گواوا
 نہراں باغ زمین تے چشمے مال عورت فرزند
 سخت عذاب تہا دے پارول ہن رال بٹنے
 دین جواب پیغمبر تائیں اسیں برابر جاناں !
 باپ دادے دے رستے ٹنڈا ڈٹھا جویں اُنہاں
 رب رسولی حکم نہ منے قحط پیا جگ سارے
 ریت سُرخ رنگ ٹہا اُچا جاکھ برکت والی
 دعا بارش نول جاون او تھے قوم کفار مکاے
 حاکم مؤمن کہے اُنہاں نول ایمان ہی تے لیاؤ
 پاس نہ ہور جانواں گے ہر گز تنور اکھٹا نوال
 لگے فیر دعائیں منگن بدل ظلم ہر آون !
 غیب آوازہ اُنہاں آ یا ابر پسند کراؤ
 بل سیاہ پسند کراون ہاؤنے نال نہاں دے
 وہب بن فہم فرماون ریح العقیقہ ہوا ہے
 شتر ہزار فرشتے اُس پر محافظ ہن سدا ہن
 گنگاں وائگ پہاڑ اُسے زمین میں اسمائاں

جھوٹے موت جہانم سے تائیں ہے کر رب پوجایا
 رکھو یاد جو حضرت نوح دے بعد تہاں سدا ہی
 کرنا یاد احسان خداوند شاہد بھلا ہوجائے
 خالق خلقت حبیب بنائی شتر گز جو پھسلے
 اپنے مہوداں کیوں پھوڑاں تیرے کہے سنایا
 بلہ دینی الدین علی سینو بات مزوری
 اونڈیاں جانڈیاں کرو منرا خالقی نہیں سناواں
 کیا ہمیشہ زندے رہو فزول بڑے سداؤ
 شکر کرو جس دتے خالق ہے ہوا نش منداں
 جے نہ رب دے حکم قبولے دوزخ من ٹکانے
 سمجھاویں یا نہ سمجھاویں ہے اسال بٹ پوجانا
 چمکے تیرے ادھ لگ جاملن ہوئے خوف جہانول
 تن برس بند بارش ہوئی جاون پیش نہ چلے
 وچہ معیت جاون او تھے کرم کہے رب عالی
 حاکم اُس جگہ دے پاسول اجازت طلب گارے
 بارش بدے قہر نہ آوے عرضاں ہو سناؤ
 کراں دعائیں خود اس جائیں ساتھ پر پوجاواں
 قبلے طرفوں پٹھے کالے سُرخ رنگ دساون
 چٹا کالا لال تمامی جس چاہوئے جساؤ
 بے چلے خوش ہون بٹھے مندے لکھ جہانمے
 شتر ہزار زنجیروں بدھی زمین ستویں اُس جا ہے
 قیامت دے دن پھوٹن مسنون حکم اسماں
 نشاہ کہے گی ہر اک تائیں رہن نہ نام نشاں

ایسا پھوک جو وہ کرنا دے اس قدر بھوکے
 تَا تُو تَزَا عَارِضٌ مُّطْمَئِنٌّ بَارِئٌ آتِی
 ہوئی پہلی بدل دیوں ہوا جہول سی وگی
 ٹھہر و ذرا کیا پھر حضرت مر سوا سزایاں
 اک طرفے ہو رہندے سائے نشان میں دن
 کہن ہوا کی کوسے اساتوں کتھو بندی شکستہ آئے
 سخت آواز آئی اک ایسی بل ہی زور ہواؤں
 کوئی نہ بچیا قوم کفساروں نافرمان نبی را
 حضرت مؤمن جمع کر کے ایک چو طرفل باری
 نور الہی مؤمن اندر سینہ روشن کوردا
 هُنْ كَانَ اللَّهُ لَهُ الدَّجَسُ دَا هُوَ
 دے دے نہ بڑے ہرگز مضم نہ کر دی بھی
 تَا تُو بَلِیٰ کِیہا میثاقوں ہن بھی ہاں ہاں کرے
 رب رسول حق جنہا ندے دلوجہ ڈیرا لایا
 کر کچھ ذکر نبیاں سدا اجر رہے تھیں منگال
 بعد اک عرصے ہو رہی نے پیتا اہل پیالہ
 حوڑی مدت پھول حلقہ ہوئی بہت بادی
 شیطان ہمیشہ بندیاں دشمن اثر دلال پہ پایا

سوائے تھیں جتنی شکستہ اپنا نہا ندے آئے
 جلدی منگو جو اوہ ایہ ہے کہے جناب الہی
 اسکن حضرت ہوا دیکھیں ٹھنڈ ہواؤں لگی
 مستدیاں سارا وہ تلے پلٹے جھپٹا تو چکھایاں
 طرفال عن پیار کا وٹ پتے زناں بیٹھا وین
 شکستہ تے منکر ظالم نہ سن خوف خدائے
 کڈھ بنیادوں محل درختاں کر دی مغم مفاؤل
 رہے امن و پیر مؤمن سائے جنہاں نیک عقید
 اثر مولد کے نہ پایا حق وعدے رب باری
 برکت اس دی با پھر رہے تھیں ہوراں تھیں ٹھہرا
 کان کل کوا سب کوئی اسل داپریا
 ملیا حضرت حق جنہاں نول انہاں قسمت اچھی
 نور ایمان انہا ندی بھالیں یا سے وجہ گھرے
 اوہ دل عرش اللہ دانیال پردل تھو نہ آیا
 طہیل پیاریاں بخشے مینول کہندا ناہیں سنگال
 مؤمن رورق دفن کرادون سخت جبرائی حالہ
 قوم نمود بڑی شکستہ رہے سن بڑے فساد
 بت پرستی پکڑی طاقت صالح پیغمبر آیا

بیان حضرت صالح علیہ السلام

کو پیغمبر بھیجا صالح اللہ نے فرمایا
 کہتا نہ کوئی پڑ جالائے با پھر خداوند سائیں
 حکم امانت خالق دانہ کی زیادہ کرساں

بھائی انہا ندے پاس انہا ندے ساٹا حکم سنایا
 واحد اوہ شریک نہ کوئی چھوڑو ہوراں تائیں
 پیغام پہنچا وین دی مزدوری اپر تسان دھراں

فرمایا دن پہلے نرخی رنگ ٹوہناں پر آنے
 فرماوا میں کیوں مرساں پھر حضرت فرماون
 حضرت صالح تھیں سن منکر گہرا کھوہ پٹا ون
 پار چے کر پاس سر پہ لے کیں روٹی پاندے
 جیوں نشان بتائے حضرت سج سج اوہ ہر پائے
 غضب الہی نازل ہوا وحی فرشتہ آیا
 یسوع ناری اک جبرائیلے مرگئی قوم کفاری!
 شہر پھر وجہ ڈگے ہونے دیکھن لوک مکاناں
 اہل ایماناں بعد ازاں فضل رب بچائے
 حضرت صالح حکم دے تھیں شہرستان سپہ آئے
 دوست رب نامہ بقاء یہ اتھے کر کے پوری
 جامع مسجد سی بنوائی اس دی راہی باہی
 بعد ازاں کج مدت بچوں خلق بہتری ہوئی
 نمرود ہوا وجہ شاہ زمانے جن راج جو نیرے
 کوہ جس بن بابل کہند رکھے تخت ایتھائیں
 اس ظالم تے قوم اس دیل رب خلیل پچا یا!

دن دوسرے منہ زرد ہو گیا سیاہ تیسے ہو جائے
 جبرائیل دی اگت پھول جاناں نکل جا ون
 ہمراہ زناں فرزند لکڑاں دھڑا تر جاون
 اس تھیں مٹی اوہ پیچ نہ جانے سن تدبیر وڈا نڈے
 دن تیسے حضرت نول مارن گھر حضرت ڈے آئے
 بھت دیواناں گھراں ہلایاں ہر اک باہر کڈھایا
 سر کے مٹی رل گئے ظالم پائے تہر تہساری
 رب منظور نشانی رکن عبرت اہل ایماناں
 حب نبیاندی رکن والا کتے نہیں غم کھائے
 شام ملک سپر اہل ایماناں آکر ڈیرے لائے
 گئے جہاں بقائے اندر بستے جان ضروری
 کرجانہ دفن کیتا سی مسالح ہی الہی!
 بت پرستی دیول خلقت شیطان ظالم ڈھوئی
 قوت شوکت شمت شکر رکھے بہت وڈیرے
 آکھے فخر وں اہل ب ہیں ہی سجدہ کروا سائیں
 ذکر مبارک کراں اُنہا نڈا چوں کر لکھیا پایا!

بیان حضرت ابراہیم علیہ السلام!

وہ پہری شاہ نمرود سے نغم ساہو رہندے
 تباہ ہو دے گا اس دے ستھوں راج حکم سب جائے
 کہن بخرمی تن دن تائیں ہوسی ہودن والا
 گمراں کوشش گئی بے فائدہ ہوراں دخل کیانی
 کہے بخرمیاں تن دن پھیلو لیا دقت یا تاہیں

پیٹ مانی اک لڑکا آئے بخرمی پھول کہندے
 کہند اکثر تک پیٹ مانی وجہ پشت بدبو تھیں آئے
 شاہ نمرود آدہ تن دن تا کر کردا بہت سمجھا لایا
 پیٹ مانی وجہ آگیا لڑکا ڈھکے ڈھو خد رانی
 کہن بخرمی کیا کہے نہ چلیاں تیں وایں!

حکم کرے شاہ حلال دالیاں پیچھے بڑھ جان
 مان حضرت نور محل نہ ظاہر کیا خالق سائیں
 وقت اُس اندر بستے لٹکے اسے گئے بچا اسے
 جس خاں سے دھڑکیاں حضرت نور دل نشین ہوئی
 غار تو نہیں پر پتھر دھبہ گرد و زری گھر نور کی
 در و در پہلے تھیں اک دن دیکھیں آئی
 پکڑا اٹھایا سینے لایا اجڑوں اک بھائی
 مرقع پاکر شہادے دیکھ خوشی تھیں آئے
 والد ابلاں ہم نہی دے اک دن بی بی کہندی !
 بیٹا تیرا غار پارے چلے تیروں دکھلائے
 خوش غمیری سن باپ حضرت داہنگل اندر آیا
 اک دن لہی مانی تائیں حضرت نے فرمایا
 مانی کہی باپ تیرا ہے رب میرا جو آیا
 نمرود شاہے دا ہے رب کپڑا حضرت کے فرمایا
 اُس زمانے تاریاں یوں سورج بٹ پڑ جائے
 کر مشرب نہ تاریاں طرے سجدہ کرن پڑ جائے
 جہول ستارہ قائب ہو یا کہن نہاد رب میرا
 چند اسمائے چلیمیا جس دم جان تیو لگایا !
 غائب چند ہو یا مال نظروں کھاون قسم الہی
 چمکیا سورج دیکھ حضرت نے دے خیال ڈرایا
 بہت بڑا ایہ سول ظاہر تیزی نور دسایا
 قوم میری میں بہت بیزاری پوساں شرک کما یا
 مال ہزار گئے در باسے نیل لیلی الہی !

زندہ ہرگز نہ دیکھیا کل داسے جا دن !
 جو کرنا اُس ہوناں او ہوگون روکے اُس تائیں
 وقت غیبے مانی حضرت آجاندی در چہ فارے
 چان دیکھ لپٹیا کپڑے دیکھے ہو نہ کوئی !
 شاہ ظالم تھیں ڈر کر بی بی رکھیا بھیت بھائی
 دوا لگلاں درود شہدوں بھیراں شاہ کے چمکیا
 اونوں چوڑ گھراول آئی بھید نہ سمجھے کائی
 گز گیاں ست برساں یوں نہ کائے تے ہلے
 تیتول بان سناول خفی جو تھیرے دل رہندی
 ڈر نمرود دل ظاہر نہ کیتا ہی اُس گھر میں لیاٹے
 بہت پیار دل ساتھ خوشی ہے گھر دیو چہ لیا یا
 یا آئی من رنگ کون تیرا لب آ یا
 پیچھا باپ میرے رب کپڑا پھر نمرود سلایا
 چپ ہول بھرا مانی من کے کچھ جواب نہ آیا
 نمرود قائل ہی پڑا کرے پوجا رب نہ کائے
 ایہ رب ستارہ میرا حضرت دیکھ چکا رہے
 کدے دستہ کدے قائب ہو یا کہن رب او حیرا
 چند پوجا ریاں دیکھ حضرت نے بھیا ایہ رب آیا
 دکھائے جے رب راہ نہ سدا قوم راہ لگرا ہی
 پوجا ریاں سورج دیکھ کہن پھر ایہ رب میرا آیا
 غروب ہو یا پھر کہندے حضرت یہ بھی نہ رب آیا
 زیر اسماندا جو خاق میں ہے اُس پوجا یا
 نمرود تخت پر بیٹھا ڈٹا بہتی شکل سیاہی

صورتِ عربِ قلامِ کینزاں ملکہِ گردِ بنسایا
 ایہ خداوند ہے سچا نڈلاں نول میں جھکاؤں
 اس کرنی خلیل الہی کہندے مانی تائیں !
 قوم میری میں کمال ہدایت حضرت نے فرمایا
 رستہ سدا سبیر سے نے منہل ہے دکھلایا
 کہن اساتذہاں معبوداں نول محول کیوں کر دیا
 حضرت کہن نہیں ڈرتیاں طاقت کیا انتہائیں
 آرزو نام جواب نبی مابت اُس بڑا بنسایا
 قوم اپنی تے باپ اپنے فل حضرت کہن تہا کے
 کوئی جواب معقول نہ آوے آخر ایہ سنایا
 حضرت کہن انہاں نے ہر گز راہ توحید نہ پائے
 تن جواب حضرت سے پاسوں گئے کہن نکاسے
 کریں محول اساتذہ تائیں سچ بتا ندا
 زمین اسمائاں اندر جو کچھ سب بناؤں والا
 منہل قسم اُس ذات ربی دی کوئی تدبیر کراساں
 اک دن شرک خوشی منادوں کرن بتا ندا میللا
 میں بیمار بنی فرمایا پا منع فرماؤں والا
 رکھو کندھے ہتھیار اُدھر سے تے پھر اس کیادوں
 یت خانے دی پوجا والے کرن پوجا جاں آئے
 معبود اساتذہ توڑ گوائے کس ظالم واکارا
 ابلاہیم اسٹریاں بتاں ہے سی بڑا منسا ندا
 عدالت دیکھ لیا کر عین کیا ایہ سے کم تیرا
 نہیں اعتبار تے پھر انہاں و تن توڑن والا

دیں مانی کون کوئی ایہ مانی آکھ سنایا !
 اِر و گرد سب بندے اس سے اسوں میں بھگوان
 داد داد اس سے بندے شوشے کپڑے تھاپوں
 بت نہ پوجو پوجو رب نول میں جہاں بنسایا
 شریک نہ اُس سے ساتھ بناؤ ہے اُدھ واحد آیا
 بہت اینداریں تھکتائیں کیوں نہیں قول ڈردا
 سے کن جے ایہ تکلیقاں علم دیندار بے سائیں
 دو تہاں اکھا تو چہ بل لگا کے بنا سوار سمجایا
 قایم کیا تاتول دیشے پوجو آب بنا کے
 دادے باپ پوجیندے ساتھ سناں دیکھ پوجایا
 نقصان قلع بے جان تہاں تھیں کیا کس نے پائے
 قول کوئی تہا راہ لیا ندا ہر حیران پکار سے
 حضرت آکھن حق کلام ملہ میں کساں سنا ندا
 عبادت لایق دیاں گواہی اُدھالہ سر تعالے
 جہول انہاں تھیں غافل ہو سو بتاں توڑ گراساں
 باپ کہے چل اہما ہما منہا پس کوسلا با
 ساتھ ہتھیار توڑ سے بت چھوڑے اس سے پھر دیاں
 کیتی سوچ دے دچہ حضرت شاید نصیحت پاؤں
 دیکھ بے عزتی سخت انتہائی ہو حیران سناے
 بت توڑن دی قسم جہاں نے نئی کہن اسکا سا
 پیش کر داسی یہ عدالت ہر کوئی بل سنا ندا
 فرمایا ایہ توڑ سے ہرین جو سے دچہ روڈیرا
 کروٹی سے خود دتن گزریا اپنا حسالا

شرم کنول سر نیال کر کے کہن حضرت دیتا میں
 نہ نفع نقصان پہنچاؤں غائیہ کیا پوچھاؤں
 سمجھ گئے تبت اس نے کوشے تال پھر لہل سا یا
 ہو شرمندے آپس اندر کہن صلاح بنائیے
 وہ میدان جو طرف دیواراں کر مضبوط بناؤں
 اک جلاؤں کہ تدبیراں حضرت نول چہ پاؤں
 اسے اک ٹھنڈی ہو سلامت اللہ نے فرمایا
 حکم رہے تھیں علما بالین بنیاں باغ بہاراں
 بدعا مال زنجیر جو بڑ گئے بدن سلامت تارہ
 چشمہ کل ٹھنڈا پانی پاس حضرت دے آ یا
 میثاق اندر دست دیہاڑے ہی ہے اس جانیں
 قربانی نذر دیاں رب تیرے کہ ترو دنگیاں را
 کہن حضرت نرود ظالم نول رب قبول نہ کروا
 عزت دیکھ ہی دی پھر بھی نہ ایمان لیاے
 بیٹی سی نرود شاہی دی دیکھ ایمان لیسائی
 ایک نصیب جہان دے ہے سن کج ایمان لیاے
 سوا اپنے پھول حضرت پھوڑ وطن ٹر آئے
 جنائین الوجہ شہر اک آیا بندے نظری آؤں
 اسے کپڑے پہن غلافی ہے اک طرفے ہماندی
 غاوندی سریشوں پچھے آؤں جلاؤں ساکے
 با نقاب چہرے شہزادی غاوند لڑن آئی

نول خود جانے بول نہ سکن پچھئے کیا اتہا میں
 کرو عبادت و امد خاق پھر حضرت فرماؤں
 بے انصاف نہیں شک نول میں حضرت نول فرمایا
 معبوداں اپنیال کہیے مذد ابراہیم جلائیے
 نرودی قوم اتقا نول پاس نول بالین نول جلاؤں
 دیکھ یہ حالت کل ملا یک سجود رب کراؤں
 آپرا براہیم ہی دے حکم الہی آ یا
 حضرت بیٹھے جنت اندر کل کھڑے گزاراں
 کس نول طاقت اتنی رحمت لکھے کرازارہ
 نہ گھبراؤں پاس فرشتہ حکم رب پچایا
 ہو میراں ہے سب کافر و کاشان جہان میں را
 جہان راگاں راہ رب ساس نے ذبح کرا یا
 باطل اپنا مذہب نے چھوڑیں رہیں جہنم سڑا
 بے نصیب نول دے کافر سمجھن نہ سمجھائے
 پٹھایا کہ حضرت اسنول رحمت تو نویں سائی
 ہتھ ہدایت پاک ربیدے جنوں راہ دکھلائے
 عشق رہے و چہ مال پو دولت خویش عزیز بھلائے
 بہت ہجوم کٹھی جاندی انہاں طرف سدھاؤں
 پیچھا حضرت کہن گئے دو ہی شاہی جو رکھانندی
 مل کر حضرت ساتھ اہان دے بیٹھے ایک کناے
 منہ حضرت دیکھ کہے پھر مریاں لوڑ نہ کائی

رسم مطابق شاہ شاہ نے دو مال عقد پڑھایا

کچھ دن رہ کر حرم بیتاں شرف شام سر دھایا

بیان رہائش کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا شہر فلسطین میں

مصر شہر و حاکم ظالم عداس دی جاں آون !
 شاہ سقیال جاں سُن بی بی دا مجلس طلب کراندا
 پاک خداوند پرزہ پا کر حضرت حال دکھایا
 چامیا پھر دو بارہ پکڑاں رب زمین دھسایا
 بی بی نول قراون لگا تیری عظمت عالی !
 ویتال وائک اگل تہی سبیل سمجھا لگایں دیتے
 تیک ڈٹھی حال نیت اُس دی بی بی بات بتائی
 طلب کیا حضرت تائیں کہنا بخش خطائیں
 جبرائیل الہول آیا بعد سلام سنایا !
 سُن کر حکم شاہی چھڑ دیندا رحمہ نی نول آیا
 دعا حضرت بخش صحت پائی کھ کرے شکرانہ
 حضرت کے اس راہ آون بخش شاہ ہر ایتال پایاں
 ہر بھی حکمت حضرت تائیں ملتی سی سلطان
 بی بی ہاجرہ سارہ خاتون حضرت دہاں لیجان
 ابراہیم بی فرمایا سائوں رب دکھایا !
 اک دن خوشنول حضرت تائیں راہ خاتون بی بی
 فلسطین شہر دے اندر لگے حضرت رہے
 بیت المقدس بن جس باگھر قبلہ رب بنایا
 اسے تحلیل تیرا ایہ قبلہ تے قبلہ سب نبیاں
 پھر بابل وچہ جا کر حضرت رب دا حکم سنایا
 میں پیشیز بھیجا رب دا منول حکم رہانا

پکڑا پائی دوہاں تائیں شاہ سے پاس ہنپا ورن
 کسے علیحدہ حضرت پاسول تلوت طرت لیجاندا
 ستمند لاندہ کچا دل بی بی بازو رب سکایا !
 کوڈیاں تیک گیا دھس دھس دھس دھس نور گویا
 میری توبہ کھ لکھ واری بخش دے رب والی
 محل جوائے میں کر بیٹھا کریں معاف تفتھے !
 خاوند میرا دوست رب دا بٹا کہہ کرے دعا
 حضرت کہن نہیں دل میرے ہے تہا لہ نہائیں
 بادشاہی تہیہ دے جے کر کرو معاف بتایا
 ادھی چھوڑ دتی اُس شاہ نول دخل کو بھی پہنچایا
 خدمت سارہ ہاجرہ بخشی جس دیاں عالی شان
 طفیل بی بی سے ہر حور اتال اللہ پاک بچایاں
 نالے حاجرہ ٹوٹن مانی اس راہول تھہ آنی
 راہ کنعان اندر پھر مارا گزر بحال ستارون
 پردہ جو دھیر تیرے میرے کے فضل اٹھایا !
 ہاجرہ بی بی بخشی تینول کہندی نیک لیبی !
 ہر اک تائیں حکم ربیدے گئے حضرت کہنے !
 حکم بے بخش جبرائیلے پھر اک دکھایا !
 رب فرمایا کریں ہدایت نرو دے قریں بھیال
 نہیں پوچھا سے لائق کوئی باہمول ببتایا
 نرو دیکھانہ حاجت رب دی اسمان پرینا

کراں لڑائی مار تیرے رب قبضے کراں خدائی
 طرقت اسمائے تیر چلایا تیر واپس پھر آیا
 سمجھیا مطلب پورا ہوا طرقت زین دے آندا
 کہن نکالے ابراہیمال مار لیا رب تیرا
 حضرت کیا رب میرا نہ ہرگز مرے کدائیں
 مزد دیکھے کہو رب اپنے نول سے کچھ ہے وڈیاٹی
 حضرت کیا فوج نکالیں زور اپنا از مالوں
 شہد کھ فوج اسوار زرہ لاوچہ میداتے آون
 ہر اسوار اپر آمدے مجھڑ ٹناک چیلاندا
 مجھڑ اک کمزور اپاچ جو سی شاہ سمجھنا ندا
 سوانیتہ دن تے راتیں مغتر اسے نول کھاندا
 کرن ہدایت ہر ہر تائیں حضرت واپس آئے
 کرباں والی رات مبارک نور حضور پیارا
 نور المعبود خواہش بی بی سارہ تائیں آئی
 نہ سہمی سی شکر ہر دم میری دولت کئی
 نور نبی جس لیانا یں چین کیوں اس آئے
 با بھول نور نہ سینہ روشن با بھول نور انور
 ایہ نور ایمان دلال وجہ عشق حضور لگاندا
 غوث قطب ادایا تمامی نور وں با بھول کائے
 نور الہی چمکے دل وجہ دنیا حرص مٹائے
 موٹاں دلتل نورال اقول جوین شروع کلاماں
 انسوس اس نور وں سارہ بی بی بھول مینہ سارہ
 نول تیشہ گزرن پھول حضرت اعلیٰ

کو تیر لگا پھر چڑھنے کر کے مغتر کھیلائی
 خون آلودہ کر کے خالق پھر اس نول دکھلایا
 کو تیر خوشی تھیں اتنے سببے نہیں سمجھاندا
 بھریا تیر ہودا دیکھیں زور بڑا ہن میرا
 دایم تاہم با بھونہ اس سے رسی کوئی سدائیں
 فوج گھلے دل میریاں فوجاں آکھیں کرے طانی
 میرے رب ہی فوج آکھیں نول نہ تاب لیانوں
 شہد مکھ مجھڑ بھیا رب نے اک اک اپر دھادون
 گوشت پوست تے رگ آنتاں ہڈیاں بھی بھاندا
 ران اپر مزد دے بیٹھا پھر نک اندر بھاندا
 نوکر پر مار کر بندے ماریدا مرجا ہدا
 خوشیاں کردی سارہ خاتون اہل سمجھے ہمسائے
 ہاجوہ دے وجہ شکے آیا جا گیا بخت ستارا
 نہ ملنے تھیں رنجی ہوئی ہو نہ بھائے کاٹی
 ہاجوہ لٹی امانت میری تے میں طالع بٹی
 گھڑی شکے کئی سالان دانگول جیوئی بھانپائے
 جس گھٹ نور نہ ظاہر ہو یا کفروں لگے جتھے
 گریہ زاری سے وجہ خمرال جاتدا وقت دیہاندا
 نور وں با بھونہ سوئی سالک کسے مراتب پائے
 نقش آماں تہر شیطا نول ایہ نور بچلے
 حلے نکھال پاکہ نبیاں بناں غلام غلاماں
 رہی نہ خالی بہت افسوس آخر مقصد پایا
 وجہ جہان پیدائش پانی پانی خوشی غلبے

دیکھیا بی بی سارہ خاتون جال اوہ نور خزانہ
 جھلیا جاتے نہ غم تہیں حضرت کہے سنا کے
 مٹول پھر ایہ نظر نہ آئے شاید ہے جھوڑواں
 آیا حکم ہے مامری کر یو خاتون سارہ
 من رضا الہی حضرت پھر دو اونٹ منگائے
 دو بے آپر خود پڑھ جانے کے کچھ سچ لائے
 اسماعیل تے ہاجرہ تاہیں جھوڑاں جاگھ آون
 صفامروہ پر ڈھونڈن پانی دوڑ ڈھونڈے مٹول
 پانی باہجہ ترفندی تہی لے نہ خالی آئے
 لکھ شکرانہ پڑھدی بی بی دیکھ پتر دیاں تھان
 اک دن رب سبب بنایا بڑے سوداگر آئے
 لے جانے بی بی ہاسول انہاں ڈیرے لائے
 ہاجرہ اسماعیل جدائی کیتا تنگ خلیسے
 ایسے لور آون تے جادو وقت گزرتے آون
 پاک بیتاں تھوڑا تھوڑا ذکر کراں دل کروا

دھیرے لگ بی بی پیٹنے مٹول کر پتر نہ
 بیاتے بیٹے دی مانی جھل جھوڑو جا کے
 ردون لگے کن بنی خزانے یارب کیا کر لیاں
 جھول ایدرائی اسیں ہی راضی کر یو عذر نہ چارہ
 اسماعیل تے ہاجرہ بی بی آپساک پڑھائے
 ان جن جاگھ غامد کعبہ ایتھے حضرت آئے
 بی بی ختم ہریا جال پانی پانی کتے نہ پاون
 جھوڑاں جھل اسماعیلے دیہ آفات ہزاراں
 پاؤں اسماعیل دی دیوں زمرم رب وگٹے
 میرے الہ مٹول دتا بیشک نور خزانہ
 قاتلہ پانی تھیں ترہا یا زمرم چاہ دسائے
 پشیم بنے تے وپے بی بی اپنی گزر کرائے
 لے اجازت سارہ ہاسول مل دے اسماعیلے
 بطور نمونے لکھیا جان جو جھلیاں پاون
 حُب ہے دل گل بنیاں دی ہر ہر دامن بردا

بیان قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کا اور فضیلت قربانی

وچہ حدیث آیاتن راتیں ڈٹھی خواب خلیسے
 ہر دن دوستاں دنال وچہ جھوڑو شتر پچھانی
 چوتھی شب فرزند اشارہ خواہوں حضرت پاؤں
 نوال سالاندی عمر مبارک اسماعیلے آری
 حاجرہ بی بی نول فرمایا حضرت نبی خلیسے
 اکھتیں اس دی ٹمر پیا نوبی پاک پوشاک پناویں

کر قربانی کہندا کوئی ساتھ آواز رسیلے
 آنا مال خلیل نبی نے کر دتا کسر ہانی
 اسماعیل تے ہاجرہ بی بی طرفے فجر بے آون
 دنگ ہرے چند دیکھ فلکدواہ واہ روپ الہی
 حنیز مشک لگانو شبنوی بیٹے اسماعیلے
 کھاون جائے دعوت لکر ٹوہیں دینہ لائیں!

بی بی حکمون غسل کریندی لوریا اسمعیل
 چھری رتی پھر بل چھپا کر بنی غلیل لیاندی !
 شیطان کہا پاپ بیٹے تول بی بی ذبح کرسے
 پچھلی عمرے اکثر بیٹا ترس دیاں جس پایا !
 تے بن اس تول ہا بھگتا ہوں کھل کرنی کرسے
 کھے بی بی جے حکم ر بے دامیر اندر نہ کافی
 مٹا دی دھیر راضی ہر سال میر دیسے گامینوں
 مٹیا نیت کھاناں سمجھا ہو میں شیطان اکھٹا کیا
 اسمعیل کہا پو میرا کسے کدائیں آوے !
 نہ اعتبار جو ہا بھولوں پہل میں پر چھری چلاوے
 شیطان کہا رجبے حکمون بیشک ذبح کر اسی
 اسمعیل کہا سب حکمون ہر دن جے کھ جاناں !
 لتا جاندا مگر پو دے اسمعیل پیسا را !
 تینوں ذبح کر لیں سب حکمون راتیں سفنہ آیا
 اسمعیل کہے اے بابل کر جیوں حکم ربانا
 میرا کاون والیاں وچوں نشا اللہ پانویں !
 قَتْلًا اَسْلَمًا وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُوَدِّعُكَ فِيهَا وَلَعَلَّكَ تَرْجُو ۝ لَوْنِ نَوَاشِي رَمَاقُلِ
 امرا لاہوں ڈھل نہ لائیں بابل عمل کسانا
 پیر شہر پھر میرے تول بابل کہا اسمعیل
 تنگی جان کنڈن تھیں بل کر کپڑے تلخ نہ لاناں
 کسے ذبح جال میرے تائیں حضرت گھر تول لائیں
 کہ مضبوط دے تول حضرت بعد امتحان پیراں
 گردن تانبہ دانگ ہوتی نہ کئی حکم الاہوں

کہندی کھان مٹیا نیت جانویں اپنے باپ دیسے
 ہا جہ بی بی ہا سول شکے شوقوں وہاں ٹکاندی
 معاذ اللہ کتایہ ہو سکے سن بی بی فرمائے
 ہر دم وچہ جہانی رہندا شوقوں دیکھن آیا !
 کھے شیطان غلیل بی تول حکم اللہ فرمائے
 اوہ دیر سے اوہ دیر سے ہورال دخل نہ مٹائی
 اسمعیل طرقت پھر آیا آکھے آکھساں تینوں !
 ذبح کسے پو تیرا تینوں سے ہسائیوں آیا
 وچہ جہانی میری ہر دم غم تھیں نیر دیاوے
 میرے ہا بھرنہ دوجا بیٹا پھر کسوں گل لاوے
 بھالویں سج نہ نہیں میرا وقت سرے پر اسی
 داری ولدی گھول گھالوں کراں مذہباناں
 کھے غلیل میں اسمعیلا ڈھٹا خواب اشاہ
 اس سقنہ دی سمجھ حقیقت دیر جواب بتایا
 جیوں ڈھٹا توں پاسین بابل جلدی ذبح کرانا
 دوسرا شیطانوں پھنا بابل حکمون عمل کائیں
 دیں طرقت مٹا کیتا بیٹے رحم نہ پوسے وفاقوں
 رکھیں یادایہ میریاں عرضاں جلدی حکم جہانا
 کسے مٹا نہیں دل میرا پھر چھری کر جیلے
 بے ادبی بدنامیوں بابل خوف طراہی کھاناں
 مال میری پیرا بن دینا میرا سلام سنا نوین
 گردن چھری چلاوے زوروں حضرت کئی کئی میل
 جیوں جیوں کسے توں توں ثابت حکمت پر واپس

اے کم ابراہیم نبی واپسندہ اللہ فرمایا
 اندر خواب نشان ہر دو احوال کو نظر نہ آیا
 رب کہہا از مائش میری مخلص تہم بتاواں!
 دہے حضرت جبریلے پھری دے ہٹھ کرایا
 کیوں جے حضرت نبی محمد شیت اُس دتھیں آنا
 فتم بتیاں سرور عالم ملے اللہ دے تائیں
 امحابل نول حضرت کہندے نبی خلیل الہی!
 بہت فضیلت قربانیدی پاک نبی فرمائے
 اک اک بالوں اک اک نیکی ابو نواہل پائے
 طاقت ہندیاں جو نہ کرسی سرور حکم سنایا
 دس تار بھول باراں تائیں جائز ہے قربانی!
 گشت گھل پیشاب گوبر بڑھکیا نوپ تلاء دن!
 عید پڑھن تھیں پیلے کھانا ناپ چاہیے کھانا
 پاک پوشاک غسل کر جائے جتنے قدم اٹھائے
 ہر کلمہ جو خطبے سنیا خاطر عمل کھاؤں
 بھینس گانے تے بل دو سالاح جائز ہے قربانی
 خوب پلے تال چھ ماہ جائز کتب اسلام لکھایا!
 دند کن سنگ نہ ٹٹا ہودے نہ لاغرمی ساری
 قربانی دے پیر سے داسحق جو مقدار دکو تال!
 طالب علم دے سے عربی ایہ بھی حق رکھاؤں
 ایہ قربانی جانور الہی سبق ہے اہل ایمان تال!
 وقت دانش نہ زہرہ جائے بولے رسیلے
 کر کردیال سب شہیداں لاشاں تھیں چایاں!

خواب ہو کر کس طرح دکھائی ڈٹھا جیوں کرایا
 حق زنج کرن دیو لیے خون نہ ریب دکھایا
 حکم قبول کرن دایدہ قبول اہر دیواواں
 بیٹے باپ بلند مراتب دے کر قدر بڑھایا
 واہ سبحان اللہ کیا فضول والی درجہ پانا
 امحابل نے عرض سنائی قربانی حکم سنائیں
 یاد گاری یہ سنت اُس دی صافے کارن آہی
 جانور جو قربانی والا بال جو اُس پر آئے
 قربانی کرو جے طاقت ہو حضور تاکید کر لے
 عید گاہ اکون حق د اُس داسنت امر بھلایا!
 عید مبارک دے دن افضل کیہا نبی رحمانی
 عشر اندر وہ حساباں عملاں ساتھ لکھاؤں
 تتر برس دی بندگی جتنا ہے اُس درجہ پانا!
 اک اک قدموں دے نیکی ابو خدا تھیں پائے
 غلام آزاد کرادون جتنے اُس دے تھماؤں
 ذنب چھترہ بھیڑ جوتا زہ ہے تدرست بھجانی
 بکرا بکری سال پورے دا جائز ہے فرمایا
 اہل کائناتے جو لنگاں منظور نہیں رب باری
 میکن یتیم اور سے تے لولے جو بیوہ عورتاں
 حق دارانہ سے حق نہ بھنوں پاک نبی خداؤں
 تن من دھن کپڑاں ریبکہ ہو ذبح انساناں!
 پت بھرا بھتیجاں لاشاں تے ہو ریا ر لکھیلے
 خود بھی جان پیاری واری لایاں توڑ پڑھایاں

بیان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نبوت کے بارے میں

بافراغت قربانی یقین شکر خداوند کریم دے
 اک دن جبرائیل الہیوں ان سلام ستایا
 بدل سائے نظر جو آویسے اس ہمراہ سدھاؤ
 جبرائیل لیوے پھر عیسیٰ الہی لاؤں !
 پھر لاؤں گے حضرت دونوں کرن دعائیں
 جملہ کر جبرائیل بتایا توں تمہیر کہ آیا !
 ٹھیک دتا کہ اسان لکھا تھا ایہ گھر پاک رکھانا
 قیام رکھو تے سجدے طایاں خاطر ایہ گھر آیا
 باپ بیٹا پھر کرن دعائیں اگے اللہ تائیں
 یار رب بفضل کرم یقین میوے رزق گھلا میں
 رب فرمایا جو کوئی منکر فتح دریاں دن خود سے
 فرمایا میں کریں آوازہ آدج اتھسا میں !
 رب فرمایا ہر اک جانی ایہ آواز پچساں
 خلیل آواز کرے اُوہ جاندی خلق جتھوں تک جی
 اک دن کہن خلیل الہی الہی من دعائیں
 کیہا رب یقین نہ تینوں پھر حضرت فرمایا
 اُٹھو چار جناور پکڑیں حکم الہی آیا
 پھر مار آواز بلانویں انہاں دیکھ حکمت میں دور
 کوا کبوتر مور مرغ نول فزع خلیل کراندا
 اک اک نول پھر پاس بلائے واہ قدرت رب سائیں
 اُڑ کر پاس نبی دے آدن میں نول آپ بلاؤں

آئینہ بی سارہ طرف سے منے حکم امر سے
 تیار کرو جماعتانہ کعبہ المدینے فرمایا
 نول کھڑا ہوئے میں جا گھر جا گھر اس بناؤ
 مدد کرن فینح اللہ بھی متبرک جگہ بناؤں
 کریں قبول تول سنتے والا حال جاتے رب سائیں
 بن چکا تھاں حضرت تائیں حکم الہی آیا !
 میرے ساتھ غریب نہ کرنا تے طواف کرانا
 بہت آداب شرف ہے اس والا مدینے فرمایا
 ارحم اکرم خالق رازق امنوں شہر سائیں
 جو ایمان لیوے میں پر آپہ روزہ سرائیں
 پھر بڑی بگڑ وچہ ورنج پاسل حکم جہان سے ٹپے
 کہنے خلیل آواز میری ایہ پیچھے کی کس ہائیں
 پودا لے دی پٹے مانوال رحمان سپہ ساساں
 اللہ فرض کیتا حج آؤ لیک کہن سن حاجی !
 مڑے کیوں زندہ کریں فرمایا رب سائیں
 حج تیرا یہ حق حکم ہے دیکھاں دل وجہ آیا
 کہے ذبح جو ہر اک ٹکڑا رکھ پہاڑ سٹایا
 آدن دوڑے پاس تیرے اُوہ دیکھ کریں خود اُوہ
 سرچو ہا نڈا رکھیا اک جا اعضا الگ رکھاندا
 کھڑا ہوئے سرچہ ہوا سے جڑن لعل سائیں !
 حقیقت زندیاں ہوں ڈھکی لکین بلینوں پادوں !

مال اسباب خدا سے نامول حضرت بہت ثناءوں
 کھان پہنچائی حضرت تب تک روزہ رکھن
 زیادہ عمر و ڈیری پر نہ ہو سارا دل غلیلے
 گائے بچھاڑ بیٹے دانگوں شوق بی بی بی پائے
 سمت دل رات مسافر تائیں لیا نبی غلیلے
 حکم اللہ تھیں یا مال بندے بڑے جوں سائے
 لقمہ پھڑا ذبح کر بندے بھن کباب لیاے
 کہن مسافر قیمت تنوں دے کر کھانا کھالوں
 کہن مسافر کی ہے قیمت حضرت نے فرمایا
 سن کر حیران ایل کیا پھر حضرت نبی غلیلے
 فرزند ہوی گھر تیرے حضرت نام اسحاق کھانا
 دانگ مسفرین کر آئے کھانا مقرر کھواسے
 قوم کفاروں انہاں تائیں اسین نجات ملائے
 سن خوشخبری پت پوتے دی سارہ خاتون تھی
 خاوند بڑھا بہت میرا سببی بی بات سنائے
 برکت رحمت اس گھر آپ اللہ پاک پہنچائی
 بچھڑے ڈال جمع کرا کر حیران ایل پکڑے
 گھر حضرت ایک نم خشک سی پیر جبریل لگایا
 حیران ایل کیا کھانی بی بی بی نے پھل کھایا

سکین قیم مسافر پر وہ تائیں بہت کھوا ورن
 حال تک ملے مسافر تائیں تھکے کھانا نہ سکین
 پتہ سارہ تائیں دتا نہ سی رب غلیلے
 پتے دانگ پیار کریندی تھیں کاپ نہالے
 لقمہ رکھن کھان نہ حضرت بنائے بے میلے
 سلام علیکم کہن بیتا و علیکم نبی سنائے
 گراؤ کھان مسافر تائیں حضرت علین پھائے
 حضرت کیا وہ قیمت نہ انکار کرانوں
 ٹھہر سہا لہر کھانا کھاؤ بعد الحمد ستایا
 ملک اسین خوش خبر لیاے بھیا رب غلیلے
 تے یعقوب ہوی پت اس دابے حدشان بنایا
 شان شہر پھر کو طہی دل حکم رہے تھیں جانیے
 تے اس ظالم شکر قدیں نام شان مٹا ہے
 ہیں ضیف جنال کی بیانات حیرانی نہ تھی
 کہے فرشتہ حیران نہ ہو رب جو چاہے ہو جائے
 بی بی سارہ کیا نکا دس نشانی کافی
 فتح بادین اللہ اللہ محمول زندہ ہو دوبارے
 سر سبز ہوئی او حکم رہے تھیں پتہ پھل دسایا
 تے فرزند سال ب کہن جن نے حکمت بنایا

بیان حضرت لوط علیہ السلام

لوط نبی تھے گھروں تھے آسلام سنائے
 ساتھ حفاظت کئے سالوں کھانا اچ کھوائے

اس دے بعد لایک نوری شہرستان سدھائے
 آکھن ایسا ہے گھر کی بندہ جو سال رات رکھائے

حضرت لوط تکن دل چہرے واہ عجائب شکلاں
 منظر کپڑے پہنے ہوئے اک قہیں اک کمالاں
 قم کرے دبدی انہاں قہیں سچوں کر دہ فرمایا
 سخت ڈاؤن سے اچ والا کیوں نہاںوں کھال
 آنوازدر گھر سے گئے کرن مہان نوازی!
 حق جوانی نہانندی ڈھٹی قوم کنساراں
 انہاں نول سچاں حضرت کیا منوں میرا!
 جود بے بیجا حکم سنا نواں سنا مانت سارا
 شہرستان جوار وادرا با جھوسد دم شہر دے
 بے عزتی کرن سوداگر ماہنیاں کرے دوجھایا
 حضرت کیا بیزار تساں قہیں میں کاری ہاؤں
 چوں تے جو سبھی میرے بخش نجات غفارا
 دروازہ توڑن نہ منہ موڑن کہن میں قہر ساؤں
 حضرت کہن مہاں میرے نے بدیل بچھڑاؤں
 حاکم واکوں رعب کھاؤں کہن نبی سے تائیں
 مدد کریں نہ مول! انہاں دی دھیں یاد پکاراں
 مرضی نفس بھلائے ظالم اثر نہ بات نبی وا!
 نرم جواب کریندے حضرت لڑکیاں عقد پھٹاؤ
 عمر محمد سرور والی المد قسم اٹھائے
 حضرت قہیت کرن نہ من مہاںل پردھاؤں
 تھیلی واکہ ہریا منہ سہناں کچھ نہ نظری آئے
 حضرت تائیں کرے طعنہ مہاں جو تیرے
 اکھن لوط کہیں مہاںل محنت دین اسانوں!

اچھن ریش کے نول اتنی بیکھ نول ہنس مھال
 پیا انریشہ حضرت تائیں دیکھ مہاں حوالاں
 ظرفے لوط گئے مہاں بھیجے دل فکرال و مہ پاپا
 گھرکال نول موڑنہ ہنواد دشمن کافر لکھال
 حضرت سے گھر کا فروغی چہر کرے جاتا دی
 حضرت سے گھر خوشیوں آئے کم بوسے بیکاراں
 بدیل چھڑوڈر وندرا قہیں اس ماہنیاں ڈیرا
 کمی زیادہ کراں نہ ہرگز سر قہیں لاہنواں بھارا
 شہریت قہیں دل مرطل نہ ڈٹن نظر تائیں کرے
 ظلم انہاں قہیں تکی خلقت کر دے بیجا یاں
 بدعا کراں میں ب تساں نول سے قہر قہاؤں
 ہر دم فضل تیرے یاں آساں کتا دم ستمارا
 حضرت کہن بے طاقت ہوندی ہیندرا موڑ تسانوں
 بے عزتی نہ کروا ساڈی ڈور قہاوند سائیں
 تینوں منع کیتا کئی داری کہیں نہ کچھ سائیں
 تینوں کی جو ساڈی مرضی کر ساں ہوم موکاٹل
 بد فعلی پر پختہ قائم گنبد بہت عتقد
 کہ قبول جہاں تسانوں مہاںل بدلے جھاؤ
 قوم جو لوط پیمر والی راہ گمراہی پاستے
 ناں حضرت جہر ل انہاں پر لک اشارہ پاؤں
 کہن حضرت نول ساتھ جادو سے نول کیر کرے
 جادو کارن پاس بلائے کر ساں تنگ سویرے
 توبہ کر ساں فعل بھیسے قہیں اکھال قح تسانوں

منہ اُپر لا جہریلے پہلے موافق کرتے
 بدن اہمال و خشک ہو یا پھر توبہ تائب کرے
 دروازے شہر کس بند آگن ریش نیکل جاوے
 حضرت جبرائیل فرشتے حضرت نول فرمایا
 پیچھے ہٹ کر دیکھن تائیں فضول بچلے
 غلطی رات گئی لے جائے حضرت اہل ایمان
 ساتھ نبی دا گیا دور اذان پڑھیا جس ویلے
 بدکاراں دیباں دستیال پھول ٹنگین اٹھان
 اماناں ٹھیل پراہتاں سے اٹھتے تپھر برساوے
 پھر تخت زین اٹا کر رکھیا چول لہ فرمایا
 اُن اس بجا گو پانی دوشے بحرے لوط پکارن
 دیتا و اس کی بھواسہ بھل دوجہ وقت کو اسے
 اک اک سانس جو قیمت والا خرین رقم لیاے
 سر قتلے لک پیراں تائیں گل لعلنا جو آئے
 اک اک مال جو جہم تیرے داکس دی یاد پکائے
 کس کارن تیرے پیدائیتا توں کی کار کماے
 کس دی خوبی جمال اندر کس نے رزق پہچائے
 سجن دشمن دنیا اندر ہون سب ازمانے
 جمن مرن میرا تھ کس دے کس نے لیکھ لکھائے
 نفس شیطانی تیراں پاسواں فضول کون بچائے
 نظر دال پہ پاگ سبے دی مطلب نیت پائے
 کفر و کفر گناہ لہ اندھا منافع عمر گواے
 سوچا کھول ظالم قورال کیوں کر بن سترائے

پھر پکھن واقف کریند وقت گئے محل بیتے
 پر جہریلوں ہوئے رافقی طرف ٹڑے پھر گھڑے
 صبح ہوئی تال بدل لیسال مہالوں لوط سادون
 لے جالپے اہال تائیں حکم خدا دا کیا
 شام یا مہر کٹھے جانا حضرت حکم بجائے
 مری کھاراں دے تنگ ہوئی بن عملوں کیا ماناں
 جبرائیل آواز دل بچڑے لگے پتے کویلے
 ٹانگ لڑی کئی کوئل تک طرف اسمان لیواں
 ہریراٹ اُپر تل ہر طاہر ہر اُپر چاویں
 حساب غلاب خداوند جانے یا جہاں پیدا یا
 رب موجود نشانی رکھتی عیتر بندیلان
 خالق خلقت پیدا کر کے اپنے حکم سنانے
 خدا ذرا دلیکھا ہو سی دم کتھے نہ چائے
 ہلک اکھیں کن منہ کی پڑھیا پیر تھ کٹ چلائے
 طلب دیدار دیا عجبے کیا دل حرص رکھائے
 آدن جلاں دوجہ دنیا دے لہا کیا تھ پائے
 امر نبی جو حکم قرآنی کس دے کہے بھلائے
 تندرستی تھیں دن تے راتیں کس نے عیش کرائے
 شرع قبل مشر دھاڑے کیڑا رحم کماے
 اُد گنہاراں پر تقصیراں پھر کیڑا بخشائے
 اپنا عشق چاہے جس لائے قرب حضور دکھائے
 نور الہی مردہ دل دل کر کے فضل جو آئے
 من نصیحت ہے اچ دیلا منافع عمر نہ جائے

ازماون کارن بیعیا خالق محک امانت آئے

لکھے تھوڑے نوں بہتا سمجھیں چھوڑیں حق ہوا

بیان حضرت اسماعیل علیہ السلام

وقت ترغیب سے بیٹیاں بڑیاں سمٹ تاکید کرایا
مزا دین اسلام ایسے پہ فیول لب رضائیں
کس کم باروں فی خلیفہ السد سال بنا لدا
فکر رکھیاں کی کل کھاساں کھایا تے ورتایا
بیجا جو کم دنیا دیکھے پہلاں دین کرانوال
بھائی اسحاق و اسحاق یو تھیں ہنرک ہر اشیانے
کہن حضرت اسحاق بلا برتوں نایاں ہیں ساٹے
اسحاق بیٹوں کے لہر شتہ سب تسال فرمایا
سروار دو عالم نبی محمد نشیٹاں دی تھیں آکے
لوندیاں عقد پناں ہی جائز ہوں انہاں توں جانے
دچہ افسوس نایاں ہوئے سکھ بے دا آیا
حضرت موسے وجہ نہاں شگ کلام کے ب والی
قیامت نکل چہ جنت کھلن دیا الہی تنگن !
اکو قرب حضور ی تنگن سب کچھ ہر و سالن
نکے شہر قبول ہر ہر سالے شلے پھیرا ہون
زمین مغرب جا کرو ہدایت بت پرستی آری
بتاں توڑ ہوئے سب مومن نہوت جملہ خدے
اہل حکم زکوٰۃ نمازاں کردار ب فرمایا

یعقوب نبی تے نبی خلیلے رب کے ذکر ستایا
جن کر دین و تارستانوں اس نوں چھوڑ لیتا ہوں
حضرت اسماعیل پڑتوں خدمت عرض کراندا
فرمایا رب تن باتاں تھیں مینوں یار بنایا
دو جا ہا، بھیر مہمان اکیسے کدی نہیں میں کھالوال
بعد وفات خلیل نبی دی اسماعیل کھانے
پاس نشانی رہے پردی شوق لینوں ٹاٹے
ذبح الشدن رنجی ہوئی وحی حکم لے آیا
اسماعیل نبی تھیں بٹھ کر اپنا قدر نہ جانے
اس دی بھیتوں مومن ہون نہاں جہنہ شانے
اسحاق نبی سن کر دے زاری نور حضور نہ پایا
چار نہراں پیغمبر شترل تیر لیں ہون عالی !
جے چا ہو رب اھتیں دیسے یا ایسا ہی کھن
حضرت اسماعیل ترسن گور الہی کارن
حضرت اسماعیل پڑدی قبر زیارت آدن
پٹے بارال ہوئے انہاں دے آیا حکم الہی
برس پنجاباں انہاں تھیں نصیحت حضرت کرے
اسماعیل وعدے دستچا نشان کرانے آیا

سمیہ ناموں بیٹی حضرت عیسیٰ لی سنگ شادی
آخراک دن گئے بقاؤں نانی چھوڑ آبادی

بیان حضرت اسحاق و یعقوب علیہ السلام

رب اسحاق پیغمبر کر کے طوت بھیجے کنعانے
حضرت عیص یعقوب دو بیٹے بزرگ شانوں آئے
اسحاق پیغمبر عیص ولی تھیں بہت محبت رکھن
نبی اسحاق فیصلی حالت عیص تائیں فرمایا !
کھا دھا کراں حق تیرے پیغمبر رب بنائے !
نبی یعقوب پیارے مال نوں کہندی بر خوردارا
اپنے باپ کھلا نوں جا کرتیں حق کیے ڈھائے
اسحاق نبی معذور اکتھیں تھیں بوجہ بول پائی
کیاب لیا یا بیٹا تیرا حضرت کھا ون گئے
کیاب تسالوں میں کھوائے اس حق کرو دعائیں
اس نوں تے اولاد اس ی پیہ کریں پیغمبر عالی
سمجھ گئے اسحاق پیغمبر حرم میرے دا حیلہ
ساتھ یعقوب محبت اس دی دھا اس حق کرائی
دعائیری یعقوب کیلے عیص سنے سوخ آیا
دعا کراں حق تیرے اندر کثرت ہوگ اولاد داں
کیتا گوج جہانوں حضرت نبی اسحاق پیارے
روٹے بی بی سارہ نیٹرے دفن ہی نوں کر دے
اک دن نبی یعقوبے تائیں مانی لے فرمایا !
پوچھے دی من و منت کسی دلوں بھلا نوں
کہے مانی دے راتو راتیں یعقوب نبی تر جاون
پکڑ بھائی دے قدم جمن تھیں نام یعقوب رکھایا

کنعانی سردار اک لڑکی دیوے نبی یگانے
حضرت اسماعیل نبی گھر حضرت عیص بیارے
عیص بہادر شوق شکار ول کھینڈن تائیں اکن
جاشکا کیاب لیا نوں کھانوں دل وچہ آیا
عیص بہادر ساتھ خوشی دے طرف شکار رسدائے
کرنوچ اک بکری جلدی کیاب بنامڑے دارا
حضرت ذبح کرن اک بکری پیش کیاب نکلائے
پچھن کون کیاب لیا یا کہے یعقوب دی مانی
خوشی ہوئے کھانی الدے کہی ہی ہو گئے
حضرت کہن کیاب کھوائے حق منوں ب سائیں
پھر آ عیص بھی پیش کریندا جمن کیابوں تھالی
کیاب کھوائے اس یعقوبوں بن کر آپ وسیلہ
عیص بہادر پیارے تائیں حضرت بات بتائی
یعقوب تائیں میں مار دیاں سن پیغمبر فرمایا
مغرب روم اولاد تیری سب ہوگ چو نیرا بادل
وچہ فراق روون کل اٹال پیش تر جاون چائے
یعقوب ہی اک سال لکھایا چھپ کر میوڈر دے
نامے پاس جائیں وچہ شامے بہت غنی آوہ آیا
بیامہاں لڑکی اس دی منوں جان بچانوں
مجھ کنعان گئے دل شامے پاس نامے دے آون
رات آون تھیں نام اپنا نذا اسرائیل بلایا

اے بہت تکی دے کر اپنے پاس رکھایا
 لڑکیاں وہ لڑکیاں تے قیاس مے ہاماں
 دڑی تھیں سی چھوٹی سوتلی دو توین مومن باڈیاں
 کہن بیاہساں مے دے گھر مں اتہا نلا کہنا
 اے کہا باپ تیرے دایاں تیرے کچھ تاہیں
 حضرت کہا جو حق مہر دے بکریاں میں چارال
 ست برس دے عہد نہ تہاں نے آپل مڈیتے
 یعقوب بی دے مقداندر پھر بی بی لیا آئی
 کہہ سکا کہ لو کالی بڑی رکھی دیر گھر دے
 جے ہاں راہیل اونوں پھر بکریاں تہاں چاریں
 پھر ست برس بعد اول پچھے یعقوب بی تے تائیں
 بی بی لیا تھیں چھ بیٹے دتے خالق سائیں
 راہیل بھی اپنی لونڈی بخشی بی یعقوبے تائیں
 دو دروند راہیل بی بی تھیں جو پریشانال ولے
 اکیس برس ان پھول حضرت طرف مڑے کھانے
 لے ماماں جاں کھانے نہ دل لگ داساے
 چار قبیلے تے لے بیٹے وانگ سوداگر آون
 کھان جیوں جیوں نیڑے آئے تھیں دل گہرے
 اتفاقاً کھان میدا لے کھیلن عیض شکاراں
 حضرت نقرال نول سجایا جے کوئی لسان پچھانے
 کہو غلام اک عیض ولی دانام یعقوب سدا یا
 مال غلام اسباب قیلے کہنا اس دے سارے
 بکریاں دے سائیاں نے پیچھے عیض پچھا دن!

بیٹیاں وانگ رکھنا تھیں مومن میری دیا جایا
 کیا بڑی راہیل چھوٹی سوتلی وافر آیاں
 کہن یعقوب بی اے ماما پیاں امر سناواں
 سنگ راہیل کرو میں شادی سخن و سار نہ بہنا
 کیوں بڑی دیواں تھیں یا بچوں تہاں آدائیں
 اس وعدے تھیں سال کئی میں کر سال ایوکاراں
 عبادت اتے ریاضت اندر وقت معادل بیتے
 ماسے تائیں حضرت کہندے شرط حاصل کرائی
 چھوٹی دی کیوں شادی کیتی و چار پورے پھر پورے
 سکیاں عیض مالک خاوند جائتا اول چاریں
 راہیل بی بی دی شادی کیتی لے ساتھ عیض تائیں
 لونڈی اپنی لیا بخشی خورشیدول حضرت تائیں
 انہاں دونہاں تھیں چار بیٹرس بخشے اسدائیں
 شمع یوسف تے سولن فاشن شل پنگان جاے
 مائی بھائی بھین بھائی گتے جس نول جاتے
 دے کر مال اسباب زیادہ اجازت بخشی مامے
 بنیامین نہ سن اس دیلے کھان میدا لکش پاون
 شاید جے بھی تھیں بھائی نہ میں مارن آسے
 لیا پچھان یعقوب بی دے وروں ہی لدا سال
 مال اسباب میں نوکر دے کس مطلب نول آسے
 شام ملک عیض طرف مالک حاضر خدمت آیا
 سمجھا کرات نول چھپ چھپ کھنکھائی واماے
 بکری خانہ ہے ایہ کس دا خادم آکر بیتا دن

غلام اک عیص ولی دادیوں طرف سے شام سدھایا
 عیص ولی کن نام یعقوبوں گریہ زاری کرے
 جانوں مدھ پیارا اس نول بیشک بھائی آیا
 یعقوب نہ جان عیص ولی نول دیکھیا زاری کردا
 رات گزاری سی اس جانی دن دس گھر گئے
 بنیامین پھول اک سالوں رحیل بی بی نے جایا
 پالیا بنیامین ولی نول بی بی لیسا مانی!
 یعقوب نہی دی وعظ کلاموں بہت ایمان لیاے
 عیص اولاد وچوں پھیر پڑے ایوب اکلے

نام یعقوب اسا ڈا مالک مالک طرف سے آیا آیا
 اکھن عیص یعقوب بھائی نے بھائی ہون برے
 کہن غلام اس شام اندر بھی عیص غلام سدھایا
 آلیا گل پالیاں پا کر بچوں دا مینہ ورے دا
 خوشیاں ہویاں سب قبیلے دھام سلام سنائے
 بعد جیہے سرگئی بی بی جنت ڈیرہ لایا!
 بیٹیاں تھیں دھ شفق اسنوں اوہر سی آئی
 لے جانت عیص ولی پھر روم شہر دھ آئے
 اولاد یعقوبوں نرسل نامی ہوئے بھلے بھلے

بیان حضرت یوسف علیہ السلام

احسن القصص قرآن دے اندر پاک الہ فرمایا
 عمر ولی تھیں ست یوداں جھگھڑا آن مجایا
 خدمت دچہ رسول اللہ دی حضرت عرش گزاری
 بنیامین ولی دی مانی قوت مہٹی جس ویلے
 گیا لال بھائیال تھیں کن سوئے کردا پ پیارال
 عیص کہے یعقوب نہی نول دھ یوسف میں پالال
 جہانی دچہ یعقوب نہی دادل تر فدا رہندا
 روز بروز محبت بڑھ گئی عیص تائیں فرمایا
 عیص کہے میں اس دے با بھون تائیں گھڑی لکھانوال
 عیص کہے ما اہہ ہفتہ میں گھر دیوں رسن پیارے
 مکر بند خیل نہی دابی بی جھٹے آیا!
 اوہ مکر بند سٹھاں گڑتے بی بی بخھ چھپایا!

حضرت یوسف داسب حالا سرور نہی بتایا
 کتاب تورات قرآنول بہتر یوسف حال لکھایا
 پاک خداوند پھراہ سورت یوسف تذل اوتاری
 حضرت یوسف پنج برس ہوئے کن اس ویلے
 اک دن بھوپھی حضرت یوسف دیکھ کے گفتارال
 عیص تائیں دے دیا یوسف دے گئی خوش حالال
 گھر ہمشیرہ جاوے بھین سب دن اوتھے بہندا
 بغیر یوسف نہ ساعت گزرتے بھین لیون آیا
 حضرت کہے ہفتہ ہفتہ وار وار رکھسا نوال
 قول لیا کر نہی خدا دے عیص سوچے کچھ چارے
 اسماعیل ویلے قربانی جس دے ساتھ بندھایا
 نہ چاہے جو یوسف جلتے حیلہ رکھن بنایا

چو رہتا کہ پھر سے اُترال سب دن کون لکھائے
 سب دن پھیل گھر حضرت یوسف نول آندا
 ہمراہ یوسف گریہ بلا سے کرے تلاشی ہر دی
 تیسرے دن بس میری وجہ کر ہی خدمت میری
 پھر دو برس سال پھیل گزری یوسف نول گھر آندا
 ایک دن یوسف بابل تاج شہیدی خواب سنلے
 کہ حضرت فرعون بیٹا دسین خواب نہ بھایاں
 کرم کہ سے رہا تیرے آپ خواب تیرے سکھائے
 پودا سے دانام سنایا اپنا نہیں بستایا
 خواب تیرے جانی بھایاں سرور کرن پکائے
 طاقت مندا میں دل سے کر دابا خطائے
 بھائی آپس وچہ کرن ملا میں مارو یوسف تائیں
 کہ توبہ پھر دیک ہو دل گھر پودا حکم بجا ساں
 بھائی یہ پودا کہ نہ مارو کھوے وچہ وگاؤ
 کرن ملا میں کیوں سے جائے پتھیل دیہہ جاڑا
 بھیج یوسف نول ساتھ ساڑے باطن میرا نے
 کہیں پیار یوسف نول کہے تورا کہو باب پائے
 حضرت یوسف کہتا ہے آبا بھیجیں ساتھ پھر نوال
 بات یوسف دی پرنول موشان ہونی مشکل بھاری
 غیر چاہاں نہت ویر یوسفی ساتھ ساڑے لوریں
 بھلکے کھڑاں کھلے کھنڈ پھر حضرت فرمائے
 اس قدر تیرے پھر ہو گئے کہا ایہ اس کارن
 کہن بیٹے اس صاحب طاقت بھیاں کیلے کھائے

شریعت اس وچہ مالی دلا پھیل پھر غلام رکھائے
 پھر میرے دانی بی آکھے بند کرم و سب آندا
 کھولیا آن یوسف دی کمر وں چو کاوازہ کردی
 شریعت کھول پھیل حضرت پرنول حبیب گھیری
 سب فرزندال عقیں و دھ حضرت اس پیار کھازا
 تاکہ سیارال سے پھر مسیح منول میں جھکائے
 فریب کرن منت تیرے کارن شیطان سے بھایا
 انعام یوسف گاوڑیں جیون کر لیا سے پاسے
 عالی شان یعقوب نبی دی عجز وں نہ جھٹلایا
 کہن یوسف تے بھائی اس داپر نول بہت پیار
 اس وقت حکم آواں گے ایہ خیال ہر دھڑائے
 کرو یوٹن بابا پ نہ دیکھے کرے پیار اسائیں
 گناہ منات کرے رب سانول عاجز ہو پشائیں
 نے جاسے کوئی کٹھ مسافر نہ سرخون چٹھاؤ
 دل دا مقصد کرنے ہا طر جائے کرن ہزاراں
 کھڈیے دل پر چاہیے اس باب نہ کہہائے
 بھیجے منول ساتھ ساڑے کرے سیر شکائے
 ترہائے بکری و دھ پلا سیال سیر کرن نول نوال
 بھائی بھی آپر نول کہن کیوں سے بے اعتباری
 اس جتنا ظلمت اردی کورساں کہہ تائیں موٹیں
 بیوڈاں کجاو یوسف بھیڑیا دکھا جائے
 بگیاڑ پے دھیرے یوسف تال یہ بات پکارن
 رب کچھ فرمایا تمنا تھوں دتے حبیب لگائے

بیوے گور یوسف لوں نے کہ بہت پیار کرایا
 نے چلے ہو متفق آکھن اس لوں مار گواہیے
 ظلموں تھھا ٹھاٹھ بھائی منہ طماچہ لایا
 تسال سپرد کیتا بیوہ منوں نصیحت یاد رکھاؤ
 بات یوسف دی کوئی نہ سندا مارن آکھناون
 حکم تلے تول رکھیں سالوں ہوسی مطلب تیرا
 سن کر باتاں حضرت یوسف پاس یودے آیا
 ہے اقرار کھوہے وہ پاپون پھر کھوہ آپر لیاون
 یوسف روئے سراج نہ کوئی پوئوں خبر پچائے
 جہاں کھوہ وہ پڑھے راہوں ساڈول کٹایا
 پانیوں آپر پھرتے حضرت لوں بھٹلایا
 ان ایس خدمت پوئوں کر سال لیسال تنگ مانی
 حضرت یوسف کھوہے اندر روون بہت زیاد
 کہن بھائی بیوہ پچھے یوسف کیا جواب تباہاں
 کر بھی رنج یوسف کڑے تیر خون گاندے
 کہن لگے اب پاس سب اگے نکل نیسے
 یقین نہ ساڈے کہنے کریں بھانویں بیگے پتے
 قیسموں خون یوسف دی منوں نہ خوشنوی آفے
 بگھیاڑنساں تھیں بہتا یکن جاڈ گرگ لیانا
 حضرت گرگوان چھیا گول ہی کھاد یوسف میرا
 لولیا گرگ خدائے حکموں تم خدای کھانوال
 نی شہید صدیق جو مسالح جسم انہاں دکھاتا
 گرگ کیہا میں وہ غمی دے حضرت حال تانوال

بیٹیاں تانیں سوت پ پیغمبر مٹریہ جلد سنایا
 خوشیاں کر دایوسف جائے آکھن ٹھہر کھڑا ہے
 یوسف رو فریاد کریدیاں کیا عیب کما یا
 بھائیو منوں مار دنا میں پر رسم کماؤ
 جھوٹ بتانویں بیوہ لوں خواباں تارے سیس نولوں
 آئی موت چھوڑ لے کپڑا ردی اج وڈیرا
 کہے یوزامار و تانیں کیوں کر عہد بھلا یا
 تھہر پیر بیٹھا وہ ڈولے ننگا کر لکاون
 آکے دیکھے بی مصیبت باہجہ گتہا کمانے
 بھیجیا بھیرائیل خداوند راہوں پچھاٹھایا
 سمجھے بھائی مر گیا ہوسی مطلب دل دا پایا
 کہے قبول خداوند توبہ دعا پوئوں دی کافی
 ایہ کم بھایاں یاد کر اس آئے حکم خدا دے
 کہن کہئے اس بھیرے کھاد پانیل شہجہاں جال
 آون شائیں پاس پوئوں گریہ زار کراندے
 چھوڑیا یوسف پاس باہاں بگھیاڑ گیا کھائے
 دیکھ نشانی کڑا نہ حضرت سمجھے جھوٹے پتے
 پاڑیا کڑا مول نہ گرگے یوسف تول کھا جاوے
 خون لگا منہ گرگ انہاں نے لیاندا پکڑ نماٹا
 تن نازک پر رحم نہ آیا سیح ایہا کم تیرا
 میں نہ تیرا یوسف کھاد حضرت سیح سنانوال
 کیتا رب حرام اسال تے بلکہ اجڑوہر جانا
 کئی دنال تول بھائی میرا ہو یا جدات نول

تن دن دایں جھکنا کت اس نول دھونڈن آیا
 چکی کرال انہال دی تائیں میں ہاں بالیجھ گنٹا ہے
 فرزندل نول کہا حضرت مہربیل کرانوال
 متکاں مدد پاک الدھیں قساں جو بات بتائی
 نین ناچے ہو گئے حضرت پاسوں وحی پچھایا
 سوٹیا یوسف بیٹیاں پچھیں پاک الدھ فرمایا
 عزرائیل خدادے محمول حضرت دے دل آیا
 زندہ سن کر ہوئی تسلی درد جلد لول روون
 جاں پرست جھول بجایاں پکڑ پوشاک تاروی
 حریہ پیرا بن جنت و چول حضرت نول پہنایا
 طرہ مصر دی جان سوداگر اسباب تجارت کرے
 کھو دا پانی شورخ سی سب پچھو دی زہروں
 سردار سوداگر مالک نامول چٹا زغربت سادون
 حکم خدادے تھیں جبریلے یوسف ڈول بٹھایا
 صورت یوسف دیکھ سوداگر اکھن خوب کمال
 حضرت کہا ہاں میں بندہ تھو نول بجائی آئے
 جھوٹ کلام سنی جاں حضرت چاہن جواب کرانوال
 ثروت بجایاں ٹھیک بہند حضرت ان لکے پھر بجائی
 درم اٹھاراں ہیں مصر دے چلن نہ اس طرف
 لے کر درم حوالے کیتا بجایاں یوسف تائیں
 نول درم کنعان حسابوں لے فروخت کر دے
 بیج دتا لے ناقص نول کو لیاں کھج گنایاں
 نہ سودے حصہ لیا باقیان دنڈ و دنڈ آیا

مسافر اچھے پکڑن مینول پاس حضور پچایا
 کھلایا کھانا بنی گرگ نول دے ایازت جلاسے
 کسا نول نفس تساتے اک گل دتی بنا بتا نوال
 جھڑے جا عبادت کرے روون وجہ عبادتی
 مینول یوسف کھنڈے مل سی جبرائیل بتایا
 رحم کریں میں بھلا یا رب حضرت عرصن کرایا
 مجمع سلامت یوسف تیرا میں نہ قبض کرایا
 نظرنہ آئے تے دل چاہے پاس پائے ہوون
 کر شگا وچہ کھو دے شکیا وحی کیتی دلداروی
 تن دن رات رہے وجہ کھو ہے سب سب بنایا
 قافلہ مدینول آیا پانی چسا بن پھر تے
 برکت حضرت ہر یا شیریں بپچھے دی مہروں
 بشیر انام غلام اس را کھو لگا ڈول و ہاون
 کھچیا ڈول ڈٹھا وجہ لڑکا ہر حیران سدایا
 پچھن آدم یا لایک پتہ دیوین خود حالاں
 کہن غلام یہ ساتے گھر داد و دیکھو ہے پے طے
 کہن بیانی وجہ بولی عربی بولوں بارے کالوال
 وسکاں میں غلام خرید و مالک بات سنائی
 اود چاہتے لے کر کھو بیعنا سے سے حسنے
 درم مصر واک کتنائی برابر مل ابھسائیں
 غرض انہاں دی باپ یوسف لکے تال نظر دے
 ہوئے بنیرا یوسف تھیں حقے کون و نڈایاں
 حکمت ربی و پچن اندر راز بنیمبر آیا

اک دن شیخے اندر یوسف اپنا آپس نکایا
 نہ سے سکدا قیمت کوئی میری دل و چہ آیا
 مالک ابن زغر بختا ہے کر تحریر لکھائی
 انہاں دے فرزند دل بروہ خرید لیا عبرانی
 مالک پٹریاں لا کر قدیں آپر اوٹھ چڑھایا
 کتنی دُور گئے حال راہوں قبر مائی دی آئی
 بے جمل و چہ رو فرماون آکھن میریے مائے
 پاس سودا گرو پچیا بیوں قدم زخمیر پو آیا
 اتنے عرصے کرواں داد و دیکھ گیا کھنڈ دیرا
 اودہ کہے غلام ایچے کول ایچھے سج بھگڑا ہوا یوں
 رو رو منہ دل کرا سمانے حضرت کہن خدا یا
 شہر غلام تھیں بخش پناہیں بھڑولیں زیند مائیں
 بدل کئے کئی چمکے اک بل لگتا ہیں !
 چھپر لگاؤں والا کہندا اس بد عسا کرائی
 تن دیال سارا آئے دل حضرت کہن معافی تھینے
 ہوئے یا آرام تمہاری زب عذاب مٹایا
 اس میرانی کوئی نہ تالی اپر زینے ساری

دیکھ جمال کمال کہن بے غلام ہند فرمایا
 درپسندایے بات رہے نون الد پاک و کایا
 فرزند یعقوب اسحاق پسرین خلیل الہی
 درم اشعار ال قیمت سے کر ساتھ گواہ نشانی
 چھینے دی ہوئی پیار حضرت آپر اوٹھ چڑھایا
 اتر اوٹھوں حضرت یوسف قبر زیارت ہائی
 خندوں بھایاں میرے آپر یوسف کماٹے
 خدمت باپ کے تسال زیارت طوں دور کرایا
 اک انہاں تھیں دوڑیا آیا غصہ کہے وڈیرا
 کما یہ بات چھپر لگائی ٹر کیوں اک کولیوں
 حمایت کران نہ میں تھیں سکاں بلا تھیں سب آیا
 قاتلے اندر کان سے تال بھیاں پرتا ہیں
 مرن قریب نہ سے کروانی کہن تصور سامیں
 ایسے پاروں جو کچھ ہوتا ہے تھیف اٹھائی
 حضرت دعا کرن حق انہاں یارب تہر تھینے
 چلے مھر گیاں افواہیں غلام اک مالک لیا یا
 ال مھر سن دیکھن آئے کر کے خواہش بھاری

لے جانا اور یوسف علیہ السلام کو مالک واکر کا مھر میں اور چھپر پڑھ کر

منہاں منہاں نہیں و دھپایاں ملو واہ دیکھتا ہے
 حضرت یوسف کیڑے اٹھے مالک جو پستائے
 منادی شہر کرائی سائے غلام خلیل و پچا نواں
 مہر بدے خواہش جسوں سے وقت مھر پر کئے

منہاں مالک گھر اپنے نون رومی فرشت پھائے
 پیریں جو طاقیت والا مھر پرتاج رکھائے
 خوش خلق عائل تہراؤ فرما تہرا رستا نواں
 ال مھر سن دیکھن آئے کر کے خواہش بھاری

حضرت یوسف دیکھی خلقت خیال دے دیا آیا
 بیٹھے میرا کوئی نہ دانت مالک درم بجا ہوں
 حضرت یوسف قیمت اپنی حال اس قدر گھٹانی
 فخر اس پاروں قیمت گھٹ گئی ج توں عجبر سنایا
 کہہ دلال قیمت اس بڑے کروانہ نظر سے
 بدرمہ منگولی بھی تے بدرہ درم ہزار سے
 عقد ہزار جوہر واریدوں غوروں قبلہ دس سو
 اونٹ ہزار سو سے بقدادی ہزار کینز ال رومی
 ہزار غلام خطائی چاہئے ہزار قبضہ شمشیر سے
 شہن قیمت چپ گاہک ہوئے نہ سرمایہ پیسے
 اس میں دگنی قیمت سے کہے لیا جہنم تائیں
 عزت ساتھ رکھیں یہ شاید کم ساڑے آدے
 اک درم چاند اکھتول کردی ہر دم خدمت کردی
 پاکیزہ نعمت جو دنیا دی بی بی آپ کھلائے
 بٹھا کر مست حضرت یوسف بی بی کردی داری
 وچھے وہ چہ جانی تھے باہر نہ کوئی دیکھے
 غرض اپنی قہیں ساتھ حضرت بات بی بی کردی
 ویسے حکم کرے جو مٹے باتاں مٹے سنائے
 ہمسائی اک عورت بدھی پاس بی بی دے آئی
 کہے بی بی عزیزانی خادمہ دایم عشق جہلائے
 بدھی کہندی لگے پچھے کٹھے ست بنا لوں
 بی بی دل نظر نہ پاوے جیسا اس خاٹے سے جالیں
 شہزادیں ہلے ٹرت ہی آوے تیں دل مٹے!

مومیری نول بھائی جان نول رماں مل پایا!
 وچھے عاجز ہو کر کیا نفع اول دے بھاؤں
 الہام کیتا رب شیشے اندر قیمت شکل بڑھائی
 دیکھ قیمت کس قدر بڑھانواں کر کے فضل سوا یا
 دس سو بدرہ اثرنیاں وار پیسے دس سو بدرہ سے
 دس ہزار درم بھی بدرہ گندے کر دشمار سے
 اٹھس روپیوں جامہ دس سواتنا مصری بھی ہو
 ہزار گھوٹا معزین لگا مول زریں کرو معلومی
 ہور ہزار چھپرا بھی چاہیے کشتا لٹو دھیرے
 شاہ مختار عزیز لقب سی آیا مالک دے
 کہے حوالے آہوی دے بیٹیاں مانگ کھائیں
 بیوی اس دی نام زلیخا دیکھ بچہن سدا سے
 دل اس نول سے بیدل ہوئی خبر نہ باہر گھردی
 فائزہ خلعت تاج مرقع ہر دن نسیا پہنائے
 گور گئے ست برس الیوں میرل طاقت ہاری
 پر جتنی دلداری کردی نہ حضرت دے لیکھے
 جواب نہ دیوں حضرت نیوں کھن اکھ نظر دی
 بی بی مقصد پاؤں خاطر چلے بہت بنائے
 کہہ بیٹی کی ہو یا نول کس غم جان جہلائی!
 تے اوہ ایسا سنگ دل ڈٹھا ہیں دل نظر نہ پاسے
 تھویرا وہی تے اپنی ہر جا اس دیوہ کھچا نوں
 ہسٹاں اپنا گئے پچھے توں ہی نظری آنویں
 آخر اس کروچہ پیس سی کہہ کرے نکل نہ سکے

کہہا بڑھی دانیال بی بی کیتا جو اس کہہا
 حضرت بولے ڈراں خدا تھیں جدول قیامت کے
 دو جاتی عزیز جو مینوں ساتھ آرام رکھا ہے
 ربِّ عظیم کریم تیرا ہے کرساں خرق خندانہ
 فرمایا رب بولے نہ رشتوت نہر عزیز کھلا نوں!
 حضرت یوسف پاکتے دل دلوں دھیان لگایا
 دوسے حضرت بولے حرفے بولے کھل سرحلے
 پھٹ کڑتے متھ رہا بی بی سے حضرت باہر لے
 زینجانی بی کے خاوند نوں دیہہ نرا اس پردے
 عزیز مصر سن کہے یوسف نوں دیہہ گواہ اعتباری
 کھوٹے اندر رہ گیا ایسی بی بی دا نزدیک
 پھٹیا کڑتے حضرت اگول پھر بی بی ہے سچی
 جیکر پھٹیا کڑتے پھول جھوٹھی بی بی ہوئی!
 دیکھیا کڑتے پھول پھٹیا کرے عزیز پکارا
 ہے قریب تساڑا بھارا بول عزیز سنایا
 یقیناً توں میں او گنہساری حال نظری آیا
 اک لکھ دی ساقتن دوجی خاص باورچن آئی
 پنجویں عورت نخوان برادر اتہاں بات کھلاری
 بی بی دعوت کردی انہاں بھٹال گھریں بلایا
 مکیں مٹھا کئی قسماں کھاتا ہر اک پیش ٹکایا
 جدول ناں نے حضرت ٹھاسا سب نوں دہشت آئی
 بی بی کہندی نی ایہ اُدھو جس دا طعن کرایا
 جو میں کہاں ہے ایہ کرسی کٹے گا پھر قیساں

لے گئی حضرت نوں اس جانی کہندی میں دکھ سہا
 ہوئے تراز ناہ سے پاروں دکھ بھلیا جائے
 بی بی کہے نہ ڈریں عزیز دل نہ ہر دیال مر جائے
 گناہ خوش ہو کر فضل لکھتے جاں یساں نذرانہ
 کہے شیطان نفس دے لکے نہ نہر نوں چڑھا نوں
 رب برہان دکھایا یوسف جسلوہ نظری آیا
 ستویں دے دچہ کھٹے تائیں بل بی بی تھپائے
 عورت اتھانا چلیا آوے دودھال نظری آئے
 میں گھر جو بریاں پہا ہے قید پورے دچہ دردے
 چھوڑا لڑکا دچہ چھوڑے حکمت تھیں رب باری
 کہے حضرت بولیا لڑکا گواہی دین مسدیقی
 تال پھر جھوٹے حضرت یوسف کرساں بات نہ کھی
 پھر سچے ہیں حضرت یوسف کڑتے دیکھو کوئی
 بیشک تسال عورتاں دا ایہ ہے فریبی کارا
 یوسف جان دیوں گل گوری بیوی معانت کرایا
 پنج عورتاں سن ہمرازاں بی بی طعن کرایا
 سد بلاون والی تیجی چو تھی تائیں سائی
 سن کر باتاں کرن ملامت مت زینجا ماری
 ہر اک کارن تخت علیحدہ میویاں بلق رکھایا
 اک لیمو اک چھری پھرا کر حضرت سد منگایا
 کٹ لئے تھہ کہن نہ بندہ ایہ فرشتہ کاٹی
 کہے محبت خواہش مینوں پر ایہ تھہ نہ آیا
 سن کر حضرت کہن تھلایا مینوں بہت امیدیں

تید پسند اس باتوں بدھرمینوں ایہ بلا دن !
 ہوجاں نہ بے عقل خدایا کریں قبول دعائیں
 کہ اتفاق بیوی تھیں کہندا یوسف قید کرائے
 حضرت سے متراج منکمل خوب لباس پہنایا
 حکم دہی تھیں چل خلع دی بہت صفائی کرے
 مریع تخت جٹاؤ سوتے اٹھے اک رکھایا
 خوشبو گونل گونل لگا کر حضرت تخت بٹھا دن
 ساتی اک باورچی دو جانہر اخطاؤں پا دن
 اک دوسے تھیں واقف ہوئے تن دن گزر سداٹے
 کہے باورچی روٹیاں کھا دن سرور بند میرے
 خواب تعمیر بتانویں سانوں نیک بندہ تول آیا
 سکھایا علم میرے رب مینوں چھوٹاں مذہب غلامدا
 کون خدا تیرا اوپہ پھین کیا جو رب جہساناں
 دین اسلام جو نیو داسے دا کہن انہاں کی ناناواں
 کم اساتھ ساتھ اللہ دے نہ شریک بناناواں
 لیکن اکثر شکریہ کرے میں حق دین سکھاناواں
 بھلا معبود علیحدہ علیحدہ کئی بہتر یا اتکا !
 تیں پجاری تیناں دے پڑا دے نام رکھاٹے
 فرمایا اس نہ میرے با بھول پوجا ہوساں کر لو
 بندی خانے دیور فقیر خواب انگور دساٹے
 دھب سولی آپر چڑھسی منتر جتساور کھا دن
 ساتی تول پھر کہا حضرت اپنے خاوند اگے
 بلا بھگتا ہوں قید اک بندو استوں تا کہیں بھائی

پچانویں جے نہ کرناہاں تھیں شاید ایہ بھلا دن
 پتر عزیز لگا دیہ خلقت پھیل کیساں افواہیں
 ایہ بدنامی خلقت والی سراپنے تھیں لاٹھے
 زریں کمر بند بٹھ کر تول حضرت قید کرایا
 عالی شان مکان بنا کر پیر سوتے تھیں بھر دے
 نفیس دیباٹے آپر بچھاٹے حبر عود حسلایا
 دو غلام قریبی شاہ فٹے اندر قیدے آ دن
 ڈٹھا حال حضرت دالا ہو حیران سنا دن
 انگور پھوڑاں خواجے اندر ساتی اکہ سنلے
 میں ایہ خواب ڈٹھی اج لاہیں آئے حضرت میرے
 کھانا کھانویں بیلاں کہساں حضرت فرمایا !
 رب قیامت تھیں جو شکر نہیں یقین جہساندا
 پچھن مذہب کیا ہے تیرا پھر حضرت فرماناں
 باپ یعقوب اسحاق بابا بن ابراہیم بتاناواں
 پاک اللہ افضل اسال پر تے جو ہر شانواں
 بندی خانے دیور فقیرا سول تسال پچھاناواں
 ہے رب غالب سب اٹے کیا وڈا کیا رنگا !
 سند نہ انہاں رب اوتاری حاکم اوس سولے
 راہ اٹھے چھوڑو ساس نظر اوہدے دل دھر لو
 صحیح سلامت خاوند تائیں جا شراپ پلاسے
 خواب تعمیر بتائی دوہاں جوتال طلب پچھا دن
 میرا ذکر کریں جس ویلے نشہ بیون اوہ لگے
 بات حضرت دی پاک خداوند نہ پسندایہ آئی

بھل گیا اچ ساٹے تائیں مدد شاہوں چاہی
 قید رہا ست برس سال حضرت وحی پیغام لیا یا
 حضرت کیا رضا رب آپ کر سال شکر سنایا
 قید بند قریب عورتوں خود زبانوں کہہا
 حضرت کیا باب میرے دی ہے کچھ خبر بتایا
 دن کے رات عبادت کرا ہورہیں کھجکراں
 میرٹ محبت تیری پاروں جبرائیل بتائے
 شہید اک درجہ ہر ہر دن وجہ جبرائیل بتایا
 خواب تعبیر موافق ہو یا جیوں حضرت فرمایا
 باورچی چڑھیا مولیٰ آپ کھا گئے ماس جناور
 ست یا نور بس وجہ قیساں حضرت وقت گزارے
 زلیخا بی بی دن تے راتیں گریے زار کراوے
 رات اک شاہنشاہ نول خوابے گایاں نظری پتیاں
 بالال قلعے نظری آیاں ست خشک ست ہریاں
 ہو حیران بلا بخونی شاہ تعبیر چھپاوے
 خواب شاہنشاہ ساقی سن کے کہندا شاہنشاہ
 اپنا لے باورچی والا ہوسی خواب حوالا
 حکم ہووے تے اس نول لڑاں کہی خواب تعبیراں
 آیا محمول پاس حضرت دے عجزوں کرازاری
 کیا حضرت میری قسمت بکھتی اللہ والی
 خواب شاہنشاہ والی ساقی حضرت پیش گزارے
 ست کمزور جو ست فرہ نول کھا گیاں ہیں گلہاں
 سج تعبیروں ندر خلق نول شاید ہووے تیرا

بات سلطان بھائی ساقی ربی بے پرواہی
 کیوں مخلوقوں مدد منگی خالق یاد نہ آیا
 گناہ کس پاروں قید ہو یا میں جبرائیل بتایا
 دعا قبول کرے رب عالم کوئی قریب نہ رہا
 وحی کہا گھر غمبول بیٹھا رو رو نظر گواہا
 پچھیا کیوں بچو یا اس نول الدباک غفاراں
 حضرت پچھیا غم تھیں درجہ باب میرے تھکے
 کیا حضرت نہیں مضائقہ جس تھیں ہوسوایا
 خلعت بخشی ساقی تائیں درجہ اپنا پایا
 ساقی بھلا کرن چھوڑاوے بغیر اللہ کس پارو
 کرن کروں عبادت ربی مسلم ہوں تہراے
 آوے جاوے میرے تھکے قید کرا پچھتاوے
 ست کمزور جو ست فرہ نول بیکردیاں کھا گیاں
 خشک گیاں کھا ہریاں تائیں یہاں شان ذریاں
 خواب بخونی سن کر اکھن شاہ سمجھ نہ آوے
 باہجہ گناہ اک قیدی بندہ بندہ پاک الاہ
 سارا شاہنشاہ نول کہندا یوسف مرد کمالا
 کریں آزادی مرد سچا زیں قیدی بن تقصیراں
 بھل گیا پیغام تسا ڈا ہو گئی غلطی بھاری
 دوس نہیں مریزے کوئی بات نہ رازوں قالی
 کہندا خواب تعبیر جو سچی مینوں اکھ بیارے
 خشک ہاں ست ہریاں شاں کھان نظری ہاں
 حضرت کیا ست برس سال فصول ہوا ان جھیرا

پھول قحط پورے ست برسوں خلقت علی بن آدم سے
 پھر لڑایا بہتی محنت ہر سال ست کراؤ
 سمیت سٹے دے دانے رکھو گلے نہ کھلے
 شاہ ریان تے مصری لوکاں سن حیرانی آئی
 کہن گناہ خراب میری دارا دیویں اس پایا
 شاہ شاہ کیا کڑھ قید و ناس میرے لے آؤ
 حضرت کیا عزیز رضاؤں با بھونہ ہر گز جانوں
 ساقی واپس آکر شاہ نول باتاں آن سنایاں
 پچھپچھا شاہ نے کیا حقیقت تسان صفت پھیلا یا
 سمجھ بی بی حق ظاہر ہوا کہندی یوسف سچا
 عزیز دینا دی گل سن کے ہوشمند چھوڑے
 حضرت کیا تحقیق اس کارن کیتی خاوند جانے
 خیانت کرے جو اللہ اس دی کدی پوری پائی
 رحم کرے رب میرا میں پرہیز و ن بخش والا
 مختاری ملک سارے دی غیبتوں سے کر پھر فرمایا
 حضرت کیا نمایاں شاہ نے غلہ جمع کرایا
 تاج شاہی رکھ حضرت کے ہر فریوں تخت بٹھایا

جو سب عمروں جمع رکھایا کھانے سے مہربان پائے
 جمع آنا جوں کیتی عمر جو ہر سال ست ٹنگھاؤ
 تعبیر جو حضرت یوسف دیتی ساقی جاسٹے
 اثر ہوا اس بالکل شاہ نول یوسف خبر بچائی
 ساقی گزریا حال کل شاہ شاہ سے سنایا
 ساقی آن کیا چل حضرت عزت وافر پاؤ
 کس گناہوں قیدی ہوا تحقیقات کراؤں
 زلیخا بی بی ہمراہ زناں سب نے سہنگایاں
 کہن عورتاں خاشا اللہ اس نے عیب نہ آیا
 دیکھ اس نول دل ڈولیا میرا پر ایہ رہا پکا
 قوت ہوا وچا ایسے ٹم سے رہا زندہ دن تھوڑے
 خیانت خفیہ میں نہ کیتی خاوند مار پچھانے
 خود نول پاک نہ کہاں آمارہ نفسے کم بڑائی
 ملک ریان کیا تھوڑے دایاں بہت کمالا
 بخوبی کم انجام پنچا میں دل میرے دھبہ آبا
 لہذاک سال عبادت شروع شاہ نول جنت
 کار و بار تمام مصر ہوا حضرت سے تھکایا

بیان بی بی زلیخا ضعیفی دعا حضرت یوسف سے عمر جوانی پاکیزہ کا حین آنا

اور برادران حضرت کا واسطے غلہ کے آنا اور بنیامین کو منگوانا اور ملنا

شہر وں کل خلقت نے آ حضرت عمر بن سنائی
 جان پئی پھر مٹی تلی من گئے جہاں کھانے

ست برس جال گزر مدخلے قحط مصیبت آئی
 پکارن بالینا الجمع من کہ حضرت دیوان داسے

اکثر لوگوں بات یوسف وی پاس زلیخا کرے
 دولت ساری بی بی واری حضرت یوسف تامل
 دن تے رات کریدی زاری ہو گئے نین نابیتے
 قرائی آتش وچہ جلدی دہندی حضرت وچہ راہیں
 سایہ شاہی حضرت یوسف گنتی وچہ نہ کئے
 چالی ہزار جوان سلخ پوش ساتھ حضرت چلے
 اک دن حضرت میر کریند اس طرف لوں آیا
 توبہ کر دی رب تیں ڈروی سن کر دوڑی آئی
 تقدہ غم دائیں ضیعفوں تے پھر کریں دعائیں
 کہن زلیخا ملل کیا اے کتھے حسن جوانی!
 فرمایا عشق موجود ہے بھی بی بی عرض گزاری
 اتنی گرمی پہنچی چاہک تہہ حضرت تھیں جھڑیا
 عشق میرے دے شعلے آتش اتریرے پہلایا
 دن تے لائیں حسن تیرے وچہ بی غمائیے کھانوں
 جھپٹے عشق نہ کئے نہ پڑے وچہ اس گمن گیسے
 رجب محول حضرت یوسف گھوڑے تھیں لہہ آئے
 دین اسلاموں ہوئی مشرت ہر مومن دی مائی!
 بولی درگاہ عرض سائیں وقت گیا تہہ آئے
 مائی عمر تیری وچہ خدمت میری سب دیہائے
 سن حضرت مرنیوال کیتا وحی حکم لے آیا
 دور کست پڑھن شکرانہ سجدے کرن دعائیں
 جو چاہیا سوسلک پایا مہر سجدے تھیں جائیں
 اٹھا مہر سجدیل ڈٹھا حضرت دافر حسن سوایا

مل لیا دن وقت گھوڑوں کھانوں ٹھکے مرے
 ہوئی محتاج ضیعی حالوں رہا نشان نہ دھاموں
 بدن ہوئی کمزوری بھاری غم عشق دا سینے
 دلدی اکیتوں ہر دم یوسف تے ساتھ لگائیں
 باہر نکلن گھوڑے آپر لوک ہو دن مہر آئے
 چار ہزار کمر بند زریں ہزار عقلمند رل دے
 زلیخا بی بی تیں جاگھ پوجا بت کوڑا یا
 کہے کریم ذرا رک جانا مجزول بات سعادتی
 گھوڑا گھڑا لیا کر حضرت سکیاں جھول نہائیں
 برباد ہوئی وچہ عشق تیرے دے پھر بی بی فرمائی
 دیہر چاہک پھر حضرت دیکھا آ بی بی نے ماری
 بی بی بولی اس آتش تھیں دل میرا ہے سڑیا
 رہنا نہ چاہک قالہ تھیں خود کساں ار مایا
 سب ظہور تیرا ہی دیکھا اپنا آپ نہ پاؤں
 اتم ہوجاؤں جو پئے جاؤں دو دن رات سویرے
 ایمان لیا توں رب میرے پر پھر حضرت فرمائے
 کہن حضرت منگ جو کچھ منگیں دیسی ذات خدائی
 اوہ عمر جوانی منگاں رو رو آکھ سنلے
 کراں عبادت پاک ربیدی نہ دم منالچ جائے
 کہہ دست جو کہنا چاہیں پاک الدنہ رایا
 ایسے نہ سی مہر سجدیل چاہی بی بی کوئے نہائیں
 کرے قبول لائے مال عرفان پاک خداوند سائیں
 دیکھ صورت خود بی بی اپنی رب داکشکر بجایا

ایمان ترقی اتنی پانی حضرت محفل سدا یا
 کہندی بی بی چھوڑی دینا غیر ال تھیں منہ مڑاں
 عشق بی بی دا دھائی کر کے حضرت دے دل آیا
 دن چالی وجہ اس فرقت سے حضرت وقت تکھایا
 پھر رب حب یوسف دی بخشی تے پھر عقد پٹھایا
 حضرت یوسف خلق الدول دھیان طراہی صرے
 فقیر محتاجاں مدد دے دیوں پاک بے تھیں ڈرے
 ملک ساسے وجہ پاس کسے دے درم نہیں تہہ آدن
 میجے سال غلام کینزاں غلے پاروں جسا دن
 پچیس سال مکان زمینوں پر بے دخل سدا دن
 ستویں سال بچوں کھانے دے اہوڑ سب دے
 ہو جبران کہن شاہ ایسا سفیائے نہ تکلیا
 بے حد کردا فکر خدادا آزاد کرے سب تائیں
 قحط اندر کدی بنی خدادے کھانا نہ رچ کھا دن
 ستویں سالوں دن باقی چالی محلہ رہ گیا تھوڑا
 پچھلی راتیں زاری کر دے حضرت کہن الہا
 آیا حکم خداوند عالم توں اسے یار پیارے
 حکم رب تے تھیں حضرت یوسف سب نول پیش ملایا
 پاک جمال جو حضرت یوسف مجھکھ پیاس بھلائی
 قحط گیا دیر اٹھویں ساسے الہ کریم کماٹے

جلی چھوڑ حضرت نول پاسے حضرت نیر بلایا
 دل وجہ حب خدادی آئی ہو رہ نہ گیاں لوڑاں
 حکمت ربی راز اس سے وجہ حضرت اکھٹایا
 چالی برس نہ دردی بی نے میسی اتنا پایا
 ہوئی محبت اکو جیہی نیک اولاد بھی جسا یا
 قدر موانع حاجت منداں فروخت غلہ کرے
 اک من غلہ دس دینارین غل قحط تھیں بڑھدے
 دس سال بچوں تے دے مویشی بھی وک جادوں
 ہوتے سال سامان گھرا اندا حضرت پاس مکاں
 چھویں سال اولاد بہہ کرے کردانے کھا دن
 با بچہ فروخت کوئی نہ ایسا جو رہیا ورنج گھر دے
 عاجز خلقت حضرت دھٹی آخر نہ رہ سکیا!
 ہو جو مل کسے دا میسی دتا نیر انہسا میں!
 رچ کھا لوال تال میرے تائیں بھل مسکین نہ جادوں
 فانیوں غل خلقت آئی مہر نہ رہ گیا بھورا
 ہندے تیرے فاقیل ہر دے میرا شاہنشاہا
 نہ غم کھائیں نکل دکھائیں رچ جادوں گیسے
 برکت والے مہرے اہر دل ذرا نقاب اٹھایا
 گزر گئے دن چالی آلوں ہوش کسے نہ پائی
 بے شمار راج ہوا پھر ہر کوئی رچ رچ کھائے

شام شروچہ نخط سببوں خلقت چارچہ فیروں
 غلہ لین شروچہ آون ہر دم شام سویروں

بھائیوں کا مصر میں آنا اور واپس جا کر بنیامین کا لانا پھر مصر کے کنبہ باب بولانا وغیرہ

حضرت یوسف یا بھوں غلہ کتے نہ ہوس جاتے
بنیامین یعقوب نبی نے رکھیا خدمت کار سے
بھائی حضرت یوسف مصر سے داخل سالے ہوں
حضرت یوسف تائیں بھایاں ہرگز نہیں بچھساتا
حضرت پچھیا کون کوئی ہو کم کیا کیوں آئے
بولے ہاں کفائوں آئے تے ہاں قسط ستائے
حضرت کہا جاسوس تیس ہو میوں نظری آؤ
کہن بھائی یہ کار نہ ساڈی فرزند یعقوب نبی سے
حضرت پچھیا کتنے بھائی تیس پڑتھیں سارے
تے اک عمر چھوٹی سے اندر کھالیا بگھیاڑے
کہن بھائی یوٹن مسافر کیا ثروت گزاراں
بھائی آکھن باب نہ اس لوں کہے اسٹے گھلے
حضرت کہا اک قیدر تال تھیں رکھاں گاس عاتے
بھائی رکھ لیا اک حضرت باقی گھروں آئے
کہنا اک اک بوجھ شتر دھو مل سی بھائی لیاؤ
مک مصر تھیں بھائی چل کروچہ کنعانے آئے
ہو کچھ گزری سب حقیقت بیٹیاں باب سنائی
اک اک بوجھ شتر داغے ملے زیادہ سانوں
جے نہ بنیامین جاوے گا ملے نہیں اک دانہ
بھیس بھائی بیانیہ حفاظت ساتھ رکھا سال
سپرور پیری حافظ اوہ بات نبی فرمائی!

باب حکم تھیں بھائی یوسف دانے لیوں آئے
باقی دسے دسے کر چرچہ ٹرپے مصر درباب سے
حضرت لوئے پچھان سبھانوں جاں پام کھوون
شاہ عزیز مصر داوالی ہوسا نہاں نے جساتا
شکل تہاری بہت پیاری دل میرے لون بھائے
خواہش اناج خریدن ساڈی مطلب ہو نہ کائے
دریافت کر سوماں ایچھے داد دشمن خبر بتاؤ
دوست رب ما باب اسٹا اسٹے نیک عقیدے
آکھن بارل ہسے اک پچھے پڑدی خدمت کائے
حضرت کہاں کی سند گواہی بات نہیں اقباسے
فرمایا چھوٹا بھائی لیاؤ اس تھیں سچ متاراں
کرسال کوشش جے اوہ بھیجے شاید تیرے وتے
جاؤ اس لوں لے کراؤ پورا پستہ جاتے
بوجھ شتر دا اک اک دتا تے حضرت فرمائے
غلام تائیں فرمایا حضرت پونجی بوجھ پچھیاؤ
پچھیا باب مصر دا حالا بیٹیاں حال بتائے
خواہش بنیامین عزیز میرے طلب دیکھن دی آئی
جے کہ بنیامین لے جائیے کیتی عرض تسانوں
ہے عزیز تاکید کرائی خالی گھروں جانا
باب کہا اعتبار تال نہ وانگ یوسف پچھتاں
کھوئے بھار جو قیمت لے گئے بھار مل کل آئی

آکھن بیٹے اتا پونجی آگئی واپس مڑ کے
 اک اک بوجھ اوٹوں دودھ پائے بنیا بن جائیے
 عہد خدا دادے فرزندال حضرت ہاں کرایا
 جاون لگیاں نبی اللہ دا فرزندال فرماندا
 پونجی واپس لے کر جاؤ شاید بھیل کر آئی
 فرزندال نول ٹور پیہر کر دے گریہ زاری
 کٹ مسافت بعد وناں کچھ وچہ مصرے آون
 جھک بھایاں نے ادب بجایا حضرت یوسف لگے
 چھپا حضرت جو پونجی بھیجی بھایاں پیش ٹکاٹی
 نوکر کھلے قسم قسم دے دسترخوان رکھا وں
 بنیامین اکیلا بیٹھا کر دا گریہ زاری
 بنیامین گیا اک بھائی مال میری دی جایا
 یوسف نامول بھایاں گیا کھالیا بگھیاٹے
 بھایاں پاسوں لے اجازت آکھن آہل کھائیے
 قہقہہ اٹھا کر حضرت جال منہ اندر پایا
 چھڑک گلاب اٹھایا حضرت گیا ہرگی تینوں
 دیکھ تال بیہوش ہو یا میں دیوں وانگوں بھائی
 بنیا مینا توں میں بھائی بھایاں کار کماٹی
 سُن حضرت تھیں بنیا مینے فیہر بیہوشی آئی
 بنیا مین گیا وچہ بھروں تیر یوں کردا زاری
 روتیاں مین نابینے ہوئے تلخ ہوئی زندگانی
 پھر حضرت سب بات بھایا ندی بنیا مین سنا وں
 تے پھر جاون کھو ہے اندر نکالیا پھر کرواناں

ملن مصر دی غلے کارن چلے جائیے پھر ٹرکے
 گیا یعقوب نبی نہ بھیجاں جے نہ قول کرائیے
 اللہ حافظ بنیا مینے یعقوب نبی نہ مایا
 اکٹھے نہ دروازہ لنگھو شفرق ہو یوسف سنا وں
 ایہ نہ رکھن روا اسانوں توکلت و علی اللہ فرمائی
 اہل کنعانی بھی سب روون مل مل وار واری
 میاں خیرال حضرت یوسف خوشنوں بول سنا وں
 دستار خلیل اللہ دی دے کر باتاں کرنے لگے
 غلاموں خورش کھلاؤ اعلیٰ حضرت بات سنائی
 مائی بلے دودھ دل کر گے حکموں کھا وں
 حضرت پھپھیا توں کیوں روئیں دس حقیقت ساری
 مینوں یاد رہے ہر ویلے اُس دے ہجر روایا
 جے اج ہر ندال کر کھاندے غم جدانت مائے
 کھان ہانے ہورس غلے کہندے ڈیر لائیے
 بنیا مین دنداں دی چکوں ہو بیہوش سدا یا
 بنیا مین گیا پت بنیاں ہرگی پوسے نہ مینوں
 نام یوسف گم ہو یا میں تھیں روال چہ جدائی
 چھوڑ غماں نول گئی جدائی مَن رب خوشی دکھائی
 ہوش آئی تال حضرت یوسف پتو دی خبر چھپائی
 بیت الخیران عبادت اندر اُس نے عمر گزارا
 حضرت یوسف کردا زاری سُن کر درد کہانی
 لے جاون حال پتو تھیں مینوں ٹاٹدی مار کر وں
 بھایاں دیکھ قتا تھہ اُس دے ملیا مصر کاناں

دے مصیبت تخت بہا یا میرے الد میتوں
 پاس رکھاں کر جیلہ تینوں موج خوشی دی مانی
 اک اک شتر لدا کر غیلوں رخصت حکم کرایا
 اک منزل جال گنٹا گیرے مگر غلام دوڑایا
 صاحبزادے کہن پیالہ ناپیں اسال چھپایا
 دیو اسال غلہ ضامن ہو پھر کہن نبی دے جانے
 ایتھے چوری کرن نہ آئے پہلے چور نہ ہیاں
 کہن ہنرا اس پکڑ لے جاؤ جھل دے پو بھول پاؤ
 حضرت یوسف بیٹو تھیں چوری دیکھ تاسی بھال
 شریعت نبی یقور لول چورے رکھاں سال سنایا
 پیرا وہ بیمار اہانڈے دیکھے مینا شے اگون
 پیالہ شاہی نکل آیا سارے واپس آندے
 کہندے شاہ عزیزا تیرا احسان اسال پر بھارا
 لے جائیے اس پاس پر دے من شاہان فرمایا
 کیتا خود اقرار تال لے چور جو پکڑیا جائے
 تال کیا پیغمبر زادے سر دیکھے اکھراؤ
 کہن شاہان سچ کہنا تیرا عجب نہیں اس چوری
 حضرت یوسف دل و چہرہ کہا ظاہر نہ کہ سنایا
 کہن گئے اے شاہ عزیزا اس دا بڑھا آتا
 دیکھے اسیں احسان کریں تول پھر حضرت فرمایا
 با بھول چور جے پکڑاں ہول یہ انصاف کہا لال
 کہن لگا اک باپ اسال تھیں عہد الد دا لینا
 میں نہ جاساں آپر کر چکر لکھیا یا پ نہ میرے

بات نہ بھایاں ظاہر کرنی کراں تاکیراں تینوں
 کھانا کھا کئے دل بھایاں تن دن رات دہاڑا
 پیالہ چاندیوں جڑت جواہر بھار بھائی دھہ پایا
 آکھنوس شاہی چور تیں ہو پیالہ تال چھپایا
 کہے پیالہ دیو جے غیلوں لسی شتر لدا یا
 معلوم تال لول قسم الد دی شرارت کرن آئے
 کیا غلام ہنرا کیا تے ہوئے جے چھوٹے کہاں
 شریعت ساڈی اس خطاؤں ایہا خبر کھاؤ
 بھائی رکھ لیا بھائی نے ذقے لا خطا یاں
 قاتل مہو ا بھایاں تائیں حضرت نہ بتلایا
 بنیائے بیمار ڈٹھا پھر ہسی سب دے پھول
 حاضر ہو دربار حضرت دے پیرا وہ اکھ سنا دے
 ہن بھی سائل بخش معافی کر ساڈا جھٹکارا
 حکم شریعت دین تال پر میں ہے عمل کرایا
 باس اودہ صاحب مال ہے گا سال اک قید ہنراے
 پھر کیوں چوری کرو اسادی کیا جواب بتاؤ
 پہلے چوری کردار یہاں اس بھائی اک ہوری
 ہمے تیں خود الد جانے ہوئے تال بنایا
 اس دے با بھول رکھ کے تول اسیں جو گئے سچا
 حکم شریعت دین تال اس پر عمل کرایا
 نا امید ہوئے پھر بھائی کہن صلاح بتا لوال
 گناہ پہا جو سہ کر چکے حال یوسف دا کہیا
 یا حکم کرے رب میرا جس دا بہتر حکم چو فیرے

رہ گیا اور وہ چہ معروضے بھایاں رخصت کروا
 بنیامین اسال دے کیے بے توں چھوڑیا ناپیں
 ہوئے تیار لڑائی کارن یہودا لھرہ مارے
 باقی بھایاں رہیں تائیں دے شکست ڈٹائے
 معجزات نبی دا ڈٹسا ہر کمزور کھلے
 حضرت یوسف کیہا بھایاں نوں سمجھیا اتناں جوانوں
 ماحیزا دیاں کیہا بیشک ایویں رب دی مرضی
 پیغمبر سے بیٹے کر کے چھوڑاں حضرت کہندے
 دیہا یہودا تے نوں جانے کہندے پیو نوں کہنا
 ماحیزا دے آئے گھر نوں پیو نوں حال سنایا
 اس چھوڑاؤن کارن لڑیاں فتح نصیب نہ ہوئی
 اس بستی دیاں لوکاں پوچھیں اس چھوڑاؤں ہر سال
 فرزندال تھیں سن کر حضرت کہن نہیں یہ بھاوے
 لے آئے گا شاید سب نوں پاس میرے حق قبائے
 پھیرا منہ اٹھاندی طرفوں کہن یوسف افسوسوں
 فرزندال سن آکھ سنایا قسم بے دی کھائیے
 ہلاک ہونوں گا یاد کریندا انہاں دواں تائیں
 بے قراری غم میرے دی پاک خداوند جانے
 نبی یعقوب کیہا فرزندال محروم نہیں ہو جھاڑ
 قتل رہتے تھیں نا امیدی کا فر لوکاں تائیں
 یعقوب نبی پھر بیٹیاں دے تھو اک کچھ خط پچائے
 حضرت یوسف نوں خط پیو دال بھائی کھڑا اندے
 حضرت یوسف پیردے خط دا موڑ مہاب پچائے

اک روایت بھایاں کیہا شاہ عزیز ہمارا
 لے جانواں گے جوہر اتیں تھیں زور و تار پائیں
 چالیس ہزار بہادر جنگیال سن کر ہوش و سانسے
 خلیل الدودی بگڑی حضرت یوسف پاس دکھائے
 حضرت یوسف پکڑے تھیں ڈاڈھے عاجز ہوئے
 اسال مقابل دانہ کوئی ہے پھر زور وول شانوں
 پکڑے گئے تھو تیرے اندر سن لے ساڈی مرضی
 نہیں تے ایس دلیری پاروں ایٹھے قیدی ہندے
 بیٹھ تیرے چوری کیتی پے گیا ایٹھے رہنا
 قید ہے بنیامین معروضہ شاہی جام چھپایا
 پکڑا یا سانوں شلہ عزیز ہے ہشن زندگیاں کوئی
 تے ایر قافلہ جس ہمارا ہے آئے ہاں سج کہساں
 تسال بنائی بات دلوں ہی ہن مبروں رہ آئے
 حکمت خیراں والا مالک جس مسلم سب حال
 سفید ہویاں غم جن دیوں اکھیں خوشیاں گئیوں
 ہمیشہ یاد رہے گا کردا یوسف آکھ سنائیے
 کیہا یعقوب نبی فرزندال کراں شکایت ناپیں
 میں جانا جوہر بے طرفوں بھید تسال نہ پائے
 یوسف تے بھائی اس دینوں جاتلاش کراؤ
 مؤمن ہر دم رحمت آساں رکھن ہر ہر جائیں
 پھر ہر رخصت پیوئے پاسوں وہ چہ معروضے
 حضرت یوسف پڑھو کر خط لوں گریہ ناز کرانے
 یعقوب نبی پڑھو خط دے وچلن ٹر یوسف پائے

گھلایا پھر خط قاصد دے ہتھ لکھیالے غزنہ وال
 دے خط بھائی کہن حضرت نول غریب اسیں پردیسی
 اسیں آئے گھر والے ساڈے لکھیاں ولن بڑیاں
 فلہ پورا دیہ خرایت شاہا عجز سنایا
 حضرت یوسف نے فرمایا جہاں تسال سمجھ نہ آئی
 کہا اناں کیا سچ تو نہی میں بھائی یوسف آیا
 تحقیق خداوند ابراہیم ساڈے بڑا احسان کرایا
 حضرت یوسف تھیں سن بھائی کہند قسم غفاری
 جو تصور گیا ہر ساتھیں بخش قصور ساڈے
 بخش دیوے رب پاک مہرباں مہربان بھال تھیں
 کس باعث تھیں پیو دیاں اھیں چھوڑ گیا بینائی
 حضرت یوسف کہن بھرا نوال ٹو گڑتے لے جاؤ
 باپ آفے خود مینا ہو کرتے سب کنبہ آئے
 بھائی چھوڑ مہر دل و طناں خوشیوں قدم چلے
 کیہونہ بڑھا بہک گیا لے یوسف دی ہا نوال
 بعد خبر لے آیا قاصد گڑتہ منہ پر لایا
 فرزند نبی کٹھانے آئے آپینام سنائے
 اہل البیت نبی لے ساری طرف مہر دی جادون
 رستے دچہ یعقوب نبی نول جو ملے فرماون
 سننے والے کہن اسیں ہاں سارے اسد بڑے
 حضرت یوسف اس تھیں پچھول ہمراہ شکر آئے
 رل مل دچہ مہر دے آئے لیکے مال میو تائیں
 سجدہ کرے سکے بھائی حضرت یوسف اگے

کر و منت جاشاہ عزیزے بھائی چھوڑاؤ بندل
 کر کر یاد ہیر دچہ اس دے بڑھا باپ رُسی
 لکھیاں ہر دچہ پیش جو کیتا دیوین جنسال کھریاں
 ہیشک کرن تحریت جیٹھے پاؤن اجر سوایا
 تسال کی کیتا ساتھ یوسف نے نالے اس دے بھائی
 حضرت یوسف کہا میں یوسف بھائی پاس بٹھایا
 جو پیر ہیز مہر تھیں کر داکرے نہیں رب ضائع
 رب پسند کیتا ہے تنول اُپر ساڈے سرداری
 حضرت کہا الزام نہیں کچھ اُپر آج تساڈے
 میں قصور ساڈے بخشے ملاؤ باپ اسال تھیں
 آکھن گڑتہ تک تیرا رو رو نظر گواٹی
 آفے نور نظر دچہ اس دی جا اھیں پر لاؤ
 اعلیٰ قسماں کیڑے کھانے دے رخصت کرائے
 تے یعقوب نبی گھراپنے اہلال آکھ سنائے
 سن اولاد کہے تول وہی رب دی قسم اٹھالال
 ہو بیٹا کیہا جو میں جانا سا تسال نہ آیا
 پیو جی حضرت یوسف سب نول اپنے پاس لائے
 ہمراہ سب شکر حضرت یوسف راہ دچہ ملے آون
 دچہ ساڈے یوسف میرا ہے یا نہیں سناون
 سوار اسی اڈٹاں پر گزے اچال نول سر کرے
 باپ بیٹا پیر لے جدا یوں سچول مینہ برسے
 بٹھایا اُپر تخت دو ہاں نول کیتے فرزند دائیں
 حضرت یوسف کہے پیر تول پتے خواہ الراج لگے

کر کے فضل نکایا قیدوں شاہی تخت دو اسے
میرے تے دج بھائیاں شیطان ٹھکڑے بہت کماے
خبر دادادہ حکمت والا سو شاہاں دانشا ہے
دین اسلام ترقی پائی برکت نبیاں پادوں
تفسیر معات کراؤ ساڈی گناہ کماے بھارے
نہر بانی تے بخشش والا اسدے در دیاں آساں
داعی ہیں یا نہیں بھائیاں پر حال سناؤں سارا
خطرہ پیا انہاندے تائیں خوف قیامت ہولوں
دعا یعقوب نبی پھر کیتی لے میرے رب تافضی
کراں دعائیں فضل کریں توں لے ستار غفار ا
قانی ملکوں طرف بقا دی لے گیا خالق سائیں
بخشیا علم تعبیر خواہاں دانے حکومت جائیں
دنیا اتے قیامت ہر جا فضل چاہی دا تیرا
نتر سالان عمر ہوئی سی پشیاں قبول دعائیں
حکم خدا تھیں دنیا آتوں چلے گئے بے عذرے

ادہ خواب میری رب سچ کرائی بہت احسان کماے
کر کے فضل ملایا تینوں میرے پاک خدا سے
رب میرا تیروں کردا جو کچھ کرنا چاہا ہے
ہر شے اہل مصر تھیں پائے بھائیاں یا بھجھ شادوں
بھائی حضرت یوسف سندے کہندے باپ پیالے
کیہا باپ قریب وقت ادہ میں رب تھیں بخشا ساں
یعقوب نبی پھر حضرت یوسف کیہا بر خود دادا
میرا پکڑو سید ملنگ معانی تیرے کو لون !
حضرت یوسف کیہا آبا میں بھائیاں پر داعی
بخش گناہ اولاد میری دے توں ہیں بخشندارا
اس تھیں پھوں حکم خدا تھیں نبی یعقوب تے تائیں
حضرت یوسف کیہا خدا یا توں میں میرے تائیں
زمین آسمان خالق توں ہی توں ہی دوست میرا
نیک بختاں و چہ داریں یثوں لے میرے بسائیں
پندہ و فاتوں بر سر چوی جاں حضرت یوسف گزرے

بیان اصحاب کہف

شاہ بڑا تے لشکر بھارے رقبہ رب بڑھایا
سن کر دتیا نوس لڑائی لشکر حکم چڑھایا
دقیانوس فتح ہمتہ آئی اولاد اس قید کرائی
دقیانوس خدا خود بن کر پوجا پیا کراے
رب العالم سرور تائیں و چہ قسہ آن بتایا
کریں خلاص خدایا قیدوں کرتیاں کرم نگائیں

شاہ اک روم ولایت امدد دقیانوس سدایا
اک دن اس نے خبراں پایاں شاہ اک لڑنے آیا
جو شاہ لڑنے کارن آیا موت لڑائیوں آئی
نہج بیٹے اس شاہ دے ہمیں خدمت و چہ لکھاے
کہف اصحاب ایہا شاہنشاہ سے قصہ نبیاد چہ آیا
قائم دین اسلام آپر رکھ کرن جو ان دعائیں

آپس اندر اک دن انہاں ایہ صلاح بنائی
 کہ جہلہ کچھ نیکے ایتھوں جانیٹے ہووےں جانی
 وچہ چوگان جائے شاہ کھیڈن ساٹھ سال نیوٹے
 ملیا وقت گئے جاں کھیڈن راتوں راتیں جانڈے
 بعد ملن پھیں پھر اوہ پھین جاڈ کیت عزیزو !
 کہن عیالی کون خدا دے جس دی طلب تسالوں
 جس نے ملک عدم پھیں سب لوں ملک جوڈے آندا
 ہمراہ چلے بکریاں چھڈ ساٹھ کتا بھی آئے
 پاسبانی پھر بکریاں دے مارن کتے تائیں
 کرے دعائیں یارب سائیں طاقت دیدہ قماراں
 امت مارو میں عاجز تائیں میں کھروں بیزادی
 بات گئے دی کہت اصحاباں اٹھ دلاں پر پایا
 ہاں پہاڑ اندر اک غارے کہن ذرا دم لائیے
 کہت اصحاب گئے وچہ میند پاک رہے فرمایا
 رب فرمایا فیر اٹھا کر انہاں خبر بتائی
 جتنی مدت میند رہے اوہ سمجھ آپس وچہ جادون
 جس جگہ اوہ خواب کریندے غار موہ نہیں پر آئے
 آکھن ایہ تین چوہا کتا لکھیا وچہ قرآنے
 ست بندے اک کتا انہاں ایویں لکھیا پایا
 پچھے اک انہاں پھیں انہاں پھرے مدت کتنی
 پچھن والا کہے تساد ا جانے اللہ تعالیٰ
 مں بھیجو اک ٹھٹھ شہر لوں لے لے دیر جانیے
 اک انہاں پھیں کھانا لیون جاندا وچہ باز لے

شاہ ملعون ستا دے سالوں دعویٰ کرے خدائی
 رب جو ہے زمین آسمان دا کرے پوجا بھائی
 تمام قریب امیں اس جاؤں جانیے متے پکائے
 صبح ہوئی چند بندے ڈنٹے بکریاں چرواندے
 کہت اصحاب کہن راہ دے جانیے اہل تیزو
 کہن اصحاب جو سب واخلق دے ہدایت سالوں
 تدوں عیالی سن خوش ہوئے سچا سخن انہاں
 کہن کتے لوں دور مٹاؤ بھونک متاں پکڑائے
 زخمیوں زخمی کتا کیتا مڑے نہ اوہ پچھائیں
 طاقت بات کرن رب دتی کتا کہن ایاں
 جس خالق دی طلب تسالوں میںوں بھی حب بھاری
 کر کے رحم اٹھایا کاندے ساٹھ پیار رکھایا
 کر کے سفر تھکے ہاں یاد دیند کھڑی پل پائیے
 پردہ گوش انہاں پر پایا تے کئی برس ستایا
 کرن معلوم جو کس فرتے لے رہی یاد رکھائی
 دیا نو سی لشکر انہاں ہر ہر طرف ڈھونڈاون
 فضل رہے پھیں غار اس دامنہ سوزاں کھڑی ہو جائے
 کہن ایہ بھی پنج چھوواں کتا کون خدا بن جانے
 تیں سو بزرگ پچھ پچھیں خوالیوں رب اٹھایا
 لگے آکھن کھٹ اک دن پھیں یا رہے دن جتنی
 جتنی دیر رہے وچہ خواہے ہو کی جانے حال
 ایسا جلے کوئی خبر نہ پائے لے کر کھانا آئے
 دیا نو سی دے لے پیر وٹیاں دیو پکڑے

دیکھ دو پیہ نان بائی نے اس لڑاں اکھ سنایا
 دیر بڑی کھیں دقیا لوسی گیا گذر زمانہ
 نہیں تے شاہ دے دے دچہ حضورے میں تنوں لیجا لول
 کہت اصحاب ہو یا سن حیراں اپنا حال سنایا
 بادشاہے سنگا کر اس لڑاں کیہا سنالو میں حالا
 کہے اسیں چند بندے دے دے چھپ وڈیو چہ غارے
 کھکیاں نیند پیٹی اسالوں ہاں اچ اکھے سارے
 دے دے مادے چھپ چھپ کے میں کھانا لیون آیا
 اصل حقیقت ابھ جانے میںوں سمجھ نہ آئے
 حیراں ہو یا سن شاہ گل اندی کہے دینی علما لول
 جہاں پناہ شاہا ایہہ سچا عرض علما لول کہتی
 زمانے پھلے گذر یا دہ شاہ کتاب تارینھے پڑھیا
 اسواہ باشوکت ساقی ہو کر سارے اس کہت اصحابے
 جہاں نزدیک آئے سب نکالے کہت اصحاب پکاکے
 دیکھ تسالوں نہ غم کھا دن سب پہلے سمجھا لول
 کہت اصحاباں پاس گیا پھر کہت اصحاب پیارا
 مر یا دقیا لوس مدت داد تیا چھوڈ پسا
 کہتا میں دل جوئی کر سناں کہ سناں قتل تمہارا
 کہت اصحاب کہن دل سارے خواہش نہ دجوئی
 اگو خواہش پاک خدا دی دل اس دیول لایا
 ظاہر نیند تگن دل اللہ تیک قیامت تائیں
 بادشاہ ماہر کھڑا اڈیکے کہت اصحاب نہ آیا
 واپس آفسوسوں کہند انظر نہ پیئے پیارا

دفن زمینوں دقیا لوسی تہہ خزانہ پایا
 دیر حصہ میںوں بھی اس کھیں لبھا سچو خزانہ
 تیں کھیں چھیننے کل خزانہ میںیں سچ بتا لول
 جمع ہوئے سن ایہہ گل بندے شاہے خبر پچایا
 کہت اصحاب سنایا حالا گذر یا اپنے داللا
 ظالم دقیا لوس شاہے کھیں ہو عا جز بیچارے
 اکھدیاں سارگی بھکے ایہہ خوف ظالم دامارے
 لے کھانا میں دیاں روپیہ انہاں شور مچایا
 اک گھڑی کی نیند قادر قدرت کھیل بنائے
 دقیا لوس زمانے کس دچہ ہو یا تسناں کچھا لول
 ظالم دقیا لوس کہتے خدا خود ہی بندہ تہی
 اصحاب کہت دی بات شاہے لول تہہ ہی کر یا
 دیکھن آیا انہاں تائیں ہے مدت جو خواہے
 کھڑو دہو یا دہمارے دیکھ نہ کرن کفارے
 خوب نسل کر کے انہاں فیر تسناں لے جالول
 کہے شاہنشاہ ملنے آیا حال بتایا سارا
 بادشاہ کلم عادل ہے من جو غمخوار ہمارا
 کرو صلاح کیا ہے مرضی دیکھن آیا پارا
 وہی نہ حاجت کھا دن میںوں غرض نہ دنیا کوئی
 کہہ ایہہ بات پیئے دچہ نیند غیراں کھیں چت چایا
 گم ہوئے وچ لول الہی ہونہ نہ مہیاں چاہیں
 دیکھن غارے جانا چاہیا نہ کدھر سے راہ پایا
 عبادت گاہ اک بستی اندر پاس بنائی غارے

سرور عالم لوں رب العالم خبر قرآن بتاے
 ڈھلے سورج دی دھپ غلوں بائیں جانب
 امن امان و رچ غار میدانے قدرت رب و کھائی
 جس گمراہ کرے نہ کوئی اس لوں راہ دکھائے

دیکھیں توں دھپ غار اس کو لوں اپنی طرفں جائے
 دگر می نہ سردی انہاں کسے بہارے سنگے
 جس ماہ دیوے سنی تعالیٰ اس نے ہی راہ پائی
 پاک خداوند جس پر راضی اس نے رتبے پائے

بیان حضرت شعیب علیہ السلام

شہر مدائن دے وچ آئے نبی شعیب پیارے
 خلق آواز نہایت شیریں صورت خوب اجالی
 حضرت صالح دی اولادوں نبی خدا آئے
 قوم انہادی توں اندر بڑا اندھیر مچایا
 حضرت ساتھ زبان سیلی روز بروز ہٹاؤں
 جھگڑن ساتھ نبی دے آکھن تیرا دغل کیاٹی
 واحد ذات رب پر انہاں نہ ایمان لیاندا
 تنگ ہو گئے پھر نبی اللہ دے رب لوں عرض سنایا
 حضرت جبرائیل فرشتہ آیا حکم جہادوں
 لے جا اہل ایمان تائیں حکم خدا و آیا
 امت لے کہ نبی اللہ دے شہر دں باہر سدھاندا
 غضب اللہ دے نساں پر کہندے نبی غفاری
 لے پیغمبر اہل ایمان جہاد شہر کھیں جاندا
 سن آواز قہر قہار جانناں نکل سدھایاں
 کل اچے من کرن نچو لاں اچ کیا سری ہانی
 مان کیا پھر اس نہ ندگانی کہ لونیک کمایاں
 اوہ فائدہ پاؤں والے جو سمجھے سمجھایاں

صلت جنہاں دی وچ اصحاباں کرے نبی ہمارے
 حکم سناؤں خاص رہا حضرت و صف کمالی
 وچ قرآن مبارک جس دے اللہ حال سنائے
 تکراری دے دی ہتھ پھیری خدا و اخوت بھلایا
 حکم خداوند جو نکر آوے ساتھ تاکید سناؤں
 جس ہمارے دیوے پیاری تیرا کیا گیاٹی
 ہا سے ٹھٹھے وقت لنگھاندے تنگ نبی توں آندا
 مادہ عذابوں انہاں تائیں جنہاں ظلم کسایا
 دق دو جے لوں وقت فجرے ہوئی قہر قہاروں
 دوہیں جہانیں اہل ایمان کران کریم داسائے
 جس میں کافر کہن نبی توں چھوڑ گھراں کیوں جانے
 نافرمانوں دیکھو جلدی مرسو ساتھ خواہی
 آیا جبرائیل الہیوں سخت آواز سناندا
 آگ لگی سب مال اسباباں چیراں سب جلا یاں
 پاک قرآن بتا دے خبر ان کی دنیا زندگانی
 موت انہاں دیووں کھیاں پاؤں خبراں غیب سنایا
 تو بہرہ معانی منکر مشکل سہن سزایاں

کہن تھوڑے لوں بھو بہتا کن دلیدے لاکے
حکم خدا تھیں لے کے مومن نبی شہر سدا آیا
پہیز کے نہ رہی حیاتی مردے نظری آون
کرے دعا پیغمبر یا کر کچھ حیلہ سادی
کتھے رہے باہج مکاناں کھائیے کیا کمائیے
دعائی تھیں پاک خداوند زندہ کرے تماں
اپنی وجہ زندگانی حضرت کرے دہندے اری
وصل الہی باہج دے لوں ہو نہ ہرگز بھادے
اکھیں لوز کیتا قربانی خاطر دید پیادے
پاک خداوند نیر دوبارہ لوز اکھیں وچ پایا
بھی وادی لوز الہی کیتی بخش عطا
پھر بھی زادی کر کے حضرت کیتے مین تابیے
جتنی وادی کرے عنایت ہو جاسن قربانی
ملے دیدار جنت وچ تینوں حکم الہی آیا
طاقت صبر نہ اکھیاں نہ کھن باہجوں دید جھنوی

اپنا آپ سمجھاں یوسب عاجز کہے سنا کے
حیوان اسباب تے فصل مکاناں کوئی نشان نہ پایا
واہ سبحان اللہ دے نعرے مومن دیکھ لگا وں
پالیں سا لوں پالہاں سے کرے غریب لوزاری
دیہہ حیاتی باہج کفادال سب چیزاں پھر پائیے
کھتیاں باغ مکان اسباباں پا وں پھر انعاماں
دنیا دل لوں مول نہ بھادے لگی عشق بیماری
بل مینوں بل مینوں یاد ہر دم عرض سنا وے
غیراں دیکھن طلب نہ حاجت باہجوں حق نطالے
اوہ بھی پہلے وانگر عشقوں دوزخ دے لایا
دیدے اندھے روشن ہوئے نظر سبھا شے آئی
اے رب باہج دیدار تیرے بن نہ پکڑن نسکینے
تیرے پاک جمال بغیر دوزخ نہیں زندگانی
خوش خبری وچ دنیا دیواں صبروں اجر سوا یا
ترس ترس کے دیکھن کارن عمر گئی ہو پوری

بیان حضرت یونس علیہ السلام

مومل سالاہ تعلق بستی مینوا اک دسا وں
بھیجا پاک خداوند عالم حکم پیغمبر تائیں
نبی الہی حکم الہیوں نصیحت کرن ہزاراں
ہو آندہ نبی الہی عرض خدا لوں کر دے
قوم اس تائیں نبی خدا دے عذاب آوے مایا
رب العالم انہاں تائیں عذاب نشان دکھایا

آباد بستی دیاں لوگوں دیوں حضرت یونس علیہ السلام
قوم اس اندہ حکم میرے لوں ہر ہر جاسائیں
بالکل اثر ہدایت نہ پا وں ہر حکموں انکاراں
بھیج عذاب ایہ قوم انکاراں ہرگز ناہیں دے
کچھ رب عذاب کریگا انہاں چھوڑ سدا یا
مالک نام فرشتہ دوزخ اللہ حکم سنایا

سوم دوزخ دی جاد کماؤیں ملک حکم تھیں آیا
 نبی اللہ و حضرت یونس بھی قوم سچا تو ان
 عاقل حاکم دیکھ عذاباں کہے نبی توں لیاؤ
 ہر ہر جادو دیندے پھر دے نبی نہ نظری آیا
 شاہ کہے جس بدی طرفے یونس نبی بلاندا
 رود و بحر وں مجھ دے پے کے ہر کوئی معافی چاہندا
 شاہی کپڑے شاہ اتارے بھولنا لیا دوالے
 ایسے طور لے جایا سادی حال عاجز ہمارا ہی
 حکم تیرے جو حضرت یونس سالوں کل سنائے
 سچ نبی برحق خداوند چھوڑا کمر عقیدہ
 چند چڑھے بقر عیدوں لے کر دس محرم تائیں
 دیہہ آبادی تیرے برفے لے رب پاک تو انا
 ہاں مسکین اسیں رب ساڈے فضلوں رحم کماؤیں
 کہے کوئی پیغمبر کیا ظلم ذوراد کر دیا
 اساں جاناں پر ظلم کما یا کر در گزر دیا
 اسیں سوالی منگاں معافی موڑیں نہیں رباؤں
 رحمت رب دی پھیرا پایا اولہوں مینہ برسا یا
 محرم دسویں عرص دعائیں قبول ہو یاں درگاہ ہے
 توبہ طاقت قوم کفاراں بخش نہ رب بادی
 وعدہ عذاب نہ کیتا اللہ ساتھ یونس پیغمبر
 ہٹ گیا جہول عذاب آون تھیں جنگل تھیں گھر آون
 ہن کچھ حالہ حضرت یونس واپس مٹن سنایا
 خوشی بخوشی آرام لوکاں کردی کار کسانیاں

آخر شے قوم انکاری جہول عذاب دکھایا
 دج دیا در شاہنشاہ تائیں اکھن حال ستاواں
 ڈھونڈو گوشتش ساتھ ہزاراں دولت ایمان لیاؤ
 اکھن شاہانظر نہ آیا یونس نبی خدا یا
 لیاؤ ایمان اسی سے رب پر سب لوں حکم کراندا
 جانن والا سننے والا مالک رب دلاں دلا
 پیر ننگے سر ننگا تہوں جنگل گئے اس حالے
 مرد عورتاں اکھن یا رب بخش نہ کریں تباہی
 کراں یقین معافی چاہاں اسیں ایمان لیاے
 رحمت ساتھ بچا عذابوں لے رب پاک سمیڈا
 رود و عرضاں رود گزارن کر کر صفت ثنا تیں
 اکھن کیا ہی اسالوں مسکیناں رحم کما نا
 کریم رحیمی صفت اپنی تھیں قہر وں اساں بچا دیں
 در گزری تھیں وقت گزار و منوں ہم امر دا
 منگن دایاں رونا کرنا ایہہ بھی نبی سنایا
 چھوڑ تیرا در کدھر جائیے خیر ملے سرکاروں
 اس دے دواں سوالی عاجز خالی کدھی نہ آیا
 کالے بدل دھواواں والے ہٹ گئے فضل الہی
 نبی یونس دی قوم توبہ تھیں بخشی رب غفادی
 تاں دعا قبول ہوئی مئی گنجائش سی اس اندر
 آپو اپنے کسب کریدے واحد رب پوجاؤں
 عذاب نشان ہٹن تھیں بعداں قدم شہر توں چایا
 رحمت ہر لے رحمت دھٹی دل حضرت دے آیاں

جے میں پاس انہاں دے جاساں مینوں بھوکھا جان
 بہتر پاس نہ جالواں انہاں دل حضرت دے آیا
 میں عذاب الہیوں انہاں روزہ بردہ ڈر اندا
 رنج نبی و حج حکمت رب دی نہ کوئی حکم پچایا
 دریا آپہ جاں حضرت یونس شہر دیوں سی آیا
 دہیا پتہ تھیں چند سوداگر کشتی دیوچ بہندے
 دریا و چکار نہ ٹردی کشتی نہ آدا نہ پاروں
 نسیاں میں ہی کہیا حضرت خود ہی کرن پکارے
 چہرہ تیرا دے کے لڑوں ہر خوبی تھیں پاکی !
 نبی الہی کہن انہاں توں کہتا میرا مالوں
 ملاح حضرت دی بات نہ من قرعہ بخوم لگاؤں
 تن دفعہ آزمائش کیتی نام نبی دا آیا
 وحی کرے رب بھی تائیں نکل حکم تھیں جان دی
 کرے ملامت نفس اپنے لڑوں یونس نبی دا نا
 بھیجا حکم بھی لڑوں خالق کھالڑیں سمجھ نہ کھانا
 ذہہ جتنا ضعف نہ پہنچے صورت اسدے تائیں
 چھی حکم خداوند والا پودے طور سجایا
 پیٹ اتل دودھ ماں بیٹے تھیں کرے حفاظت تودی
 نازک صاف شیشے دے وانگوں پیٹ چھی بکرا
 یاد الہیوں نہ دم غافل کیتا نبی خدا سے
 وچہ قرآن خدا فرمایا تسبیح ذکر پکارے
 سبحانک توں پاکیزہ اے رب پاک جہاناں
 رب فرمایا پیٹ چھی تھیں پہلاں بھی اوہ میری

مول عذاب نہ پایا انہاں ایہہ تان خوشیاں مان
 اس توبہ تھیں راز خداوند نہیں سی سال بتایا
 آیا رنج نبی دے دل لڑوں واپس چلیا جاندا
 پاک معصوم پیغمبر اپنا وچہ آزمائش پایا
 سورة الصفت دے اندر اللہ ذکر سنایا
 پڑھیا نبی اللہ دا کشتی ملاح سوالاں کہندے
 خداوند اپنے تھیں کوئی نسا کشتی گھٹن گھاڑوں
 کہن ملاح ہے قسم خدا دی تا میں ظن نہاں سے
 اللہ میں پر فضل کمائے بات نہ تینوں آکھی
 خداوند تھیں میں تسیا ہویا کج ایہ بات پچھا لڑوں
 کشتی آپہ جتنے بندے سب سے نام نکھادوں
 یونس نبی پیاسے تائیں وچ دریا سٹایا
 پیٹ نبی دے آون پاروں تیرا علی پاندی
 اے نفسا کر غلطی دیکھی مسیا کیا ملکا نا !
 قید خانہ ہے پیٹ تیرا ایہہ حفاظت ساتھ کھانا
 خوف خدا دے پاسوں چھی امن رکھے ہر جائیں
 غور وں سوچیں اے انسانوں قدر حیواناں پایا
 کدی نہ غوطہ پانی لاوے سرچا نیت کر دی
 نبی اللہ دا وچ دریا دے شان دیکھے دلبردا
 صابر شاگرد وچ رضا دے پڑ خدا حمد ثنائے
 لا الہ الا انت توں معبود ہمارے
 اے کنت من الظالمین ظالم خود توں جاناں
 پڑھے نماز عبادت ذکر وں کردا عجز گمنبری

تا بعد از حکم و ابندہ ہر حالت اذما یا
جے نہ صابر ذاکر ہوتا قیدوں نہیں نکالاں
برکت شکر عبادت پاؤں بخشی جلد ہائی
رہے بھی وچ تن دن آکھن بعضے مت سنان
اصل تعداد خداوند جانے جس دے قبضے جاناں
کدو میل وسیلہ کارن فضلوں رب اگائے
گوشت پوست تے تندرستی پائی نبی حقانی
حکم سنا لوئیں کریں ہدایت اللہ وحی کرائے
ایمان لیاسے لوئیں سرور پھر بدی رحمت ہوئی

پیٹ بھی دیوں پیلوں پچوں میرا حکم بجایا
پیٹ بھی وچ تیک قیامت دہند ایسے حالان
رب فرمایا اگلیا بھی جیاں اسان مرقی آئی
ہے مشہور چالی دن پوسے وچ بھی لنگہ جاون
تی بھی تھیں باہر آیا لنگہ پڑھے شکراناں
سردی گرمی کھیاں پاسوں امن امان دکھائے
لنگہ بندے تھیں بھی زیادہ وحدت جاسکھانی
مینو اشہر ہویاں جانبراں بستے ملنے آئے
دوہیں جہانیں ناٹیدے پائے غمی نہ رہ گئی کوئی

بیان حضرت ایوب علیہ السلام

اللہ اپنی قدرت بیستی ہی ایوب پیارے
کھینتی بارغ مچھیں تے گائیں حسین اوتٹ قطاراں
نبی السدوسے دنیا طرفے کدے خیال نہ پایا
محتاج یتیم مسافر بوزہ اپنا مال کھواتدے
نبی اللہ ذاکرے عبادت حسدوں شیطان بطوا
ایوبی لؤل دنیا تے بہت کینا خوش حالاں
کی ہویا جے کدے خیرائیت تنگی اس لؤل ناہیں
پاک خداوند شیطان تائیں تاں پھر سخن سنائے
دشمن شیطان عرض کریندا دیہہ یتوں محتاری
رب العالم لے فرمایا جاجیوں کر چاہیں !
دشمن دے ہتھ دے اذما یا واہ خداوند باری
بڑی خوشی وچ شیطان آیا تا بعد از بلائے

دنیا مال تے عزت بیٹے ابرہہ حیواناں سارے
غلام کنیزاں مال اسباباں دتے باہجہ شماراں
ون تے رات عبادت اندر نہ دم غافل آیا
کھوہ مسجد تے لنگر خانے بہت جگہ ہوا ندے
کردا عرض جناب اللہ دی و دوہی جو پڑھدا
مال دولت دی کمی نہ کافی عزت عیش کمالاں
کی ہویا جے کدے عبادت لود دتا دبہائیں
ہر حالت ایوب پیغمبر میرا شکر بجائے
اذمائش کرساں نبی تیریدی دے مصیبت بھاری
ظاہر والی نعمت ہر پردہ یکھ لوئیں اذمائیں
واہ اذمائش دیوں والے نبی ایوب غفاری
ہر ہر طرح دیہو نکلیں یاد بدی یاد بھلائے

نفس شیطانی دشمن پاسوں سنگین نبی پناہاں
 دشمن سے ہمتہ قابو افواں ایوں سمجھ نہ آوے
 لود نبوت اللہ رکھا دخل شیطان نہ پایا
 پھر بھی محافظ ناصر خالق رکھے نبی دیاں ٹہراں
 رب دے بندے صابر شاکر دکن بہت دلیری
 دکھ دیاں خبراں دکھائے جان بے درد ندا ہاں
 اونٹ نبی دے اکسدا دی بجلی مار مکاٹے
 کھیت باغیچے گرم ہوانے جل کر خاک کراٹے
 کی کی دساں سب چیزاں نوں موت حکم تھیں گئے
 حضرت اکھن رب نے دتا اوہو مادن والا
 سخت بیماری غالب ہوئی طاقت بدن نہ بھوڑا
 پیٹے گئے کپڑے بدلواوے پاس نہ بیٹھے کوئی
 قائم رہے نہ دین نبی پر بدظن ہوے سارے
 گھر دے حرم اجازت لے کر مایا ہرے ٹر جادون
 سنیاں نبی اجازت دتی کہندی چھوڑ نہ جاساں
 تمدستی وجہ تساں سیبوں کیتے عیش سناواں
 خدمت کر ساں جتنی ہووے ہون نہ حق لویاں
 داہ سبحان اللہ کیا بی بی حرم الوب نبی دا
 محلے والے نفرت کر دے اکھن سخت بیماری
 چ گماندے رہن نہ دتا کدھن حضرت تائیں
 الویس اوہ بھی ہو تنگ اکھن بی بی انہوں لیمیاؤں
 دن سارا مزدوری کر کے آپ کھلاوے کھانا
 کیرا جھڈا خرچ گھراں دا ہوندا نہ ایہر تھوڑا

دشمن متھیں دے رب آپے آپ کرے خیر خواہاں
 سر پر آیاں کجمن سارے فضلوں رب بچاوے
 ظاہر مال تے جکم نبی دا ہمتہ اس دے وجہ آیا
 ایہہ تکلیفان لکھیاں ہو یاں وجہ انہا ندیاں کراں
 کیا سناواں درد نبی دا نہ ایہہ طاقت میری
 اوہ جانے خود قتل ہو یا جو قاتل ترس نہ مارے
 اجر مالاں دھس کر جہن سارا ہی مرجائے
 لڑکے لڑکیاں کوٹھے کوٹھے کر نیچے گئے دباٹے
 نبی اللہ صابر شاکر نہ دل غمی لیاٹے !
 لائنتی حق حکم اسے دا غالب اللہ تعالیٰ
 جسم مبارک حضرت اندر پیپ لہو دا درد دا
 بدبو پاروں تنگ لوکائی کیا دساں کیا ہوئی
 اکھن شہروں باہر جالوئیں سالوں بدلواوے
 راجپالوئی حضرت یوسف وہ گئی اک بتادون
 خدمت کر ساں تے دکھ جوساں محنت کراں کھوساں
 دیا دین طفیل تیرے سب دکھ دیئے کیوں جالواں
 جے تو راضی تے رب راضی گھوئی تیں کھیں سایاں
 افضل دادے دی اوہ پوتی داہ واہ نیک عقیدہ
 اثر نہ سادے آپا دے اس دی ایہہ ازادی
 ٹاٹ لپیٹ نبی لوں بی بی لے جائے ہو کر گرائیں
 اٹھا بی بی پھر باہر لیجاندی رکھے دکھ دی جچا لوئیں
 آپ کھاوے پھر ناغ ہو کر عاجز حال سنانا
 سب دن گندے وجہ مزدوری ملے نام نہ بھوڑا

کیسی کھکی ماندی ہووے اپنا آپ نہ یاداں
صدقے تے قربانی یادے منگے نت دعاواں
اک دن حضرت بیٹھے دیکھن کپڑے جوٹ پائیسے
کپڑا اک بدن دے دچوں جھڑ زمین پر آیا!
مرضی بہی ساتھ نبی جاں کپڑا بدن لٹکایا!
اک دن بی بی بی بی وچ گناہ دے محبت کرنے آئے
شام ویلے اک شخص پکارے جے زلفاں کٹے دیوں
مجھ دی بی بی بی بھی حضرت فاقہ نہیں ستائے
دشمن شیطان آنی لوں بدطن بات بتائے
نشانی زلفاں کٹن والی پیا یقین دلائے
ہو رد وایت شیطان کیہا بھیس بدل نساے
جلد شفا ادہ مرضوں پاوے موافق بہت دوائی
جھکی گئی نہ بات نبی لھیں جوش بدن لوں آیا
غیرت بات گئی دل اپر خدمت بھل سدا
اج مردادہ غیرت دل لے تھوڑے نظری آئے
ہن جے درد سینے وچ ہوئے یا پلون ٹہریاں
صحت بیماری موت سمجھا کج حکم لے لھیں آوے
ہر لکھن جاں بدن نبی دا کپڑے کرن اضاعیں
خاص محبت تیری کا دن دل میں سرا فرمایا
ہو لکھن شیطان نبی لوں ایہہ بھی آکھ سنایاں
دو شاگرد قریبی حضرت اک دو جے لوں کہندا
لے انصاف نہ حق تعالیٰ پکڑے باہ بھوں عیوں
بھٹے تیراں بعض اکٹھا راں کہندے سال و پیا

خدمت نبی عبادت اللہ کردی ہو دل شاداں
لے اندر دیہ محبت بیاماں تیرا نبی سچا لوں
ہیٹھاں اوپر اک میسے پڑھ چڑھ گوشت کھا لے
گوشت میرا کھا دن تیرا نبی بدن مسڑ پایا
ایسا کٹ کٹ کھا دن لگا سخت نبی گھبرایا
کوئی نہ کاد کراوے اس لوں پیش نہ کوئی جاوے
زلفاں بدلے لے مزدوری میں تھیں کھانا لیو میں
کٹ زلفاں دوکے حوالے کھانا نبی کھوائے
تھر تھاروں ڈرے نہ ظالم نیکیاں تہمت لائے
پاک گناہوں بی بی بی اپر نبی غصے ہو جائے
دیہہ ٹہراب بیما خداوند لوں گوشت سوڑ کھانے
بات بی بی ایہہ حضرت تائیں اگر جہوں بتائی
درد سو لگا ساں تینوں جاں تندہ ست سدا
کھر کھر کتے بدن مبادک دب دی قسم اٹھائی
سال زمانہ دیکھو غوروں مرد لوں بھوکھائے
حکم قرآن حرام بتاوے آکھن دیہوشتا باں
ایمان و نجاو کا دن دشمن شیطان سبق سکھائے
زبان دے لوں کہہ خدا یا حضرت کرن دعا ئیں
درد نہ بان کر بند می تیرا کپڑے کرن نہ ضائع
سجدہ کہیں جے میرے تائیں جلدی طن شفا یاں
جے کچھ نبی گناہ نہ کرا ایہہ تکلیف نہ سہندا
سن کر حضرت کر دے زاری لوں جانے رب غیوں
نبی اللہ دما بر شا کر عبادت فرق نہ پایا

اے اللہ دے صحت میٹوں عرض حضور سنا یا
 لٹری ڈین کرے لہری رحمت بھڑیاں لایاں
 جبرائیل خدا دے حکموں پاس نبی دے آیا
 مادی پیر دو قسماں پانی حضرت نظری آیا
 گرم انداک غوطہ لایا پیندے ٹھنڈے سدا
 اک چشمے وچہ ایہہ دو مفتاں بعضے ایہہ قمران
 ظاہر باطن مرزاں سجھے جانیاں نظر نہ آیاں
 دیکھے چہرہ چند چمکدا بلکہ دھندل شنائی
 بی بی عکرم خدا دے دی سب تینوں وڈیاں
 دو حصے دھ سادیاں پیراں پیراں لالوں پائے
 بی بی آکھے عذہ نہ کائی نہ حکموں انکاراں
 بدے سودے سو تیل اکٹھا کر کے لائیں
 فاضل رب بہ ولا تحذث مادی قسم لہ گن کے
 سبحان اللہ کیا شان بی بی دالہم کیتا رب بادی
 رضا میری وچ صابر شا کر آکھے رب تو انا

ہتھ لٹا کر دود و مجزول چم چم مینہ برسا یا
 دعا قبول ہوئی دے گاہے آہیں سوز سنا یاں
 سورۃ ص اندر ب عالم وچ قرآن بتایا
 مادی پیر زمین پر حضرت اللہ نے سنا یا
 مادی جو ش پانی نے اکدم گرم اتے اک ٹھنڈا
 نہادون کادن گرم ہوئے ادہ ٹھنڈا پیون کادن
 فضل لالہوں ملن مرادوں گل شفا میں پایاں
 رحیمیاں بی بی نرم نبی دی کر محنت جاں آئی
 حال صحت دا نبی بتایا ہو یا فضل خدا کی
 مال اولاد جو ہوئے مردہ زندہ رب کرے
 رحیمیاں بی بی تائیں حضرت آکھن قسم اتا داں
 مادن گئے وحی کیہا پھر رب ویاں خبراں پائیں
 و خدا بیدک منگیا پکڑ مٹھالے تنگے
 بہاری تیلے سودی حضرت مادی قسم اتا دی
 دم دم حمد سناون والا نبی الیہ بے سیانا

بیان اسکندر ذوالقرنین کا پوچھنا رسول اکرم سے

کرن روایت دای اسد سے معنی ایہہ بتاؤں
 دوسے زمین پر ہر اک جاہہ شاہی اسدی کہندے
 قرن جہان گوشہ اک مشرق دو جا غرب سناؤں
 رسالت نبی محمد اکبر ایمانوں انکاراں
 پاس علمایہودیہاں جالویں شرب ملک سندے
 سچا بھوٹا پتہ نہ گئے تے نہ دل لوں بھاوے

شاہنشاہ سکندر تائیں ذوالقرنین بلاؤں
 قافوں کر قاف گئے سن یعنی پوچھدیوں لہندے
 تہہ ہر اسی یا اسود یہہ وایا سو برس بتاؤں
 ابن عباس روایت کیتی کے دیاں کھلاواں
 پیغمبری اداؤں کادن بھیجن ادہ اک بندے
 کہیں انہاں اک سائے دچوں کے نبوت دعویٰ

تسین ہو واکت علم تو لائوں گے چکے جو حالے
 تو لات زہدوں مشکل مسئلے علما یہوداں گھلے
 اصحاب کہف تے لوح کیت ذوالقرنینوں حالے
 انہاں وانگ یان لیتے حیویں او، لیتے
 کیا پھر سے پاک لے دے جبرائیل پچھائے
 انشاء اللہ کہتے ویلے حضرت یاد نہ آیا
 گند گئے دن یاد الیوم کافر شور مچاؤں
 سن حضرت عیسیٰ کی ہوئی آکھن یاد ب سایاں
 نہ کہو کل کوئی کم کر ساں آیا حکم د باتاں
 والٹھے د الیل خداوند قسم کہے دن لاتاں
 فرمایا ذبح حقیقت پچھن رب واکم بتاؤں
 سوال جو ذوالقرنین کریدے اسد حال سناؤں
 ہر اک چیزوں راہ دکھایا اک راہے پر ہو یا
 قوم ڈکھی اک پاس د ہدے پھر اللہ تے فرمایا
 یا بھلیا نی پکڑ انہاں وچ ذوالقرنین بتایا
 رب اپنے دل پھرے جاسن کرے عذاب د ڈیرا
 اچھا اجر دیوے رب اسوں کم آسانی کردا
 قوم اک اپروں نکلیا سورج انہاں سورج پر دیا
 پہنچ گیا دیوار میاں تے قوم اک باہجہ دیوانوں
 پہاڑ دو ہاتھ دے دیوں سنہ قوم یا ہوج ماہو جاں
 بے شمار کردہ دو بھارے گتنی اللہ تائیں
 حضرت نوحدے بعد طوفانوں ایہ ہے اس جانی
 ظلم انہاں تھیں تنگ جو خلفت ناہد حکیمان کیا

چند مسئلے لکھ بھیجیو پوچھیے جو نہ اس خیالے
 کافر مسئلے پچھن کارن آئے حضرت و تے
 کتاب کلیم اللہ دے جیسی تدرہ کتاب کمالے
 حضرت کیا کل بتا ساں جو سوال پچھائے
 تے ایہ گزریا پچھلا حال اب یوں سمجھائے
 بھیت ہسی کوئی پاک خداداد نہ کچھ حکم پچھایا
 چھوڑ دتا اب تیرے تینوں حضرت لوں فرماؤں
 اپنے فضل کم تھیں میراں کہیں قبول دعا یاں
 انشاء اللہ کہنا بھلوں کر کے یاد پڑھاناں
 چھوڑ دیا تیرے رب نہ تینوں نہ بجی دیاں باناں
 زندگی روح تھیں باہجوں دھڑے فانی لکھ سناؤں
 اللہ اسوں طاقت دتی وچ زمین بتاؤں
 ڈکھا سورج اکھن لگا دل دل تدی ڈیو یا
 ذوالقرنین انہاں دے تائیں کریں عذاب سنایا
 عذاب کراں گا انہاں تائیں جہنم ظلم کیا یا
 پر جے کوئی ایمان لیا یا کر سی عمل چنگیرا
 پھر لگا اسباب ک پچھے ڈکھا سورج چڑھدا
 پاک خداداد تے فرمایا پھر رستہ طے کردا
 ہر گز سمجھ نہ پاسے کوئی انہاں دی گفتاروں
 اس رستے آکھن مادن کرن نہ سمجھاں پوچھاں
 یافت جو بن حضرت لوح دی ایہ ولادوں پائیں
 رب رسول نہ جانن ایہ سب مذہب بن نہ کائی
 ذوالقرنین سکندر شاہا دکھ بڑا ہے سیہا

قوم یا جوج ماجوج زمین پر کرفے بہت فساداں
 مال دیتے کچھ خرچن کارن بابت اس دیوالیے
 نددوں مدد کر یو میری پھر میں وج تمہارے
 میرے پاس لوہے کے تختے لے آؤ کہ چارے
 اگ جلا کر تختیاں تائیں کرواد انگ انگارے
 رکھن طاقت نہ پڑھنے دی اپنا اس دیوالیے
 جان وعدہ دے میرے آئے دیوالہ کیسی کرے
 نزدیک قیامت پھاؤ دیوالے حکموں نکل آسن
 حضرت علی روایت کرفے سد سکندر تائیں
 ہتھیار نہ کوئی پاس نہ ہاندے چٹن ساتھ زبانوں
 پوست بیٹھے وانگ ہو جائے وہ سد ہے والی
 انشا اللہ کہن نہ موبہوں تاں اوہ ٹٹے تائیں
 حشر قریب اک کہے انہاں بھٹیں بڑھ بسم اللہ چٹو
 حکم خدا بھٹیں سد سکندر توڑاواں گے یاہر
 ذوالقرنین سکندر ایتموں مشرق طرفے جاندا
 اک حکیم علمائے کبہا عرض کراں اسے شاہا
 پاک خداوند نے اک چتر آب حیات بنایا
 سفید پانی اوہ بڑھ کہ خیروں بدوں سرد دکھایا
 اوہ پانی جو پیوے زندہ رہے قیامت تائیں
 علماء حکیمان لوں فرمایا چلو ساتھ اسادے
 ظلمات آفات مصیبت دنیا نہ شاہا سرچاواں
 تازی چست دتے چن سب لوں ہو اسوار سدھایا
 وج ظلمات اندھیرے کارن گوہر لعل شہوالہ

اساں انہاں وج کرے دیوالاں رہتے امن آباداں
 جو مقدود تاراب بہتر ذوالقرنین پکارے
 تے وج قوم یا جوج ماجوج پختہ کراں دیوالے
 تختے پکڑ پھاواں تے سنگ کرے برابر سارے
 یو پگھلیا تاں بایں ول پالواں اپہ دیوالے
 کہ سکن سو داغ نہ اس وج ہم میرے بکھارے
 ہے وعدہ کچھ رب میریدایا چھوٹے یا بگڑے
 وج زمین ہر جگہ پھر سن جوٹے کھا جاسن
 یا جوج ماجوج کر بندے کشش اوہ سد ٹٹے تائیں
 ہر دن شام تلک انہاں نے ایہو کار کماناں
 اکھن کل لوں توڑ جاواں وہ جائے وانگوں جالی
 ہر ہرات دیوالہ مکمل کر دیوے رب سائیں
 کل ایہ سد سکندر والی انشا اللہ کٹو
 کھا جاون گے سب چیزاں لوں دیکھن جو کچھ ظاہر
 عمر دلا ہوٹے کس چیزوں علمائواں فرماندا
 وصیت نامہ حضرت آدم پڑھیا عالی جاہا
 وج ظلمات کوہ کافے اندر جس وجہ خوبی پایا
 نرم مکھن بھٹیں مٹھا شہدوں مشکوں بوسوایا
 ذوالقرنین شوق ہوا ہن پیواں پہنچ اٹھائیں
 کبہا نہ جاساں علمائواں تے ہرگز ساتھ تسالھے
 ذوالقرنین کبہا دھچھوڑاں ساتھ ضرور لے جاواں
 لشکر اگے ذوالقرنین حضرت غفر لگایا
 حضرت خضر تائیں پکڑایا چمکے وانگ انگارا

سپردہ زیر کیتی شاہ شاہی وعدہ برساں باللاں
 آب حیات تلاش کریندیاں دستہ بھل گیا اسے
 حضرت خضر مکلے رہ گئے اندر سخت اندھیرے
 فضل خداؤں آب بقاؤں چشمہ نظری آیا
 بخشی عمر دلا دی لب لے پھر اک طرفے جادو
 برکت لعل ہوئی دشنامی سب حضرت دل آئے
 نظریا اک بالاخانہ شاہنشاہی تائیں
 بھینڈ آبادی درج ظلمات کی کرنے لوں آیا
 بادشاہ مرغیاں آکھن لگا وقت اچھے اسن
 ہا سے کھٹھے عیشاں کر سن دنیا حب پیاری
 جو اہر اتوں سب بالاخانہ بنیا نظری آیا
 ایہ کہہ کر پھر جھاڑیا مرغے پھر اوہ بالاخانہ
 مرغ پند تماشا کیتا ڈر کر شاہ لڑا یا
 سن فساد ہوئے گا ظاہر پھر شاہ مرغ بتایا
 ذوالقرنین کہہا ہے باقی اسم خداوند سائیں
 ہے دیانت خلقت اندر ذوالقرنین بتاندا
 مرغ کہے چڑھ اپر محلے دیکھ جو نظری آئے
 کھڑا ہویا اک پاؤں اپر نہ سنگا متہ لا کے
 کہے فرشتہ ذوالقرنینا کیوں ظلمات آئے
 جے پیواں تے ہر دم جیواں کر ساں حمد بانا
 کہے فرشتہ غفلت چھوڑیں ہو ہوشیار بتاواں
 ذوالقرنین شہنشاہ تے جاں آب حیات نہ پایا
 پھر سب کٹھے ہو کر چلے دے دھچک ظلمات اندھیرے

کھاؤں پیوں چیز ضروری لے لیا وچہ راں
 اک برس تک پھر ن آواہ ہر گز راہ نہ پاسے
 لعل چراغ نکالیا جیوں ہو گئی لہو جو فیرے
 ہتھ نہ دھو کر مینا حضرت لب و اشکر بجا یا
 پھر اندھیرے دھچک دو جے لعل زمین دکھاؤں
 ذوالقرنین مجد الشکر قیں ہو اس طرف سدھے
 مرغ پند او کھتے دے آکھن بات شاہ سن جائیں
 آب حیات پیوں دی خاطر ذوالقرنین بتایا
 مرد لب اس جو پر پہن گئے اچھے محل بتا سن
 ایہ کہہ کر پھر جھاڑیا اپنا نظر شہنشاہ ماری
 جنگ طنبور و جن داویلا آیا مرغ بتایا
 بن گیا لعل یا تو تاں دا پھر تلیا شاہ جہانہ
 ہے ایہ کا خانہ ابلیسی نہ ڈر مرغ بتایا
 لا الہ الا اللہ ہے یا ہے نہیں سنا یا
 مرغ کہے وچ خلق دیانت ہے یا نہیں بتائیں
 دو جے کو شک محل اس اپر مرغ چلا پھر جاندا
 چڑھیا ذوالقرنین محلے بندہ اک دسلے
 کہن ایہ اسرائیل فرشتہ فلک تک اکھ چاکے
 آب حیات پیوں لوں آیا ذوالقرنین بتایا
 بی سر جیہا پھر دے کہے کہے فرشتہ جاننا
 نہ کہ اتنی طمع زیادہ میں مینوں سمجھا لوں
 یا ہچک نصیبوں کیوں لدا مر شکر وچ آ یا
 لعل مثال پھر دے ریزے کرے چمک چو فیرے

ذوالقرنین پچھے لقمانا ایہہ کیا چیمے نہ بتانا
 جے نہ پکڑے تے ظلماتوں نکل تاں بھی پھٹلے
 دیکھن آظلماتوں باہر ادہ سنگ زبیاں حالا
 جو نہ پکڑیاے مین گر یہ زاد کماندے
 لقمان حکیموں ذوالقرنین پھر ایہہ حال پھیا
 کی پکڑا دن امد حکمت اسے لقمان بتاؤ
 اسرائیل جو دتا پھر دوجی طرف دکھاؤ
 وزن کیتا تاں پھر شاہ داسب پھر تھیں جلا
 لقمان حکیم کہے ظلماتی پھر باہر کراؤ !
 مٹھ مٹی دے ساتھ برابر پھر دکھ لکایا
 ذوالقرنین کیہا اس اندر راز کیا لقمان
 پھر بھی پیٹ نہ بھریا حرموں کچرک بیج کریں گا
 ذوالقرنین سکندر سن کر خوف خدا تھیں ڈر دا
 کوئی مدد نہ کرے اس جگہ چھوڑی دنیا فانی
 ذوالقرنین کیہا نہ ڈھکیو ہمت کفن دے اندر
 وقت نزع سے کرے وصیت مال پنی دیتا میں
 مسکین یتیم اسیر یوہ لڑا کھانے خوب کھانا
 جاں لقمان حقیقت کھولی کھولیا راز قلندر
 عشق فریدن عاشق لوکیں دے کر جان پیادی
 دو نہیں جہانی خواہش اکو طلب پیاسے والی

لقمان حکیم کیہا ایہہ پھر جس پکڑے پھٹنا نا
 کوئی پکڑے کوئی نا میں پکڑے غار دل باہر آئے
 جو اہر لعل فروزا قوتی بنے زمرہ اعلیٰ
 کہن لیادن دلے کیوں نہ بہت اٹھا میندے
 اسرائیل جو میرے تائیں پھر ہے پکڑا یا
 لقمان کہے ظلماتی پھر تر کڑ وزن کراؤ
 دیکھو وزن زیادہ کس دلاے شاہ اندھاؤ
 ذوالقرنین کیہا لقمانے ایہہ کیا راز بتا دا
 سنگ اپنے سنگ مٹھ مٹی دی شاہ اولن کراؤ
 مٹھ مٹی تے وزن پھر واک برابر آیا
 لقمان حکیم کیہا توں شاہ شاہنشاہ جہان
 خاک قبر تھیں پیٹ اپنے لڑا شاہ سمجھ بھر میں گا
 دنا ہنشاہی لشکر چھوڑے بیٹھ عبادت کر دا
 ذوالقرنین سکندر شاہ دی ادھے قبر نشانی
 دیکھن حالی متھیں جاندا ذوالقرنین سکندر
 میر کوت ہوواں دیکھو میں حق کریں دعائیں
 مانی عمل کیہے پکڑا کیتا شکر نہ بانا
 کل دنیا دی شاہی چھوڑی ذوالقرنین سکندر
 دم دم وقت نزع دا گزے سچ جہاندی یاد
 لڑا ہی ہر جا دیکھن ہر پتر ہر ڈالی !

بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام

فرعون ناموں اک شاہ مصر دایہ حد ظلم کلائے
 نبی یعقوبوں اسرائیلی اس توں عاجز آئے

رات اک خواب اند اس تائیں وقت دستے
 شاہ نجو میاں پاس بلا کر خواب تعبیر پچھائے
 اسرائیلیوں ہوشے لڑکا جس دے عالی پائے
 سن فرعون ہوئی حیرانی کہے نجو میاں تائیں
 کہن نجومی تن دن تائیں پیٹ مانی دے آئے
 اسے پر حکم الہی اندر دھل کسے نہ پائے
 تن دن بعد نجو میاں تائیں پھر اس حال پچھایا
 شاہ کہے پھر جو کیداراں قوم جو اسرائیلیے
 لڑکے خوڑوں ماں پٹو تائیں دیہو ستر دیناراں
 ذکر کراں جیوں حضرت موسے نبی پیدائش پائی
 نام خاتون جو ماں حضرت دی تندوے وٹیاں لائی
 حضرت موسے پیدا ہوئے سب گھر دشن ہو یا
 فرعون لڑکے تائیں بی بی خوت دیوچہ پایا
 مان گے فرعون ظالم بیٹا کیت چھپا لڑاں
 کپڑے دچہ پیٹ بی بی نے گرم تودے پایا
 جو کیدار کئے فرعون واقف راز نہ ہوئے
 چک تودوں بھانڈا ڈکھا بیٹا میچ سلامت
 پاک محمد لڑن حق تعالیٰ دچہ قرآن بتایا
 دودھ پلا لڑیں بیٹے تائیں خوت جردن کچھ کھا لڑیا
 تیری طرف پچاساں اسلوں دچوں کراں رسولان
 ماں حضرت دی دشمن تودوں اک تر کھان منگایا
 پچیرا بھائی فرعونے دا نام حزقیل بتا دن
 فرعون تائیں حزقیل بتا دن کہ داد لے ادا دے

زیر جہاں بھانڈے پر میں نہاں دے سائے
 کیا نہاں ایہہ حال کتابوں ساڈوں نظری آئے
 ملک میراث تیری ایہہ شاہی سب سدرے منہ آئے
 کڈا دے لڑکا پیدا ہو سی جس دیاں کرو آوائیں
 سن شاہ اسرائیلیاں تائیں مجامعت منع کرائے
 ہو گئی بات ادا ہودن دالی چلے گئے نہ کھلے
 کہن نجومی ہن ادا لڑکا پیٹ مانوں دے آیا
 لڑکیاں چھوڑو لڑکے ماروچن نہیں کر چلے
 حکم شاہے تھیں جو کیداراں کیتے غن ہڑاراں
 یاد ب لکھ مبادک میں تھیں کلیم اللہ جو مانی
 ذہ داد دبی بی لڑن ہو یا نبی پیدائش پائے
 جس جس ڈکھا ادا ہو مٹھا دل جاندا سی کھو یا
 کرے دعائیں پاک خدایا لڑوں اس حافظ آیا
 دیہہ پناہ انہاں تھیں ددی گرم تودے پالواں
 ادا دے کہ بھانڈا اسدے موسے نبی چھپایا
 ادا گئے تاں ماں بچر تھیں غم بیٹے دچہ لڑے
 کھیلے سبب ہتھان چیکے دکھی رب امانت
 حضرت موسیٰ دی ماں تائیں حکم اساں پہنچایا
 دریا نیل لڑھا لڑیں اسلوں نہ کچھ فکر رکھا لڑیں
 حضرت دی ماں سن خوش ہوندی ہی بدی مقبولان
 باپ حضرت دا واقف سی ادا جس صندوق بنایا
 دلوچہ سمجھ گیا ایہہ لڑکا دچہ صندوق چھپا دن
 رہے گنگا ڈوڑا کیتا سمجھیا اچر سزا دے

واپس آوے صحت پادے پھر بتلاؤں جاسے
 ایسے طرح ہوئی ست ہادی آخو تو بہ کمد
 کہے بخوبیوں خبر سنی ہو یا ہو لڑکا جسا ناں
 ماں حضرت دی ساتھ تسلا حضرت دودھ پلایا
 بند صندوق کرے لاجندہ دیا وچہ لڑھکایا
 پیرا وہ نکدی ہی مندھتے میں کردانگوں غیراں
 تھے صندوق پاتی دے آپر حکت پاک خداے
 حوض اک محل اند فرعونے مندھتی گیا اس جائے
 امر اٹیلیاں تھیں بوہ بی بی جسدی شان کمالاں
 شاہ فرعون ڈٹھا جال لڑکا سوہنا اس صندوق
 گھر فرعونے لوندہ نبی تھیں روشن ہو گیا ساہا
 کہندی یوی فرعونے لول ساں دہاندے تائیں
 سن فرعون نبی سے تائیں گودی پکڑا اٹھایا
 کسے دائی و حضرت موسیٰ ناہیں شیر چنگھایا
 حضرت موسیٰ دی ہمیشہ موجود ہی اس جائے
 حق تہاڈے نے وچہ اسدے تیر خواہی جو چاہے
 اکھڑائی تائیں کہندی ہر خدا مدد کیستی
 نمودیلادے شاہ تہاں لول پتہ نہ بیٹا تیرا
 دودھ نہ پیدا دیہ کسے دا چل نامحرم بن کے
 گھر فرعون آئی مائی حضرت جمع دایاں لول پایا
 پچھان کیا ہن حضرت موسیٰ مین گئے دودھ مائی
 الہام رب دی طرلوں ہویا رکھیں لہانہ چھپایا
 ماں حضرت دی ساتھ دلیری اسنوں اکھ سنایا

لگکا ڈورا اندھا ہووے پیرا وہ واپس آئے
 یارب ظاہر کر ساں ناہیں دودھ کھندا ڈمدا
 بن دیکھے ایمان لیا یا ظاہر ہو یاں شاناں
 کپڑے وچہ لپیٹ لی لول وچہ مندھتے پایا
 بھین حضرت لول کہیا اسدے پچھے جا بھجیا
 اسدی خبر نہ ہوئی کسے لول منکدی ویسے خبر
 طرے نہر پیادیا لول گھر فرعونے داسے
 آبیہ یوی فرعونے دی دیکھ اس چک لیائے
 پڑھ بسم اللہ کھول مندھتے ویکھ ہوئی خوشحال
 دے محبت گولی دجی مودت دی بندھ لول
 جو کوئی تیکے جھل نہ سکے مودت دا چمکا لہا
 لٹنڈا کھیں دی لڑکا سوہنا پالیئے اسنوں سائیں
 دایاں دودھ پلاؤں کادن اس نے حکم سنایا
 اسان حرام کیتا دودھ غیراں آپ اللہ فرمایا
 کہے بتاؤاں میں تساتوں جو اس دودھ پلائے
 فرعون کہے اس لے اُنکے مددی واپس آئے
 صندوق پکڑن تے کھولن والی بات سنائی جیتی
 آون دایاں دودھ پلاؤں لادن تودہ بنیرا
 حضرت دی ماں خوش ہو جاندی کہیا بیٹی منکے
 غیراں دانگ نہاؤ چہل کے بیٹا گودا اٹھایا
 فرعون تے گھر دایاں اکھاں پت میرادل آئی
 فرعون شہے تھیں کچن لگا لول ایہہ بیٹا جیا
 دودھ صفاتے مٹھا میرا بچے سمجھ چکھیا یا

فرعون کہہا دودھ لڑکے عوفوں دینا دیاں ہر روز
 لب لڑیا اسان پہنچایا حضرت موسے تائیں
 غم نہ کھائے تے سچ جانے وعدہ پاک بہ باناں
 اک دن گودا پتر حضرت لڑن شاہ فرعون اٹھایا
 ہمتہ دو جے کھتیں منہ فرعون نے اک طماچہ لایا
 کہندا شاہ ایہو لڑکا جس کھتیں میں بہ بادی
 مامن کا دن حضرت تائیں فرعون نے حکم سنایا
 ہاماں و ذیہ کہہا اذمالواں میں کر کے کچھ چلے
 حضرت موسیٰ پکڑن کالان لعلال تے دل آیا
 پکڑا لنگادی حضرت موسے منہ اپنے وجہ پائی
 آسبہ خاتون کہندی شاہا ایہہ بچہ کی جانے
 کہندا من نہ مالاں اس لڑن پیا جو شبہہ ہٹایا
 جوان ہو یا جاں حضرت موسے نوکر خدمت کرے
 فرعون پکڑ ہمتہ وقت لاقتی بات حضرت کھتیں کردا
 ویہہ برسوں تک عمر مبارک حضرت موسے بیٹی
 بلقانے حوٹوں دو بیٹے قصص الانبیاء آیا

اٹھیں دین دیکھا کرنا جلاں جدائی سوزوں
 ماں اسدی دی طرف رکھے تک اکھیں ٹھنڈا سیر
 لے پر اکثر لوک نہ جانن کم ہی کہن پہچاناں
 داہری وجہ اس لعل لڑے سن کلیم اللہ ہمتہ پایا
 دیکھ ایہہ حال حضرت دالہ فرعون غصے وجہ آیا
 ناں اس ایڈولیری کر کے کیتی بات نیادی
 آسبہ کہندی بال کی جانے دودھ چھیندا آیا
 انگیار تے لعل رکھے دودھہ ختالیں دشمن اسرائیلی
 جبرائیل خدا دے حکموں انگیار میں ہمتہ پایا
 جلی زبان نہ بات کریندی پودی ساتھ صفائی
 سخت افسوس لنگھے مینوں جلی زبان نیانے
 حضرت موسیٰ دی ماں تائیں پھر حضرت پکڑا یا
 کہن ایہہ لڑکا شاہ فرعون نے اس کالان سبٹ رہے
 منہ حضرت کھتیں شیریں سخاں سن کر ہوندا بردا
 فرعون شہنشاہ پھر حضرت دی خوشیوں شادی کیتی
 تیس برس دے بعد خداوند وجہ مدین پہنچایا

حضرت موسے علیہ السلام کا مصر مدائن کو جانا حضرت شعیب علیہ السلام پاس

اک قبطنی اک اسرائیلی دو توں جھگڑن قہروں
 میں کھتیں لکڑیاں ایہہ چھینے کردا ظلم چھوڑا میں
 کہے قبطنی میں ہاں باوچی حکم چلے آج جس دا
 حضرت موسیٰ کہے دوبارہ چھوڑا میں سمجھاواں

اے حضرت وجہ تہر دے اک دن وقت دوپہر
 فریاد کرے ادہ اسرائیلی حضرت موسے تائیں
 حضرت کہہا قبطنی تائیں چھین نہ بالن اس دا
 باوچی خاتے فرعون دے لکڑیاں لے جانواں

بادرہی پھر بھی چھوڑے ناپیں حضرت ماریا مٹکا
 دیکھ اس مردہ حضرت کیہا تان اس اسرائیلی
 پھر بچتا دن حضرت موسے کو دے گریہ زادی
 شیطان دشمن بندے سدا راہ دے بدداہی
 خون اس پادشہ بخشیں میوں یاد ب کہیں کوئی
 اس تھیں پھول قبلی مردہ قبطیاں لے جاں ڈھکا
 صبح دو جی اٹھ حضرت موسے شہر اندر پھر جادو
 اسرائیلی اوکل والا مدد سی بس مٹی !
 حضرت کیہا توں بدعین چاہیں مجھ لڑانا !
 اسرائیلی سمجھا موسے میں پر غصے ہو یا !
 چاہیں کرن توں زور وادریاں دھچکدے کرنے
 اسرائیلی تھیں سن قبلی لہر خون گیا دیار سے
 حضرت دلوچہ کچھ قبلی خون کرے گا ظاہر
 اتنے وجہ حزقیل اوہ جس نے سی مندوقی بنایا
 آیا دوڑ کے دربارے موسے کرن صلاح
 سن حضرت چھوڑ شہر مصر تے مائی بھین پھر اتواں
 ہے نزدیک کہن رب میرا سدھا ماہ دکھائے
 مویشیاں اپنیاں کڈھ کھوہے تھیں پانی سب پلاں
 حضرت موسے کیہا انہاں لوں کی ہے کم تساڈا
 جاں تک آون نہ چرواسے تاں تکناں روکایا
 سائے تلے آیا ہو ناسخ کیہا اللہ دل آیاں
 لڑکیاں دولویں جاں گھر گتیاں پوتوں حال ستایا
 کہن نبی دیاں جاباں آتا ہوراج اک جو اتے

مرگر پیازمین دے آپر مٹکا چھوڑا اٹکا !
 جاہن دودھ دیکھن قبلی مارن کر کے حیلے
 ظلم کیتا میں جان اپنی پر اسے میرے رب بادی
 دے دسواں کرایا میں تھیں جو اس مرضی چاہی
 بخش دتا بت بخشہا اکر کے رحم و خیمہ
 پتہ نہ لگا کیوں مر یا فرعونے تان چٹھا
 خون عوض نہ پکڑن میوں خوف لے دھچکھادن
 لڑو قبلی ہور کسے تھیں چھوڑا موسیٰ کہے تنگی
 کر کے بات ایہ قبلی پاسوں چاہے اس چھوڑانا
 کہے ماریں ارج میوں جو نکر مار یا جو کل مویا
 نہ چاہیں جو صلح کراؤ میں خون نا حقے بھرنے
 خون جو کل د اظہار کر ساں کہاں موی دیکھائے
 حضرت اگر حال سنایا جو کچھ ہو یا باہر !
 جیوں کہ مومن ہو یا پچھے اس دا ذکر بتایا
 جا ایتھوں تدھ مار دیون گے میں تدھ نہیں چاہاں
 جا توں طرف مدین خدا یا کہیں قبول دعا توں
 گئے مدائن ڈھکا کھوہ پر جمع بندے کچھ پائے
 سوا انہاں دو کڑیاں اپنے مویشی پیاں رکادن
 کہن پلانہ سکاں پانی بڈھا باب اسداڈا
 سن انہاں تھیں مال انہاں دے حضرت آب پلا یا
 جو بھلیا میوں چیز میرے دل اتاری منگان سایاں
 پتہ شعیب پیغمبر انہاں جس دا عالی پائیہ
 ڈول نکال کھوہے تھیں پانی پلا یا اسان جیوانے

سن تعریف شعیب نبی اس کے بیٹی لے آویں
 عوض پانی جو مال ساڈے ہے توں ارج پلایا
 اگر حضرت موسیٰ کہندی میرا باپ بلا سنے
 حضرت موسیٰ مصروں لڑیاں مستون ہے لگے
 دھی صفورہ نبی شعیبے لڑی لگے لکڑیہ سے
 ہے گناہ نامحرم عورت جے کوئی دیکھے پاؤں
 حضرت موسیٰ کہیں بچوں ہی چلیں راہ بتاندی
 لڑائی بچوں راہ بتاندی قدم گھراں وچہ پاسے
 شعیب نبی وایلیکم کہہ کے موسیٰ نبی بٹھایا
 حضرت موسیٰ جوں کہ مصروں آئے حال بتایا
 ملی نجات انہاں تھیں تینوں چاہے لکھے بے حسوں
 زور اور تے بہتر ہے ایہ اتے امانت داراں
 بیٹی کہہا چالی بندے کھوہ تھیں کڈھن پانی
 امانت دار ڈکھا اس تائیں ساتھ میرے جاں یا
 کہندا نامحرمتیں ڈروا نظر نہ پیریں پاندا
 شعیب نبی کھانا منگو اگر حضرت پیش دکھایا
 مال جو تساں پلایا پانی بخشیا آکھ سنایا
 نہ احسان نہ بدلہ پانی نبی شعیب بتایا
 پڑھ لبسم اللہ حضرت موسیٰ لگے کھانا کھا دن
 نبی شعیب کہہا میں موسیٰ بیٹی تدہ بیا حال
 جے دس برس کریں توں پلے اوہ ہے مرضی تیری
 نیک بختاں تھیں مینوں پالویں توں لول بچا ہے
 میں تیں اندراکھ دس برسوں بت کران جو پوری

کہیں اس میرا باپ بلاوے توں اجوت لے جانویں
 گئی حضرت دل اک دو نہاں تھیں تیروں قدم ٹھایا
 اس پانی دی دے مزدوری جو توں ارج پلائے
 انہاں دناں افاقہ ہے سی ساتھ بی بی اٹھ لگے
 حضرت موسیٰ کہیں اس تائیں بچے چلیں میرے
 توں نہ واقی کہہا بی بی گھر ساٹھے دے راہوں
 بات حضرت وی سن کرنی بی ہو چکے پھر جاندی
 شعیب نبی توں حضرت موسیٰ سلام علیک سنائے
 کتنوں آئیں کتنے جانا سدا حال بچھایا
 شعیب نبی لے کھاد ڈر توں ظلوں قوم سنایا
 دھی اک کہے شعیب نبی توں رکھیں لکڑیوں
 نبی شعیب کہہا لے بیٹی کیوں تینوں اعتباراں
 اس اوہ ڈول نکالیا کھے آبا ساتھ آسانی
 مینوں لگے ٹرن نہ دتا تے مسئلہ سمجھایا
 کہے بچاں میں ایس گناہوں رب منع فرماندا
 اٹھ دناں وفاقہ حضرت کھانے ہتھ نہ لایا
 نیت روٹی کھا دن کا دن پانی نہیں پلایا
 سمجھ مسافر دیواں کھانا حکم خدا دا آیا
 کھا کھانا الحمد للہ موسیٰ بی بی پڑھا دن
 مال جو اٹھ برسوں میرا ہر اسدے وچہ چاہاں
 تکلیف بچاؤن تیرے تائیں یہ نہیں خواہش میری
 موسیٰ نبی شعیب کہے ایہ عہد جو ہو چکا ہے
 زیادتی ہوئے نہ میرے آپر جو ہوئے مجھوری

پھر نبی شعیب ذنالک عاصا مال جو اس یقین چاہے
نبی شعیب کہے حق نہروں ہو گئے پوٹے سر سے
لے جاوے سر مرضی چاہیں نہ کچھ عذر ہمارا

کراں بھروسہ اللہ آپ میں اندر ہر کار سے
مال چہرہ حضرت موسیٰ جان گذرے دس برس
دھی منورہ مال متاع گھر گویاں سنے تہا را

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شہر مدین سے مصر کو جانا اور عطا ہونا نبوت
کا اور فرعون کو معرہ قوم ہدایت کرنا خداوند کے حکم سے

مائی بھالی خویش پیار سے بھلن نہ کدائیں
لوٹریاں مالان اہل عیال سب اسباب لیادون
زہ داد دہنی بی لڑوں ہو یا مرضی پاک الہی
بادش بر سے بدل کجے سر دی ہوئی گھنیری
حکمت دہدی اک نہ نکلی زور بہتیرا لایا !
گھر والیاں لڑوں اکھن ٹھہرو لیا لڑوں شاید تارے
اک دے پاس گئے مہاں حضرت پیئے آواز پکارے
درخت جہدے وجہ لڑوں چکے بات کہے بے عالی
فیکہا تخلیق ہاں میں ہی تیرا رب تو اناں
پاک میدان طوی ہے ناموں توں جس دیو چہ آیا
سچ میں اللہ ہونہ کوئی ہے معبود بتا لڑوں
ہمتہ بچے دج چیز کیا پی پکڑن جس دی عادت
بکریاں کٹی پتے جھانٹاں لے رب کھاں تینوں
گر دیاں عاصا ہوسپ ٹیا حضرت نظری آیا
پکڑ لیا سب حضرت موسیٰ عاصا ہمتہ دسیا یا
بن نکلیفوں چک پوسے گا حضرت ہمتہ پھیرا یا

دہندی حب وطن دی گئی حضرت موسیٰ تائیں
شعیب نبی یقین نصرت یکر طرف مصر دی جادون
چھوڑ دین گئے اک منزل پے گئی رات سیاہی
لایا دیر استے اندر چھٹی سخت اندھیری
چقماق جھاڑن تے اک نکالن حضرت قصہ کویا
فکروں دیکھن چاہو قیرے دیکھی اک پہاڑے
اک اگلاوے ہمتہ آیا سیک لیو بہ سارے
میدان کادوں بھی طرفوں زمین اوہ برکت والی
لے موسیٰ ہاں میں ہی اللہ تے رب نکل جہانناں
اتار جوڑا د وہہ پیراں اتوں تینوں اکھ سنایا
پست کیتا میں تیرے تائیں کراں وحی سمجھا لڑوں
یاد میری دی خاطر قائم رکھ نماز عبادت
کیا حضرت عاصا میرا کم دیو سے کٹی یلنوں
سٹ ہمتوں رب کیا موسیٰ حضرت زمین گرایا
پکڑ لوں سب عاصا کرساں نہ ڈر رب فرمایا
گر بیان اپنے ہمتہ پھیریں اللہ حکم ستایا

چمک پھیلی دھوپوں نکلی فیر کپھاد ب باد ی
ہٹ گئی چمک لے باز و حضرت حکموں سائیں
جاموسے فرعون طرف اس سر مغرور دکھایا
تینوں تیرے بدی طرفے راہ دساں قد ہودے
وقت پیدائش یوی اچہ تے ہور مال اسباباں
پاس نہاندے ہور نہ کوئی جھوٹ کیوں میں جالواں
بکریاں بگھیاڈ حفاظت کہ سن تے خود چاد ن
زیان ہادون بھائی دی میں تھیں چلے ساتھ صفائی
ڈداں میں مینوں کن نہ جھوٹھائے رب عرض سنائی
غلبہ کراں تساو اوہ نہ پہنچن تیک تسائے
کہن حضرت میں سینہ کھولیں اے رب پاک جہاںوں
وزیر ہادون بھائی کہ میرا مضبوط قوت کہ میری
کہ بیٹھے تیری یاد بہتایت توں اسان دیکھن والا
جاہن توں تے بھائی تیرا نشانیاں لیکہ میری
مراکھایا ہے فرعون لے نرمی تھیں سمجھاؤ !
حضرت موسے ہادون دولویں کہن اے ہودہ دگلا
فرمایا رب ساتھ تساں میں نہ ڈر نہ کھنا کائی !
بھیج اسان سنگ اسرائیلی نہ دیہہ ہناں ایذا میں
پیردی کہے ہدایت تھیں جو سلامت اوہ وہ جاد
ہے بہتر ایمان لیاؤں جھوٹیں باطل تائیں
آصفورہ طرفے حضرت دیکھی شان کمالاں
صفورہ بی بی تائیں حالہ حضرت کل سنایا
سن کہ بات صفورہ کہندی حکم خدا من جاناں

ملا باز توں طرف اپنی لوز چمک مٹے گی ساری
دو دلیلاں رب تیرے تھیں فرعون تے قوم دکھائیں
کہیں جے اچھا بننا چاہیں ہے تیرے دل آیا
کیونکر جالواں مصر خدا یا عذر نہی لے ڈھوسے
بیابانے وچ کن اڈیکان نہیں جدائی تاباں
ہوئی بند میں پاس صفورہ خدمت خود چچا توں
کہن حضرت اک خون کیتا میں راں جو یاد بادن
کرے مدد اس بھیج میرے سنگ ہوشے ظاہر سچائی
فرمایا رب زور دیاں میں ساکتی کہ کے بھائی
رہسو آپرسن ہمارا ہیاں نشانیاں ساتھ اسائے
مشکل کا آساں کہ میری کھولیں گزہ رباؤں
شریک کہیں اس کم میری چہ تو حید بتلیٹے تیری
کراں قبول دعائیں موسے کہیا حق تعالیٰ
یاد میری وچہ جاد جلدی کر لیا ناہیں دیر ی
شاید ڈرے نصیحت پکڑے جا اسلوں ازماؤ
نور تے جوش نہ کرے اسان پر خوف اسانوں بھارا
میں دیکھاں تے سناں کہ اس اسیں سول خدائی
اسیں لیاے رب تیرے تھیں سمجھ نشانیاں پائیں
وحی کیتی گئی طرف اسائے عذاب جو اس جھٹلائے
عمر جوان دراز شہنشاہ ہو میں ہر اک جابیں
لڑکا گود تے خدمت خود راں بگھیاڈ پراون مالان
کہ باتاں رب کہے پیغمبر ہدایت کریں بتایا
بھوڑ حضرت پھر اہلان لال طرفے مصر سدھانل

اک دن وقت عشاء ہے حضرت گھر اپنے دروازے پر آئے
 بعد اس یقین جو حکم خدا اور حضرت اٹکھ بتایا
 پڑھ کر فجر گئے پھر دو لوہے فرعون نے گھر آئے
 سن فرعون کہ اے موسیٰ پالیوں انگ پتاندے
 میں توں ناشکر اندے وچوں پاس میرے آج آیا
 ڈر کہ چلا گیا اس جادوں پھر میں حق تعالیٰ
 فرعون کہہا رب کہہرا تیرا بھیجا تہہ چھالواں
 ہمارا ہیاں فرعون کہہا کی سنو موسیٰ بتلایا
 کہے فرعون تساد الو کو بیغام لیا دن والا
 حضرت کہہا پیغام الہیہ بطریق جو چوداں ملک
 کہن حضرت اک پاس تیرے میں ظاہر چیز لیا لوال
 کہہا پھر فرعون لیا توں جے سچیاں یقین آیا
 حضرت موسیٰ نے پھر بخلوں کچھ کہہا کہہا دکھایا
 آسے پاسے سے سرداراں فرعون کہے پھر حالے
 ایہہ تے تسال تسافے وطنوں چاہے باہر نکالے
 دو دن بھاڑ تاتیں اپر ڈھل دیو کج کھوڑی
 فرعون بہت چھ ماہ دے اندر جمع جادوگر گردا
 عزت دولت دیاں تساتوں سن جادوگر بولے
 کراں تیار طلسم تال پھر فرعون دیوے سب چیزاں
 میدان اک بارہ کوہ دے اندر جمع خلاق ہوئی
 توں کچھ ڈال اسیں یا ڈالاں جادوگراں ستایا
 لاکھیاں رسیاں سب جادو کھین انہاں وٹن لگیاں
 رب فرمایا اسان کہہا پھر اے موسیٰ نہ ڈرتا

مائی بھائی ملیں دو دن گز رہے حال سنائے
 تینوں مینوں کہہا پھر ہدایت کہہا سنایا
 جو احکام خداوند والے اسنوں کہہا سنائے
 پاس رہوں کئی برس میری توں خون کیتا پھر جانے
 کہن حضرت میں چہ بے خبری جاں وہ خون کہہا
 کہہا فضل پیغمبر کیتا بخشیا حکم کمالا
 کہہا حضرت رب طبق چوداں تہا کیں یقین بتاواں
 حضرت کہن تسال پیو دادیاں وہی سب یا
 طرف تسادے بھیجا ہے جو کچھ اسنوں باڈلا
 جے کہ عقلان ہیں تساتوں ہے ادہائی خالق
 پیغمبر میرے ہودن آپر یا یقین بتاواں
 حضرت موسیٰ نے سٹیا عاصا ظاہر سب دسایا
 سفیداء دیکھن دایاں تائیں ہسی نظری آیا
 ایہہ کوئی جادو پڑھیا ہو یا جادوؤں دلا ڈالے
 اس کی حکم دیو پھر تسبیں سن کہہا کہہا لے
 بھیج نقیب لیا دن شہروں بڑے جادوگر جوڑی
 کہہا موسیٰ توں لوگوں نکلے ایتھوں ڈردا
 دیہہ آلات جادو دے کالہن ساٹے ہر اک ٹولے
 طلسم چاہنرا بنایا کہہا کہہا تجویزاں
 بلا موسیٰ ہادوں توں کہہا نشان دکھاؤ کوئی
 ڈالو تسبیں کہہا پھر حضرت انہاں کچھ سٹایا
 دیکھ ڈرے دل اندر حضرت جاں سب بکر دگیاں
 رہیں آپر توں انہاں سبعا ندے حکم دیاں جو کرنا

دہنئے ہتھ اندر جو تیرے لئے ہوئے اس ڈالیں
 حضرت موسیٰ ڈالیا عاص بن سہب کھا گیا سہیاں
 ہوئے ذیل اس جگہ اندر تمام جادوگر ہارے
 ڈالے گئے حق ائمہوں سجدے اودہ جادوگر سارے
 لئے رہا ہوئے ہادوں دا جو برحق نبی ہمارے
 جادو کھرتے برحق اللہ بخشے اسان خطاواں
 پیر کھبا ہتھ سجا کٹاں سولی اُپر چڑھاں واں
 کون جالو جو ساٹے وچوں ہے اشد عذاباں
 اختیار نہ اس تے دیساں چیز آئی جو سانوں
 اس اُپر جو پیدا کیتا اس نے ساڈے تائیں
 حکم کریں گا وچہ زندگانی دنیا وچہ اکھا پیں
 لرت لوڑا یما لوں پائی تیرا نفوت نہ کائی
 جان ہزاراں باجھ شماراں عاشق کرن نشاواں
 عشق سچے دی برکت پاووں کھلا کھنڈ لوڑانی
 کوئی نہ سخن دشمن دسدا اکو اک نکالواں
 کھا کہ قسم خداوند اکھاں لوڑ نہ دولت بالان
 دیکھ بچلی لوڑا الہی خودی خودوں اکھٹ شسی
 فرعون بلا جلا داتہا ندے پاڈوں ہتھ کٹائے
 لاش مبادک پاک شہیداں کہ آواز سنائی
 غرض اساڈی بخش دیوئے بسا کل گناہ اسانوں
 اے رب حضرت موسیٰ کہیا سرور افروغ ہامانی
 گمراہ کرن لاہ تیر لویں تاہنیں میرے پور دگلا
 نہ ایمان لباون جانا تک کھدیاں دیکھن مالاں

جادوگر کی فریب نہ اندا نکل جادوے جو بھالیں
 ظاہر حق ہو یا گم ہو یاں سب باطل دیاں گیاں
 سب اپنا پھر پکڑیا حضرت عاصا ہو یا دو بارے
 کہن ایمان لیاے اس پر جہاں جو پور دگلاے
 آکھن توں فرعون ساں پر کیتے جبر اکارے
 جادوگراں فرعون کہے میں پیر ہتھ تسان کٹاواں
 کجور اُپر لٹکا تسان فرعون توں دکھلاساں
 باقی رہنے والا جوہن ساحر کرن جواباں
 اودہ ساتھ دیلوں پاس آئی ہے کہئے اسیں تسانوں
 کہ جو حکم توں کہنا چاہیں سو اسدے کجہ تاہیں
 آخر دنیا عشرت نشاہی جادوے نہیں اکاہیں
 جادوگراں تھیں مومن ہوئے ہوئے فضل خدائی
 دیو او یکہ تنگ نہ مڑوے سرور دیون دالاں
 اپنا آپ نہ نظری آدے ہر جا یا رہ حمانی
 مرن جیون غم خوشی نہ کائی سچی بات ستاواں
 پتہ لگا ہن غیر نہ کوئی ہے اد ہو ہر حالاں
 واک دیوانیاں تک خلاق دیکھ اتہانوں مہی
 بعد اس کتیں پھر مرد عشاقاں سولی اُپر چڑھائے
 پھر جانا ساں رب اپنے دل نہ سانوں غم کائی
 اس کاہن اسیں پہلاں ہوئے مومن دیوں ذیالوں
 دتا مال آدیش انہاں وچہ دنیا زندگانی
 اے رب دل کہ سخت نہاندے مال مٹاے سالا
 قریا رب ثابت رہنا ایہو کہ ساں کاراں

دعا قبول تہا دی ہوئی مومنوں حکم اساتذہ سے
 حکم اڈیکو وعدہ باقی وقت اچھے کچھ رہندے
 فرعون نے قوم اسدی لڑی حضرت ہارون موسیٰ کھجاک
 اے ہارون اک محل اوچیرا بنا فرعون بتایا
 کراں گمان بھوٹھاب سے طرف اوہدی جا بھاکاں
 بہت بلند منار بنایا بہت دولت خرچہ پائی
 مزدور معمار دیہاں میٹھاں بکمر گئے سارے
 اک دن بی بی آسیہ خاتون کنگھی سرلوں کردی
 فرعون کہے موسے دے رب پر توں یان لیائی
 ناز و تاکہ ظاہر میں اچ سن فرعون سنایا
 کہے بی بی رب میرا یوں جنت دے گھر عالی
 سن فرعون کہیا میں تیرے تائیں سخت عذابوں ماراں
 فرعون ظالم پھر بدن بی بی تھیں پاک پوشاک تاکہ
 دد و جگر توں پہنچائی بی کردی عرض خدایا
 فرعون نے دی عورت بولی ذکر قرآن نے آیا
 بچا نکالیں ظالم قوموں بی بی کرے دعائیں
 شوق لقاء الہی اند دلی جان پیاری
 عاشق موتوں پہلے مرے موت انہاں تھیں نئے
 عشق شہادت اکبر والی تیغ عشاقاں وجے
 صلت عشق دی عاشق جان پر جہاندے گورے
 مڑھن ذکر کراں ہارون تے حضرت موسے والا
 فرعون کہے ارکان دولت لڑی چھوڑ دیوں ہمارے
 خرابی ملک نکالے سادادین مٹا دے آگ

گمراہ اندے اسے چلنا لائق نہیں تساتذہ سے
 کرو تہ جلدی حضرت تائیں پاک خداوند کندے
 لاشریک خدا تباہیاں چالی بوس دیہاندے
 پہنچ جالواں میں اس دستے تھیں ہر اسمان سنایا
 بنواوے اٹھا ہاں حکم تھیں تر کر کے پھر خاکاں
 حکم خدا تھیں آخیریلے بنیاد مینا گرا آئی
 کھیا فرعون اچھے نہیں دیکھ رب مجھے کارے
 چھٹ ٹنگھی گر گئی مٹھاں تھیں پڑھ بسم اللہ پھر دی
 چالی برسوں دی میں مومن بی بی بات سنائی
 چھوڑ موسے دادین دیاں تہ گھر سونے بتلایا
 بخش دیوے گامیرے تائیں جو ہے میرا والی
 کہے بی بی کر جوتوں مرضی دین موسیٰ نہ ہاراں
 اپردین بنا ہمتہ پیرس لوسے میٹھاں مارے
 موسے دین چھوڑا دن کارن ہے فرعون سنایا
 جنت اند میرے تائیں بخش مکان خدایا
 اٹھا حجاب خداوند عالم دکھایاں جنت جانیں
 نظری آیا لود الہی آخر جانندی دادی
 عاشق زندہ دہن ہمیشہ پتے خداوند دے
 اگے تیغ کرن سر نیواں ہرگز نہ ڈرے کھجے
 امام حین سنے فرزندوں سر دے بے عذرے
 فرعون ہدایت چالی بوسوں نہ منیا منہ کالا
 مار دیاں میں موسیٰ تائیں اپنے رب پکارے
 حضرت کہیا میں مکبروں پناہ دیوں منگ چکا

پھر اک مومن بندے کیہا قوم میری میں ڈردا
 نوح تے عا و ثوری تو ماں پچھے انہاں جو آئے
 ڈردا ہاں میں اپر تے ساڈے پکا دن دے دن کو لوں
 کوئی تسانوں انساں سوں نہیں بچانے والا
 چھوڑ دیوین توں قوم موسے توں تے موسیٰ بتائیں
 فرعون کہے انہاں بیٹے ملاں دین دیاں عودا تاں
 حضرت موسے قوم اپنی لوں آکھن پاک الاہیوں
 خود زمین دانا ملک ہے یا چاہے جس بنائے
 قوم حضرت دی کہندی حضرت تکلیفیاں پہلے ہنیاں
 کہیا حضرت جلدی دشمن رب تے ساڈا مارے
 لوں نشانیاں رب فریاد تیاں موسے تاں
 قوم تیری سنگ تیرے لورال یان تیرے لیا لوں
 طے عذاب تاں پہلے وانگوں کر دے پھر انکاراں
 فرعون والے اسان فحطوں مانے اللہ نے فرمایا
 جاں انہاں بھلیائی پچھے کہن اسادے ثمر فوں
 ٹڈی چھری طوفان بادش حکم رہے تھیں درمے
 منکر کہن نشانیوں موسیٰ کرے اسان پر جادو
 اک عاصید سیفے دو جاطو فوں تریا آیا
 ستواں مینٹک لہو اکھواں نالواں طمس بتایا
 پاک خداوند کہیا موسے امت مات لے جانی
 دریا پار تسانوں کرے اسان انہاں غرق کرے اسان

پہلے فرقاں وانگ تسان پکادے دن تہر دا
 رب بندیاں پر ظلم کرندا نہ آرادہ چائے
 تےسین جادو پھر کر پچھے خوف خدا دے حو لوں
 سردار ہو قوم کہن فرعون نہ کر مال مٹا لا
 ختم تینوں تے بتاں کر سن دھم پاؤں ہر جائیں
 اسیں انہاں پر زور ددا دہاں کہاں تسانوں بااں
 رہو ثابت تے مرد مگواوے شاہنشاہوں
 آخر بھلا جو اس تھیں ڈوسی حضرت سخن سنائے
 تیرے آباں بھی نہ ہٹیاں بلکہ بہتیاں ستھیاں
 ملک دانا تب کرے تسانوں تسان دیکھے پھر کاکے
 ڈالان کفالاں جددوں عذابوں آکھن ساں بچائیں
 ٹالے رب عذاب ہنیاں تھیں حضرت کرن عالاں
 اک تھیں اک نشانی دوی رب دے اسراراں
 نقصان نہ راحت میریاں کر کے انہاں لوں اذیاں
 کہن ہماں موسیٰ موسے نے اس ساحتیاں طوفوں
 لوک وہ او گنہگارے مسین رہے تکبر کر دے
 اسیں نہ مناں تیرے تاں کدی نہ آئیے قابو
 چو تھنا قحط تے پنجاں ٹڈی چھواں جواں ستاں
 پھر بھی نہ ایمان لیا تے دیکھ عذاب سواں
 ہمراہ لشکر فرعون چلے گا پیچھے اپر پانی
 میرے فضل کریم دیاں موسے ہر دم رکھو آساں

حضرت موسے کا خداوند کریم کے حکم سے رالورات امت کو مصلحت

سے لے جانا اور فرعون کا بمعہ لشکروں کے پیچھے جانا اور اللہ تعالیٰ ان کو غرق کرنا !

اسرائیلیاں نے دن دو بجے پاسوں قوم کفاراں
حامل بالغ مرد و عورتاں گنتی چھ لکھ سارے
کچھ بندے و چہ قبطی موتوں بھیج و بادب مارے
دن دو بجے شاہ فرعون نے نوں معلّم ہوئے حالے
اسرائیلیاں فوج کفاراں ست لکھ جیہوں ساٹی
ہویاں مقابل جاں اودہ فوجاں لوک حضرت سے لکے
حضرت موسے کہیا میرا اب میرا ہمراہی
یہی حکم اساں موسے نوں پاک اللہ فرمایا
پھٹ دیا ہر پھاٹک گئی دھانگ بلند پہاڑ سے
موسے تے جو ساتھی موسے اتہاں اساں بچایا
و دیا چھوڑ تشک اے موسے اللہ نے فرمایا
کھڑا پانی جو آپہ ہوائے دھانگ دیو اودہ ساندا
اسرائیلیاں تے موسے پر میں ایمان لیا یا
تا فرمان فسادیاں تھیں توں میں تھیں پہلاں مہیا
تیرا بدن نشانی لکھاں پھلیاں لوکاں کالین
فرعون قوم ہمراہ فرعون نے نکالیا چشمیوں باغوں
و ادث انہا ندی بہر گئے آپہ اسرائیلے کیتے
وعدہ دتا اساں موسے تا میں تیرے دن اتا تو والا
حضرت کیہا قوم اپنی نوں مینوں حق تعالیٰ

کپڑا دیو سونا چاندی کر کے لیا و ہاراں
پہنچ گئے سب را تو را تیں دریا نیل کنارے
زندے دفن کفن و غیرہ بھیجین نہ کچھ چارے
لشکر قوم لے فریا پیچھے پکڑن چالو چالے
پیچھے دشمن اگے دیا پیش نہ چلے کاٹی
پکڑے گئے اسیں من حضرت آئے کافر لو لے
راہ بتامی نہ ڈر ساواں اسدی مدد چاہی
لا پانی دیا پر عام صاحبوں حضرت لایا
تو دیک دتا کہ قوم کفاراں کیہا اب جبارے
فرعون تے ساتھی فرعون نے سے سارے غرق کر دیا
غرق دالے ہیں ایہ لشکر تحقیق اساں بتلایا
پل پانی گرد وقت نزع پر شاہ فرعون سنایا
من توں کیا ایمان لیا تو میں اللہ نے فرمایا
بچا دیاں ارج جسم تیرا میں پاک خداوند کیہا
قدت میری اکثر لوکیں خود نہ کرن و سارن
اساں چھوڑا تے محل خزانے گیا کفر دے داغوں
اکثر اسرائیلیاں نوں بھی کھل گئے دن بیتے
تیرے راتاں دن کھمبہ دوسے موسے نبی کمالا
رات کتاب اتار سکھاسی حکم شریعت والا

حضرت موسےٰ متر بندے لے گئے جن کو وہ طوئے
 رب فرمایا کہ اتساں جاں حضرت موسےٰ تائیں
 رہے وہ بندے تسال بجلی لیا اللہ نے فرمایا
 آسمان دکھایا کھڑے فرشتے ہوا دیو چہ دساؤں
 رَبِّ اِیُّ مَنۡ دَکَّھَلُوۡنِیْ حضرت کہیا خدا یا
 طرٹ پہاڑ نظر کر جیکر قائم رہا ٹکمانے
 اپہ پہاڑ تختی زدہ اللہ پاک دکھایا
 ہوش آئی تاں کہیا حضرت توں ہیں پاک مدیا
 پسند کیتا فرمایا اللہ تینوں سب بھقیں جانی
 ہوش کر میں جو کہ من اس بھقیں تختیاں اپہ لکھیا
 قوم اپنی توں کم کریں توں عمل کتاب کراؤں
 اسرائیلی قومیں اندہ اندہ گمراہی اک آیا
 اسرائیلیاں توں جاں حضرت مہروں کدہ لیچے
 جبرائیل خدا دے حکموں لے فرشتے آئے
 سامری جبرائیل سمجھ کر کم گھوڑے سے تیلوں
 خوب سمجھاں رکھی ادہ مٹی کہنے کدی ازما ساں
 سونہوں بچھڑا شکل بنا کہ منہ و چہ خاک دکھائی
 بنایا جسم اک انہاں کالک بویا دانگوں گائی
 بھل چلائی حضرت موسےٰ ہودس کسے جانی
 اکثر اسرائیلی بچھڑے لگے کرنے پوجہ
 توہات مبارک لے کر حضرت جہاں چہ قومیں آیا
 میرے پھپھوں تسال خدا دی جلدی پوجا چھوڑی
 حضرت ہادوں کہیا بھائی ماں میری دیا جایا

ہود کہن دس دے کہیا اللہ پاک غفور سے
 ایمان نہ لیا بیٹے تاں تک میں پر دیکھئے اللہ سائیں
 مر لوں پھپھوں فیر جلایا کرنا شکر سنایا
 عرش عظیم خداوند تعالیٰ حضرت توں دکھلاؤں
 دیکھ سکیں نہ ہرگز مینوں کن ترائی فرمایا
 توں بھی مینوں دیکھ سکیں گا حضرت لگے ٹکانے
 پہاڑ ہو یا جل ریزہ ریزہ بنی بہوشی آیا
 کراں توہ میں سب بھقیں پہاں ہاں ایمان لیا یا
 اپنی بات پیغام بھیجن بھقیں لیاں کتاب سکھانی
 تفصیل نصیحت ہر چیز اتدی کہ توت بھقیں سکھیا
 فاسقاں توں گھر جلد دکھاساں پاک شد فرداں
 بعفے کہن بھنیواں حضرت سامری نام سدیا
 قبطی قوم فرعون سمیتاں پٹے پچھے کر مٹے
 گھوڑیاں دی اسوا دی سبھناں قبطی ملیں چڑھائے
 متبرک سمجھ بھری مٹھ مٹی ہود سے شاید بھیلیوں
 لین توہات گئے جاں حضرت دیکھے مٹی خواصاں
 حکمت دبدی بچھڑے مہنوں گائے آواز سنائی
 انہاں کہیا خدا ہے ایہو موسےٰ اتے تساہیں
 پاک محمد سر درد توں رب خبر قرآن بتائی
 جو مومن ادہ کہن خدا اک ہرگز تاہیں دوہا
 دیکھ کہن ایہ بات بری ہے بچھڑا تسال پوجایا
 پٹے داٹری پٹے بھائی دے کیوں تھل قوم لوڑی
 میرا نہیں گناہ میں ٹکوں بہت انہاں سمجھایا

سامری ہاروں لڑن حضرت پچھے بچھڑا کس بنایا
 سامری لڑن سد پچھیا حضرت توں کیوں ب بھلایا
 سامری کہندا موسے تکیا میں جیریلے تائیں
 اسدے گھوٹے دے سنب میٹھوں مٹی مٹھا کھائی
 صلاح ایسا جی میرے بیوں لے موسے سکھائی
 گمراہ کریں یاد اہ دکھائیں توں جس تائیں چاہیں
 سامری لڑن پھر کپھا حضرت پیسی دکھ اٹھاتا
 اس دن توں وہ کہندا کہندا دھندلے ہو میں باہوں
 وہاں تاب چڑھے پھر کوئی ڈنڈا پاس نہ جائے
 حضرت کیہا دندرخ جالوں مر توں بعد سالواں
 آگ و چہ ساڈ سواہ بنا کر وچہ دیا الہ ایہا!
 اللہ بہتر بخشش والا بجز دں عرض کرایا
 تو بہ اتھاندی اکدو جے توں مان ایہ تلوادل
 بچھڑا لوجن والے حکمں باہر نکلیں سادے
 مر گئے بچھڑا لوجن والے گنتی ستر ہزاراں
 امت نبی محمد سرود تو بہ گم تھہ ڈال دں!
 بیوں تے بھائی میرے بیوں موسے عرض گزادی
 حضرت گٹو سالہ واقعہ لکھائے شرمایا
 اسرائیلی کہن بنیا تو لات عمل و شوالہ ی

سامری دایہہ کارا سارا انہاں آکھ سنایا
 بنا گٹو سالہ قوم اپنی توں گمراہی وچہ پایا
 ہوز کسے نہ تکیا اس توں بھیجا جاں دب سائیں
 گٹو سالہ دے منہ وچہ رکھی اس آواز کرائی
 حضرت موسے کہے خدایا توں ایہہ قوم از مائی
 توں اساڈا دوست سالوں بخشیں حکم کائیں
 کہندا کہ میں جس توں دیکھیں میرے پاس دتا
 پاس اتفاقا جے کوئی جادے چڑھے بنجا ہر اسوں
 ہرے کھلا جنگل اندالو میں عمر لنگھائے
 توں جس بچھڑے دب بنایا اسو چہ آگ جلاواں
 و تادہ من نشان نہ اس وائنتہ کل مکھایا
 بچھڑا لوجن دایاں تائیں حکم خدا فرمایا
 حضرت موسے کہیا انہاں جو آیا حکم ستار دں
 بیٹا پاتے باپ بیٹے توں بھائی بھائی توں ملے
 تو بہ ہوئی قبول اتھاندی یا ملے جاں یا ماں
 لا الہی معالی دیندا بکت شاہ ابرار دں
 کہ داخل وچہ رحمت اپنی توں رحیم ستادی
 ایہہ تو لات ہدایت رحمت نوت لہل جس کھایا
 ایہہ احکام قبول نہ کریں حکم کہو جو جادی

پہاڈ سرائ پر اکھادی تھیں الشد پاک دکھایا!

یکڑو کہ مضبوط جو اس وچہ حکم تساں توں آیا!

ویکھ پہاڈ گئے من دوسے نہ گمراہ آپر جائے

پہاڈ انہاں دے سرفسے آپر دں شد پاک ہٹائے

بیان فارون وراس کے ہلاک ہونے کا

حضرت موسے قوم اپنی نون کیہا کتاب تو راتوں
نقل کتاباں کیتیاں تاں پھر آیا حکم خدا کی
حضرت موسے کیہا خدا یا نہ ذرا پاس اسادے
جبرائیل خدا سے حکم لگا س دو قسم بتا دے
پتیل اتر جے کر دھو چاندی ہوگ بتایا
سکھی کیہا گری قارون نے گھاس جسدوں مٹھ آیا
چچیرا بھائی حضرت موسے سی قارون نہ الہ
عامل ایہہ تو رات کتابوں پہلے مالوں آیا
نہز انیاں کنجیاں رب فرمایا تتر اوٹ اٹھا دن
قوموں بندے کہن قارون نون نہ ملوں خوش ہوویں
مال جو اللہ داتا تینوں خرچیں عقبے کارن
تیں پرپاک خداوند جیسی کیتی ہے بھلیاٹی
کیہا قارون اے موسے میں ایہہ دولت آپ بنائی
کیا نہ جانیا اس نے پہلیاں جو سن قوم کفادال
اس بھیں زور زیادہ رکھدے ضائع عمل کراے
دو گزہ بنے کچھ حضرت موسے دے سن سا بھتی
اپنی قوم طر جہاں قارون نکلے زمینت کر کے
دیکھ اسنوں جو طالب نیابات افسوسوں کر دے
عاقل بندے اہل ایمانوں کہن جو یو شمع جیسے
بدلے عقبے امن ایمانوں اعلیٰ عزت پاؤ
حسدوں حضرت موسے تائیں قارون بہت ستائے

نختیاں بھیں کر نقل ہوتے عمل کر دسب باتوں
کر ن کتاباں اپنہ بیت رکھن ساتھ صفائی
کیوں کتاباں زمینت کرے متاں حکم تسائے
بلا اسنوں جے تانبے لاسو سونا پھرین چا دے
کالات یو شمع قارون تنانوں حضرت حکم سنایا
حفظ تو رات آئی اس تائیں سونا خوب بنایا
بے حد دولت جمع کرائی کسے نہ معلوم حال
ہوئی محبت ساتھ جہاں دولت صدیوں مکھ بھوایا
نافرمان ہو یا شکبر گناہ کارون
دنیا مال اتر خوش ہو یاں نہ سب تائیں سوہنویں
مسکین یتیمیں دیہہ خیرتاں نیک نہ حکم دسا من
کر بھلیاٹی توں بھی حلقیں ملے اگے وڈیاٹی
اس دھچکی حق رب تیرے داکراں زکوٰۃ آدائی
رب فرمایا کیتاں انہاں ساں دکھاں دیاں ملاں
دے تکلیفان طرح طرح دیاں وڈرغ وچر جلائے
کچھ بندے قارون ہمارے جان کفر و چر بھاکھی
کر دوطر غلام چلیندرا تاج سرے پدھر کے
ملے اسان ایہہ عزت دولت حرص دلاؤ چر دھروے
کم بختو افسوس تہاں پر دنیا طالب کیسے
قارون ہی عزت کسے نہ لکھے نہ دل دیکھ ڈولاؤ
ہر ہر باتوں کرے عداوت ظالم ظلم کماے

درد گردی کرنی اللہ دعا اپنا وقت لنگھاندرے
 قادیون پہنچا کتنا حصہ بد سے نام نکالوں
 مسکین یتیموں دیہہ راہ بد سے حصہ ایسے کو اتوں
 قادیون حسابوں غلطے جاندا جوں ٹوٹندے چلے
 کہنداموئے لالچ کردائے مال اسان تھیں
 تیرے پیچھے ہاں وہ کہندے کہ جوں میں بھلے
 آنکھ جھوٹ بہتان بنا کے کراں موسے رسوائی
 اک دن حضرت تجرم زناہ دی حد منرا سنائی
 پناہ خدا دی حضرت کیہا ظاہر کریں سنایا
 ربدی قسم کرا دن حضرت جس قودات اتادی
 اس ربدی کھانم سناؤں فاحشہ لڑن فرمایا
 پایا نوح خداوند عالم کنبی عورت ڈد دی
 قادیون ندی بھیلی دتی کیہا دوجی دیساں
 کرا یہ بات سٹی ادو بھیلی مہر قادیونے والی
 پٹے سجدے رب اگے حضرت پھر بد دعا کرائی
 آیا تم خداوند عالم تہہ زمین سختارہی
 سجدے تھیں سرچابی نے یادوں لڑن فرمایا
 دوست اسدے ساتھ اسدے آج اپنا کرن مکانا
 باہجہ دو جنیاں کوئی نہ رہیا سب ہی ال آئے
 پکڑے گلیاں تیک کیہا پھر ذرا بیتھے اٹکائیں
 گوڑیاں تیک گئے دھس دھرتی فیر کمر تک جانے
 بند ہوا تو بد روزہ عذاب ترعدے پاسے
 اسراٹیلیاں تھیں کچھ بندے آئیں وچہر وچا دن

حکم زکوٰۃ خداوند آیا قادیون حکم سناندرے
 حضرت کیہا دس سو تھیں اک کڈھ حسابوں ملاں
 دعا کرال بخشا لڑاؤ تینوں یاد رکھیں حق باتوں
 ند مالوں دی بہت محبت کر دے مال مثالے
 ساتھ یادوں دے کردا باتوں کمال صلاح تسانہ تھیں
 توں سردار عقل دا پلدا کہ تدبیر جو آئے
 دے زرمالوں عورت فاحشہ تہمت کرن سنائی
 کہے قادیون خود توں کیوں کردا چرچا کرے کوکائی
 فاحشہ عورت سد بلائی سی جس لڑن سکھایا
 لشکر غرق کیتا فرعون نے جس رب پاک جبار دی
 اصل حقیقت آکھ سناؤں کی تیرے دل آریا
 بولی ہاں بدکار نہ پھر بھی گناہ تساں بدھردی
 لا بہتاں موسے پر کہند آیتوں خوشی کرے ساں
 ایمانداں قادیون ٹرارت ہوئی دیکھ ملالی
 قادیون ستایا میرے تائیں اسلوں دیہہ منرائی
 جیوں چاہیں کہ مرضی اپنی مرضی ادو ہمارہی
 میں تھیں رب فرعون ڈوبا یا من ایہم بھی مہتہ آیا
 میرے ساتھی حالت انہاں دیکھ پڑھن شکرتا
 حکم ربے تھیں پکڑ زینے حضرت حکم کرائے
 فیر زمین لڑن کیہا حضرت انہاں ہو دھسائیں
 چھاتی فیر گئے تک جاندرے مجزہ ہزارستاندرے
 غصہ نبی نہ کھٹیا رانی غائب زمین کرائے
 خزاہیوں حرص قادیون ہسایا سن حضرت فرادوں

قادر خزانیاں لادنے سالانہ حضرت عرض کئے
دیکھ ایہ حال قادر حسن اکہن جو طمع دکھاندے
اسیں بھی چاہندے نال خزانے فضلوں رب بچائے

رب فرمایا سب گھر مال خزانے زمین دباے
کشایش ذوق یا تنگی دکھے بدے بھید نہ آندے
نہیں تے زندے دانگ قادر نے جانے نہیں دھکے

بیان عامیل کا

امریکیاں تھیں اک بندہ نام عامیل بتاؤں
غریب بھتیجا مال اوہ پیر بہتی عرض دکھاندے
دولت مال آپ کو قبضہ مکروں دھونڈے قاتل
پنڈوالے پھر شکوئی لان دے اک دوجے
دے لاؤ اک دوجے دے مادہ بندہ رب کیہا
موسے نبی دعا کر بندے لے میرے رب بادی
جناب الہوں حکم آیا جو نبی موسے فرمایا
فرمایا رب مردے آپ کو گشت گائے لاؤ
قوم کہے پھر حضرت موسے ٹھٹھا اسان کراویں
ڈٹھاسنیا نہیں کدائیں کی مطلب اس گل دا
قوم کیہا جے حکم بے دا گائے عمر بتائے
نکی بڈھی جوان نہ بہتی بڑھپے میان جوانی
کہن لگے پچھ رنگ گائے دا کرے بیان بتائے
قوم کیہا پوچھ اللہ تائیں کی کم کردی کارے
چاہے رب اسیں لاء پائے مرضی جو اس گائے
کھوہ پانی بل زمین نہ واسے بدن سلامت سارا
اس وصف دی گائیں تائیں لگے کمن تلاشال
چاندیوں چمڑا بھر دگائے دا قیمت اسدی ایہا

مال دولت اس پاس پیرانہ فرزند ستاؤں
مادہ چاہے نوں ادہ اک راتیں باہر لاش سٹاندے
لاہمت پنڈواں تائیں پکڑے انہاں یا اطل
وجہ قرآن رب خبر سنائی جی کوئی چاہے بوجھے
جو چھپاؤ ظاہر کہ ساں میرا ستوں سنبھا
خونی کیوں پچانیاں جائے پیٹی خرابی بھاری
قوم میری لے پاک خدایا منوں عرض کرایا
ہو زندہ خود قاتل دے میرا حکم بجاؤ
مردے لایاں گائیں گوشت ہوگ زندہ فرماویں
حضرت کیہا پناہ خدا دی ٹھٹھا کم جاہل دا
حضرت کیہا حکم اللہ دا جیوں کر دسیا جائے
کہ جیویں کم رب سنایا یویں اس نوں بھائی
کینہا حضرت گہری ند دی رنگ سوہنا دل بھائے
سبھے اند نہ ہو دلیائے نشان بتاؤ سارے
حضرت کیہا رب فرمایا محنت کرے نہ کائے
ند دنگت دچہ داغ نہ کوئی اکو دنگ پیادا
بن انسانی شکل فرشتے دستیاں گائیں شناساں
سی گائے وچہ وچن حکمت تاں ایہ قیمت کیہا

اسرائیلیوں مرداک صالح جنگل اندر رہتا تھا
میری گائیں اس لڑکے کو دیوین وقت جوانی
دھونڈ رہی تھیں اسرائیلی پاس بڑھی اس آئے
گائے ذبح کر کر حضرت ابراہیمؑ زبان لکالی
لاٹوں خون ہوا پھر جادی ایل عامیل سنایا
کہ لڑکے اس خون میرے پتہ بتا کر مر یا

وقت مرن دے اکو بیٹا اب پیرداں کہندا
بیٹا ماں دی خدمت کردا بعد پٹو لندگانی
ہو گیا سودے کر قیمت گائیں خرید لیا آئے
جس دم مردے اپلائی جان خداوند ڈالی
بھڑکے میرے ادیا بیٹوں مالوں حرص دکھایا
کم نہ آیا مال دئی دا عوض قصاصوں پھڑپھا

قصہ عروج بن عتیق کا!

شام زمین مقدس اندر سے قوم جباراں
کہ جہاد جباراں دے سنگ اپنی قوم ستاویں
حضرت موسیٰؑ چہ کنعانی قوم اپنی لے جانے
نقیب پادشاہ سرور اگلے جہاں قوم حضرت تھیں بنیے
عروج ناموسی بن عتیق طوفان سے حیران نکایا
لاؤح نبی سے وقت طوفان اسٹول بچایا
حضرت آدمؑ سے اپنے قتل وقت موسیٰؑ تک آیا
یعنی آکھن باب عتیق سی مائی نام صفورا
حضرت موسیٰؑ سے لڑاں عروج پھیندا حالے
سن کر عروج کڑا گھرا اندر سے چھوڑ دتے پھر سادے
خدا پتی دھیر میں آئے آکھن کعبہ چھپا بیٹھے
حضرت ہادون موسیٰؑ کوں جباراں حال سنائے
کالوت پوشع دو نہر خامہ نہایت عالی درجے پائے
نہ ڈرنا خدا اللہ ساتوں وعدے فتح بتائے
نکل جان دجائیک و کھوں تاتیک مول نہ جاماں

وحی لیتی اب حضرت موسیٰؑ بنا پادشاہ سرداراں
دیسناں فتح کسائے تائیں وعدہ سمجھ سچاویں
بھیج نقیب حالات ملک حقیقت کن گھلا ندے
طوفان شام جباراں دیکھن میں چنگے یا بندے
بہت زیادہ چوڑا مال قد نظر وہ چہ آیا!
پاک خداوند کئی سو سال اسدی مہر دکھایا
نکاح اسدی چہ بھی اک عورت فیص الانبیا لکھایا
معارج النبوة قصص الانبیا کھن لکھیا ہندو
کھن آئے کتھے جانا انہاں پتے دسالے
دیکھ حقیقت جباراں اندی دل دچھوٹ گزاردے
کھا کر خوف نہ قوم لڑے گی موسیٰؑ نبی بتائیے
دستاں نقیبان لڑا پوشیدہ کھولے کوٹ رائے
قوم اپنی لڑاں حضرت موسیٰؑ آکھن نبی خدا آئے
قوم یہاں چاہیئے وہاں لوک نہ دوا د آئے
کہن پوشع کالوت اتھا نول ساں فتح دیاں آماں

حضرت موسے کہن فتح داد عدہ حق تعالیٰ
 قوم کیہا اے حضرت موسے ادھر قدم نہ چاساں
 حضرت موسے کہن خدا یا کریں جدائی انہاں
 ادہ زمین خداوند کیہا کراں حرام انہاں تے
 اسرائیلی چاہن مڑ کے ملک مصر توں جانا
 فتح ہودن توں دیوگی پھر عرصہ چالی سال
 عاصا لے کر حضرت موسے ہانوں دوویں جادوں
 حضرت موسے مادیہ عاصا اللہ اکبر کہہ کے
 تو اپنی وجہ حضرت آئے حال انہاندے تنگے
 دیکھو انہاندی حالت موسے نبی دعا فرمائے
 سایہ کینا گری کا دن پھروں دتا پانی
 کیہا انہاں توں حضرت موسے من سلواتے تائیں
 باز آؤں جمع رکھا دن کہن ملے یا ناہیں
 من سلوا کھا کہن گئے اک ہونا شکر پکارے
 اس اک کھانے پر نہ رہے کہہ اپنے رب تائیں
 حضرت موسے پاک خدا دا انہاں حکم سنایا
 شہر اندہ جاد داخل ہو ڈلے جو تساں چاہے
 اینویں انہاں توں جنگل اندہ برساں کٹی دیہا یاں
 حضرت موسے بچوں پوشع اللہ نبی بنایا

جیوں فرعون قاتلن مرد لٹے یا دکر ادہ حال
 توں جاتے رب تیرا دو توں لڑوا میں چاساں
 اپنا تے بھائی دادمہ مالک بنیاں نہ تہاں
 نہ داخل ہوں دیہا دن تم تھیں چالی برس تنہاں تے
 اس تقیر دل دیہا جنگل دچہ چالی برس نکانا
 کالوت پوشع رب نوح دتی پھر دوویں مرد کال
 میا عوج شہر دچہ انہاں چاہنداسی پکڑا دن
 عوج گیا مرکھا کر عاصا پیادین پر ڈھکے
 نلے گرمی جنگل اندہ ڈر رہا ہیں نلکے
 سلوا بھیجیاسی رب کالوت تے من دانگ گڑا ہے
 اپنا اپنا قوم تمامی چشمہ خوب پہچانی
 دن دو جے لٹی جمع نہ کریو ویسی رب سدا میں
 جمع کھانا رب باسی کردا تازہ دے انہاں میں
 کد تک کھاساں من سلوا توں ہور موسے کچا ہے
 ساگ پیاز مسرتے گندم دیوے سن اسائیں
 اعلیٰ چیزاں بدلے ادلے منگو شرم نہ آیا
 غصیوں لب محتاج کرے تے دسو پھر کی داہ ہے
 حضرت موسے ہانوں ریدیاں باتاں بہت سنایاں
 اس تھیں بعد کالوت نبی ہور رب دا حکم سنایا

حضرت بن یامین اولاد دین پوشع نبی بتا دن

کالوت نبی اولاد ہود سے باپ یعقوب سنان

اسرائیلیاں چالیں برسیں جنگلوں ملی رہاں

جالبے وجہ شہر گرائیں خبر قرآن سنائی

بیان حضرت موسیٰ اور حضرت علیہ السلام

جلس اند حضرت موسیٰ کر دے وعظ کلاماں
 قوم دچوں ہر داک خواہشوں حضرت عرض گلدی
 تیں کھیں علم عمل دچہ کوئی ہوگ نہ ہو د زیادہ
 حضرت جبرائیل نبی دل آیا حکم سنا دن
 دو دیا ملن جس جگہ ادھتے نظری آدے
 موسیٰ نبی کہا اے یوشع چل خضر دل جانیے
 حضرت موسیٰ دے سنگ یوشع خدمت کرن غلامی
 دو دیا ملن جس جگہ چل کر ادھتے آئے
 کھٹکے حسین حضرت موسیٰ اکھیں تیند آیاں
 کباب بھی پر قطرہ پانی گم دھو کھیں آیا
 حضرت یوشع حیران ہوئے حکمت دیکھ د بانی
 خوابوں اٹھ ٹہے پھر حضرت منزل کرن مفردی
 کھٹک سفر کھیں حضرت موسیٰ کہن ذرا دم لائیے
 بھی زندہ ہون والا خیال یوشع توں آیا
 باز اوہ سنا بھل گیا مینوں تینوں حال سنانا
 زندہ بھی ہو دیا جانندی دیکھ حیرانی آئی
 جیوں جیوں چلے دچہ د یادے پانی ہٹا جاٹے
 حضرت موسیٰ سن فرمایا جادہ ڈھونڈن آئے
 حضرت خضر ملے اس جانی بات خداوند پوری
 مرننگ پانی ماہ بھی اپہا پس دلوں آندے
 حضرت موسیٰ یوشع دو نہاں ملیا خضر پیارا

فرعون قوم دین دے پچوں مسلم سنن تماماں
 میں سن شیریں سخنیں حضرت بیباک بات چھادی
 حضرت اکھیا میں نہ جانا اللہ پاک ارادہ
 خاص علم توں جانن والا ہے اک یاد بتا دن
 بل کر علم سکھیں اس پاسوں اللہ حکم ستارے
 ملیاں باہجہ نہ سنوں مرنجا بھائیوں سال کھائیے
 کھن بھی لے دیا حضرت موسیٰ پتے مفرد می
 دریا کنارے پتھر اپہ حضرت قدم نکائے
 دھو کر بندے حضرت یوشع دیاں پاس کھایا
 ہو زندہ دچہ دیا بھی جلدی غوطہ لایا
 دانگ مرننگ دچہ خشکی پلے دیوالہ بنیدا پانی
 یوشع بھلا ذکر بھی دا جیوں زندہ ہو تودی
 کہن یوشع توں بکھ لگی ہے دیہ کھانا من کھائیے
 لے حضرت جت سو گئیے سو راہ عجیب دسایا
 شیطان بھلا یا میرے تائیں دساں حال دیہانا
 دیا دستہ دتا اسلوں خشک زمین دسائی
 دیا اندل مرننگ پانی دی مینوں نظری آئے
 بھی ماہ دکھایا جتھے اللہ حکم سنائے
 پڑ کھرا مڑ پھلی قد میں آئے جا مفرد می
 راہ خشکی سی دچہ د یادے پتے راہے گھر جانے
 رب فرمایا کیاں کھیں سی بندہ نیک بہا ما

اپنے پاسوں علم سکھایا بخشیا عقل دانا یاں
 خضر نبی سن لیتے ہوئے منہ پر چادر پائی
 منہ نکال چادر کھین باہر دین جواب سلاماں
 رکھن آیا علم تسار کھین نبی موسے فرمایا
 حضرت موسے کہن خضر توں تا بعد اسنا لواں
 کیہا خضر توں ساتھ من کھین طالت صبر نہ پاؤں
 خضر کیہا توں لاندہ بھیجیں میر کیوں کہ سکیں
 ظاہر کم بریائی والا میرا نظری آئے ؛
 شروع کرال کم جیہڑے لوں میں توں دھیر دخل نہ پانا
 کہے قبول خضریاں باتاں موسے کراقراسے
 پڑھ کشتی دیدیا دچکادے جسم سامے آئے
 چھیک کہ بندیاں حضرت موسیٰ جسم نظری آئے
 خضر کیہا مکہ یاد قرالال موسے لوں فرمایا
 یاد آیا اقرال موسے لوں گیا بھل ستا مد سے
 پکڑ خضر اک بال کھٹ بند اچھے کر دیو اسے
 ناحق خون نہ جائز نہ نا ایہ معصوم بچا
 مخفی رہ مز جو خاصاں دالی عام نہ بھال پادون
 تم باذن اللہ کیہا تمس لے مویانہ لب جوایا
 جبر و لوں ملکوت لاہو لوں جیہڑے واقف تائیں
 سر خدا سے عاشق واقف جو مر نہ دہ موسے
 پڑھنے سننے والو بھائیو موسے شان بلندیاں
 خاص الخاص ایہ عام سمجھ کر الٹ نہیں کر لیتا
 علیحدہ علیحدہ کم انہاں لوں اللہ نے بتلائے

اس دیاں کلاں ہواں تائیں نہیں سمجھاں آیاں
 ہوئے نبی سلام علیکم انہاں آکھ سنائی
 کون کوئی ہو کیوں آئے دسو کر و کلاماں
 خاص خدا سے حکم آکر دہ شن تیرا پایا
 علم سکھاؤں اپنا جو تیں کیتیاں رب عطاواں
 موسے کیہا صبر نہ ہاں بیشک توں اتناؤں
 بھلے بے دا بھید لگے بات کیوں جو سکیں
 باطن دھیر بھلیائی ہر دے ہواں لاندہ پائے
 جاں تک خود میں تائیں دساں بالکل یاد رکھانا
 ہو کھلے مل سفر کریدے پہنچے ندی کنارے
 کہ حکمت اس کشتی تائیں چھیک خضر لے پائے
 حضرت موسے کیہا نہ کشتی توڈ ڈیاں دیدیاں
 صبر نہ کہیں کم میرے دھیر پہلاں تدھ بتایا
 کشتی جدوں کنارے لگی اتہ گراں چہ جاندرے
 مار دتا اس لڑکے تائیں موسے دیکھ پکارے
 یاد خضر اقرال کہ آیا بھل گیوں کہ کالہ
 دل دودے دھیر یاد الہی مویوں مس دکھاوون
 تم باذن اللہ کیہاں جوایا سمجھو لہ کی آیا
 عمل ناسوت انہاں توں مشکل ہے لکھ لالہ انہاں
 جنت دوزخ غم خوشیوں ادہ ہودو کھلوئے
 بہت ایشدے نبی اللہ سے دانگ دست بلندیاں
 میسی موسے خضر دہنا ندا کو حرف جو مینا
 ایسے کارن اکسے جسے دل مطلب کارن آئے

خضر کہا اے موسیٰ عدسے کر کے کہوں بھلائے
 کیا موسیٰ نے جے میں پچھاں خلایاں کچھ تینوں
 کہے تیرے پر عمل فرض سی پیمیں بھل سدا یا
 اس گداں دچہ شاموں پہلوں کل مسافر آدن
 موسیٰ یوشع خضر تے بھی شاموں پھوں آئے
 بہت آدناں مادیان ایپر کچھ جواب نہ پا دن
 اک دیوالہ گرن لڑن پھر دی سی نزدیک پرانی
 خضر موسیٰ کہے خضر لڑن محنت مفت کرائی
 خضر تھک رہا ہن تیری میری پٹی جدائی
 تن باتا ندے مئے ظاہر باطن تن سمجھاؤاں
 دو بھرا طاح غریباں کشتی چھیک کر آیا
 بیچ بندے پیارا تہاندے دو کما دن والے
 کشتی اندکم خدا تھیں میں سی چھیک کر آیا
 اتنے عیب پاؤں نہ پکڑن تے ایہہ مذاق کما سن
 ادہ معصوم خدا دے حکم جو میں ماما دکھایا
 محبت لڑکے پاؤں ہاں پٹو محبت رب بھلاؤن
 اس لڑکی تھیں ہون پیہر شان جہاندے بھاک
 دیوالہ پانی کرنے والی جو پھر لڑیں بسائی
 دین نحرانہ سیٹھ دیوالہ سے گریاں ہو تدا ظاہر

دعدہ یاد آیا پھر موسیٰ حضرت سن بچتا ہے
 ساتھ دہن دا عندہ نہ کر ساں کریں علیحدہ میلوں
 اگے جاندے ویلے شاماں گلاں آگوں اک آیا
 بعد آیاں لوں کوئی نہ بچھے بو ہا بند کراؤن
 نہ دواذہ کھولے کوئی کھانا نہیں کھدا ہے
 نہ کوئی مٹی بستر لیا باہر ڈیرا لادن !
 ڈھاہ اسلوں پھر نئی بنائی حضرت خضر حمانی
 مزدوری لیند دل کھانا کھاندے بھکیاں ات دہائی
 تنے قول گئے ہو پوسے بھل اقرار گئی !
 دیکھ جنہا توں مبر نہ ہو یا مین میں آکھ سناؤاں
 کرن مزدوری دچہ دیپائے جیلہ رب بنایا
 دو ٹبر انڈوں پاک خداوند کشتی جلیوں پالے
 کیوں جے کشتی ثابت پکڑن شاہ بے گاڑ سنایا
 چھوٹے دٹنے جی اہاندے ایس سلیوں کھاسن
 مومن ماں پٹو اس لڑکے دے کھولاں لدا چھپایا
 مرد اسلوں پھر بیٹی دیساں باس عوض تہادن
 ہر کم اندکمت دیدی حضرت خضر پکا دے
 دو تیمم سی پیو جنہا ندا ایسی مرد خدا ئی
 حاکم یا کوئی ہوا لے جاند لڑکیاں حقوں باہر

سی منظور ہے توں ایویں لڑکیاں ملے خزانہ

مہربانی بخشش رب والی جسدیاں عالیشاناں

خضر تھک تے حضرت موسیٰ کر دے فیر جدائی

پچھلی غیبی خبر خداوند سرور نبی سنائی !

ذکر وفات حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام

جنگل تیرہ و چہ تیس برس جاں ہو یا گزند والا
اس دن حضرت موسیٰ کے گھر ہارون نوں فرمایا
بھایاں دو نہاں جانداں تائیں باغ اگلے آیا
حضرت ہارون بیٹھ تخت پر آکھن موسیٰ بھائی
حکم خدا کھیں تخت دے پر فرشتے جان نکالی
بعض کہن و چہ گیا زمین دے بعض کہن آسمانی
کیہا قوم یقین نہ جاں تک لاش نہ دیکھاں اکھیں
قوم کیہا ایہہ کیوں مر یا ساڈی سمجھ نہ آیا
بہت پیار ہارون نبی کھیں آہا انہاں تائیں
حکم دے کھیں زندہ ہو کر حضرت ہارون بولے
بعد برس تن حضرت آپر موت فرشتہ آیا
ملک الموت کیہا اے حضرت اجل پیغام لیا
مرضی کھیں رہ پاک خداوند خود تینوں فرمایا
ملک الموت کیہا منہ دے تے حضرت جان نکالاں
کیہا فرشتے جان کڈھاں میں حضرت اکھاں اہوں
ملک الموت کیہا یا حضرت کڈھاں پیراں طرفوں
میرے تائیں التذمیرے بھٹھے ہیں انعاماں
ہو کلاماں کرنیاں چاہاں حضرت سخن سنایا
اگر پاک خداوند تائیں ملک الموت بتایا
لا دلا ندے اللہ جانے حضرت نوں فرمایا
حضرت موسیٰ کیہا راضی ڈاہا شوق دکھاواں

بیمیا حکم خداوند عالم موت ہارون حال
اے بھائی چلے موں باہر حکم الہی آیا
وگدی نہر دکھی و چہ باغے کندھے تخت دسایا
خوب جگہ ایہہ ایتھے بیٹھے مرضی میری آئی
حضرت موسیٰ نظروں غائب تخت ہو یا ادہ عالی
موت ہارون می حضرت موسیٰ آکر قوم سنائی
وعایتی سن حضرت لے بالاش ہارون دی دسیں
شاید توی خود اس تائیں سچا ہونے پایا
تاں موسیٰ لیں ایہہ گل آکھی موسیٰ کرن وعائیں
میں مر یا ہاں حکم خداوں ایہہ کہہ ہوئے اڈے
زبانت آیا کہ جان نکالیں موسیٰ نبی پوچھایا
حکم دے دا جے توں زندہ رہنا ہے دل آیا
نکالیں جان میری کس یا ہوں حضرت آکھ ستایا
رب سنگ ہو ہوں کراں کلاماں کیہا کریں تھیالاں
حضرت کیہا جلوہ دینی تکیا ساتھ نگاہوں
حضرت کیہا انہاں کھیں رے طوہ جالواں میں شرفوں
باہجہ وسیلے آپ فضل کھیں میں کھیں کرے کلاماں
جے نہ چاہاں موت فرشتہ سن کہہ اپس آیا
جو کچھ کیہا حضرت موسیٰ سارا حال سنایا
موسیٰ میری طرف آون توں راضی نہیں پوچھایا
سخن آخری کرنے چاہواں تیرا شکریہ جالواں

جان ہزار ہوشے جے میری حکم کنوں کل داناں
 طور پر جا سکوں حضرت موسے عرض گزادی
 بچاؤں راہ حراموں انہاں رکھیں وجہ رضائیں
 موسے مائدین پر عاصا پاک اللہ فرمایا
 ماد عاصا دریا پر موسے کیہا ذات الہی !
 ماریا عاصا سنگ اپر موسے حضرت حکموں مادے
 منہ و چہ بیز پترادہ کھاندا تے تسبیح پڑھاندا
 جگہ ہن میرے دی جانے سندائیں میریاں باتاں
 وب فرمایا تلے میں دے چل دا ڈکھا پانی
 میری امت موسے یمنوں بھل کیوں پھر جائے
 چل دیاں راہ و چہ قبر کدھیں دے بنے نظری آئے
 کیہا انہاں اک لہ بردا دوست جسدی قبر نکالاں
 ساتھ اہتاندے حضرت موسے قبر تیار کرائی
 تیرے قد بواہر حضرت جس دی قبر ایہائی
 لحد دیکھن لوں لینے حضرت بہت دے لوں بھائی
 بو سے وقت فرشتے سکوں جنتی سیب سو نگھایا
 لودی ملکاں کڈھ قبر تھیں حضرت لوں نہلایا
 نماز جنازہ پڑھ کرادے قبر اندر دفنایا
 روضہ اقدس حضرت موسے دانہ کوئی جانے
 امت پاک محمد والی جس لوں بہت پیادی
 موسیٰ نبی طفیل نمازاں ہو یاں درج پنجابوں
 ایہہ احسان نہاں سر سادے حدود و حد ہمایا
 اک سو سال پنجاہ ہوا تے عمر نبی نے پائی

اللہ پاک کیہا آطور سے دل دیاں کر اظہار اں
 امت آل اولاد تساتوں سوئی یاد ب بادی
 لذی حلال کھلاؤں عاجز میری امت تائیں
 ماریا عاصا حضرت موسے دے یاتے دسایا
 ماریا عاصا حضرت موسے ڈکھا سنگ سیاہی
 ٹٹا سنگ ڈکھا و چہ کیرا بدی حمد پکائے
 میرے لب دیکھیں لوں یمنوں شکوہ ذق کھواندا
 کسے نہ رکھیں بکھا خلقوں اندر دن تے راتاں
 پانی ہیٹھ پتھر و چہ کیرا نہ میں بھلا جانی
 باب بے تھیں سن کر حضرت ہو خوش واپس آئے
 کس دی قبر نکالا اس جادیکھ حضرت فرمائے
 ملے لو اب لوں بھی دل کڈھیں حضرت کریں خیالاں
 حضرت موسے تائیں کہندے دیکھ جو لحد بنائی
 ہر دہ اڈدیکھو و چہ اسدے کھولے جے تنگ ٹی
 کہن افسوس ایہہ ہندی میری ہے کیا سوہنی جانی
 جان بحق تسلیم ہوئی پھر روح وجود وں ڈھایا
 سوہنے بدن مبارک اپر جنتی کفن پہنایا !
 روضہ حضرت موسے دالاب حکمت کنوں چھپایا
 کلام اللہ دی پڑھ پڑھ بخشو موسیٰ نبی دے بانی
 کہ معراج ملے جاں سرور موسے گھٹے کٹی وادی
 کوشش اسدی تھیں اکا ہر دے ہٹے چھ ماہوں
 ایہہ بھی تقویٰ کھوڑے کر دے جو رب حکم لرایا
 مرضی تھیں پھر عشق الہیوں خلقوں کرن جدائی

ذکر حضرت یوشع علیہ السلام و بنی اسرائیل کا ملک جبارین کا فتح کرنا و قتل ہونے کا

نبی موسیٰ دی بھین جو مریم یوشع بیٹے اسد سے قوم اپنی لڑن حضرت یوشع کیہا شامے چلو حیطہ عشا خطایانا پڑھو یوشع مست رویا بعض محولوں حنطہ پڑھنے مطلب گندم چاہئے سرائیہ مراغاں ہمدے ہوئے بلق شہر دچہ آئے بعض کہن دچہ زندگی موسیٰ وقتان سے ایہ نامے جاہاد حکم یقین کیتا کیتے قتل ہزاران ! پانچ دچہ ایلیا شہرے آئو من پھر وڈ دے بالق شاہ دیاں کثرت فوجاں اسد سے حکوں لڑیاں بلعم بعد شہر بلقا دچہ ولی الشراک ہو یا توں مقبول خدا دا ہیں حق سادے کریں دعائیں بلعم کیہا حضرت یوشع نبی خداوند تعالیٰ لے بری دعا حق انہاں کرنی میوں طاقت ناہیں انہاں کیہا نہ دین قبول لاں تے اپنا نہ ہاراں ابن عباس کیہا گل سن کے خوف بلعم لوں آیا بلعم اپنی عورت اپر عاشق دیوں سجالات بادشاہ اسدی عورت تائیں خوش کیتا دے مالاں بادشاہ تے عورت خاطر لب دا خوف بھلایا کرن زنا تے فتح نہ پاس ہادی مسلم باندی ! عورت بلعم کیہا بلعم لوں سکے نہ لگیں میرے ہو عورت یقین تک ارادہ بلعم کرے بدعائے

پیغمبر کیتا پاک خدا نے فضل بڑے تے جسدے کرو لڑائی مار جباران ملک انہاں داملو اسے دب بخش گناہ اسادے جس دامطلب آیا متقی سجدہ کرن بخولی گرن جتربیل چاہئے ستر نرا اندازا مانے اللہ بھیج دے بائے سجدہ کر دے حیطہ پڑھنے داخل ہوئے شامے سنگ پناہ جتوین قبولن چھوڈے نیکو کاران شاہ بالق بلقا شہر پر پھر حملہ کر چڑھ دے ہمارہ مسلم فوجاں لگے آخونا ہیں اڑیاں کہن انہوں کر مدد ساڈی وقت مصیبت نصو یا فتح اسادے ہوئے انہاں پر کہیں خداوند تائیں فوج اسدی دچہ ولی خدا دے اک تھیں اک نمالا نبی موسیٰ دادین قبول لاں ایہ ہے تساہیں جسے نہ دعا کریں حق ساڈے دے کہ سولی ماراں ایپر کچھ دعا نہ کیتی انہاں عذر مستایا ! کچھ عورت اٹھولی دالیدی خودی گمالات کہن شاہ دا بلعم منادے عورت کرے سوالاں مسلم فوج اندر عورتاں بھیجو آکھ مستایا جیونکر بلعم کیہا کیتا رب بچائے غازی دیہہ طلاق جالواں میں کدھرے ہاں نہیں گھرتیرے اس پر حملہ کر لے خاطر جھڑول شہر دساے

محدثوں سمجھا دے بلغم بھی نہ سمجھائے
 عورت تائیں بلغم کہندا کہ توں خوف خدا ہے
 بلغم بھور گیا تلک ہو کے کر گدھے سواری
 گدھے کہا بڑا گھردی طرفے دھپہ تفسیر نکھا یا
 بات گدھے تھیں سن کر بلغم خوف خدا تھیں آیا
 بات گدھے تھیں کیوں سن ڈر یوں وہ آواز شیطان
 یمنوں عزت تے سرداری دیوے شاہ دریا سے
 باقی شاہ تے قوم اس دی پھر رب دا حکم سنائیں
 بلغم تائیں شیطان دشمن جاں ایہ بات بتائی
 مسلماناں نوں اس بدعاؤں باواسی دن آئی
 حکم تیرے تھیں فتح امیداں میں لایاں سنایاں
 اک مقبول بندہ چھو اتھاں اللہ نے فرمایا
 اس بندے نے حق تہاڑے کیتی بڑی عمارت
 رکھ سجدے سر حضرت یوشع عرض کیتی دریا سے
 دعا منظور ہوئی اسے یوشع حکم اللہ فرمایا
 قوم اپنی نوں کہا حضرت ہمت کر کے مارو
 دن دو جے سی روز جمعہ دا غازی کر دے بتے
 فکر بیا دل حضرت یوشع حکم نہ ہفتے لڑنا
 دعا کرن لے پروردگار اسوج نوں اکائیوں
 دو گھڑیاں دن بڑھے دعا تھیں اللہ فضل کمائے
 حکم اتھاں نوں مال غنیمت کھان حلال نہ آیا
 بلغم بن باغورے آ کے حضرت یوشع تائیں
 بلغم بھور تائیں پھر حضرت یوشع نے فرمایا

بدعا کراں دھپہ فطرت جیکر نہ پھلے نوں آئے
 کہے عورت جے نہیں تائیں جانواں گھروں بتائے
 پہنچ جنگل چھ گدھا چلن تھیں ہر جاندا انکاری
 بڑی دعا حق کریں نہ مسلم دوزخ جلیں سنایا
 اوسے ایسے تھیں بدل کے شیطان سخن سنایا
 باقی شاہ حق کریں دعائیں سے قسیم شیطانی
 ہے عورتیں قبضے تیری ٹھیک ہون کم سائے
 اوہ نن تال ہونوں پیغمبر دھیر رب تھیں پانویں
 دھپہ پیا چاہر جٹ کر دا جا بدعا کرائی
 ہو متحیر حضرت یوشع رب نوں عرض سنائی
 ہوئی شکست کی حکمت اس دھپہ باتاں سمجھنے آیاں
 اسم اعظم اود بندہ بڑھدا یوشع تھو سنایا
 تسلی شکست ہوئی اس کارن لبس ویرا زاپہائے
 چھین بزرگی اس دی جی اس میں ملول ہارے
 اسم اعظم مو تقویٰ حامد اس تھیں اسل لہایا
 بدعا کیتی کل بلغم اسال پر ہوئی شکست و چارو
 لڑے زمیں خدا دے حکم شام پئی دن ٹھلے
 ہے ممنوع کم کار وئی دے صرف عبادت کرتا
 لہج ہی فتح اسادی ہووے اسے بکر رب سائیں
 فتح جباراں پاپ پائی غازیوں شکر بجائے
 اس کارن سب مال غنیمت اندر نار جلایا
 کہا سلام علیکم تینوں فتح دتی رب سائیں
 بدعا میری تھیں تیں بزرگی چھینی رب سنایا

دیاں بشارت پوریال ہوسن تیریاں تن دعا میں
 رب العالم کہے جے جانہدے دے جے کرال بلداں
 رخصت دل دی دنیا اس لول بہت پسندی آہی
 عورت کو مت کہے عورت دے رب کے حکم بھلائے
 آگھر عورت تلمن کہندا اس بد بختی تیری
 عورت کہندی بندگی تیری ہے کئی برساں دالی
 کہندا صرف دعا لوال تنال با بھول نہ کچھ پتے
 بلعم کہندا روز جزا لول رکھال تن دعا لوال
 کہے عورت دو کاتی تینوں منگیں جیتیں مرنی
 ہو مجبور بلعم نے کہا بخش اس حسن خدا یا
 حسن اس دے تھیں دانگ شمع لگی شنائی
 بلعم عورت مرد بیگانہ تک کے یار بستائے
 یہاں کریندا غیرت غضبول کہندا پاک الاہا
 سیاہ کٹی رب محمول ہوئی دیکھنے تھال دوندے
 عورت کٹی شکول عاجز بلعم پیراں مرد دھری
 ہو مجبور بلعم در رب کے عجزوں عرض کرانی
 سی جیسی اودہ ویسی ہوئی بیوی بلعم جورے
 حضرت یوشع پھرے فوجاں عمواد موصول جاح
 اوتھول جاگوہ اروی طرے شاہ بارستے تائیں
 اوتھول مغرب طرے گئے شہر اگل پھر آئے
 فتح آتھال پر پائی حضرت یوشع حکم عتقاروں
 ست برساں وچہ شاہ اگتی مسلم فوجاں بارے
 کالرت نبی لول حضرت یوشع دے کر پھر خلفائے

حضرت تھیں من حکم خدا دا نعم پیا اس جانیں
 ساتھ نشانیاں بانہیاں دے بلعم لیور دو چہاں
 نفس اپنے دی مرنی مٹی چائی سر گمراہی
 باہر دبان مرنیں تھیں بکل کتے دانگ دسائے
 کہے تیرے پر لگیاں رب نے بھیتی عظمت میری
 کچھ نہ کچھ دیوے گاتیتوں کیوں کسی رب خالی
 کہے عورت اک میں حق کر لول حسن دیوے تھتھلے
 اک دفعہ تھیں جے رب فتنوں کو بختی شامواں
 میں حق کر اک سوہنی ہولواں من ضروری مرضی
 دعا قبول ہوئی حق عورت عورت رنگ بدلیا
 بلعم عورت غضب بے تھیں بدلیا رنگ سیاہی
 من مرنی تھیں عیش کریدی دیکھ بلعم شرمائے
 عورت میری عورت بدلیں ہوئے رنگ سیاہا
 بلعم پی مصیبت پہنچے نہ کر مہر کھلو دے
 خلقت حالت دیکھو اے اس دی طعن اللہ ہے کری
 بدل شکل مہر عورت میری پہلے جھول کر آئی
 ختم دعائیں تینے ہو یاں حکمت رب خوفے
 طرفے شام شہر ایدہ دونوں آتھال دین سکھائے
 مذہب تھیں نہی ہوئے ناسکھایا دین آتھالیں
 فوج اسلامی جے سنگ لٹائے جے حاکم دھائے
 مار لگائے ختم گئے حاکم چاہڑے داروں
 احکام تورات دے کر جاری ہر اک شہر بازار
 پھوڑ حکم تھیں دنیا فانی جاندے طرف بقلے

ویمت موجب حضرت یوشع کالوت نبی کم کوئے یوسوش بیٹے کرن خلیفہ فانیوں کر گئے پرپے

ذکر حضرت حزقیل علیہ السلام

درمایا کر یاد عیسا بندہ مخلص آیا
حکم چہادہ حزقیل نبی نے انہاں کر دسٹنایا
یہیج طاعون خداوند عالم مارے ساتھ قہاری
من کرک آواز گئے نر طابڑی ہیبت کھانڈے
رحم آیادل کہا خدا عارض کراں من چٹھا
نیک گھروں گئے ڈر کر موتوں کئی ہزار سنایا
وجہ دنیا دے اکثر لوکاں نائیں شکر بجا یا
کچھ قبول حکم رُبانا تے کچھ محمول ہارے
حزقیل نبی وجہ شہر بابل دے شام ملک چلے
دجلہ کوئے دے وچکاراں حزقیل نبی نٹایا

وہ کفل بھی عام انہاں دارب قرآن بلایا
ہدایت اسرائیلیاں کارن پیغمبر رب بتایا
خوف سرق تھیں قوم نبی دی ہوجاندی ہکاری
کچھ نہ بے کچھ ڈر کر دوڑے کئی کوہاں پر جانے
انگنائوں ست روزاں پھول حزقیل نبی نے ڈٹھا
ایہ مڑے کر زندہ مڑے حکم الہی آیا
فصلالو اے پاک خداوند مژدیاں فیر اٹھایا
وراٹ اپنی آسمان گھر وچہ آکر ساہے
کلیم اللہ دے دین تو را توں انہاں کچھ بھوآ
دنیا فانی پھوڑت پیغمبر حقے طرف سدھایا

ذکر حضرت الیاس علیہ السلام

اودہ متخاص بیٹی غیر اردل باپ ہارون نبی ہا
کیوں نہیں ڈر ونداب بختیں گوشش تھیں بھانڈے
اُس خالق دی کرد عبادت جس توں سب وڈیاں
انہاں ہدایت بھیجا رب نے نبی الیاس ضروری
کہے اربیل عورت ہانپی دے بت لوں اس پوچھایا
سمت ناراض انہاں پر ہو کے عرفان رب سنایا
قوم الیاس نبی توں کہندی اسان مقیبت چلی
اقرار کردو محمد المہدی کر سنی بخشش کاراں

الیاس نبی عام یاس پیڑ دا اودہ بیٹا نیتا دا
قوم ابی نوں حکم رُبانا حضرت بہت سناڈے
ٹٹاڈے دادے باپ تے خلقاں پیار بکریاں
شام ولایت اندر ایہ بت بعلبک مشہوری
بادشاہ عام رحیب اس قومیں شروع مسلمان آیا
نبی ہٹاڈے پوچھا معلول مول نہ ہٹن بٹایاں
قسط پیارن برساں ٹاھڈا ڈاھڈی سختی آئی
حضرت کہے ایمان لیا ڈبرن رحمت باراں

حق باطل صحیح جھوٹ متارن چاہو فرق کر انراں
 کون ہے بندگی لائق سمجھو سمجھتساں لوں آئے
 بُت لوں ہارسنگار پتہا کر کر تعریف متاندرے
 الیاس نبی نے رب اپنے یقین منگی جہود و عاتے
 نصیحت بد سے گمراہ زیادہ پہلے یقین بھیجے
 تنگ آنہاں یقین آکر آخر دعائی فرمائی !
 ہو یا حکم فلاں نے دن لوں جگہ کے پر جانا
 وقت مقرر حکم الہول اس مقام آئے
 نبی افسح خلیفہ کر کے حضرت ہوئے غائب
 فرشتیاں ساتھ کرن پرواز ال چھوٹے پیٹے کھانے
 وہیہ نصیحتات جنگل دے اپر غمخوئی درختے
 بیت المقدس وچہ رمضان میل اروزہ کھولن
 فرما تیر دار الیاس نبی پر بھیجے رب سلاماں
 ایمان داراں دا تھوڑا حال اکھاں کھوڑیاں
 ظاہر باطن ہوئے صفائی جو کوئی حکم قبولے
 عالماں یقین رب خاص کریند ساتھ اپنے اعمال
 فانی زینت دنیا والی نظر عشاقاں آوے
 دنیا تائیں عاشق سمجھن کردوں حال لگایا

تسین دُعا کرو بت اگے میں رب پاک سناناں
 ہورامنی من بات نبی دی بُت لوں عجز نہائے
 بیٹہ ہر سانوں عرفان کردے مول مراد نہ پائے
 وچہ درگاہ منظوری ہوئی چھم چھم ہار ش آئے
 الیاس نبی جھٹلایا آنہاں رب عزائیں ٹھوٹے
 بچا آنہاں یقین اسے رب میرے اللہ وحی کرائی
 جو کجہ ظاہر کرناں میں پر ہوا سوار سدھانا
 فیروہی صورت ناروں مکی ہوا سوار سدھائے
 سب خواہشاں تھیں پاک کرے رب دے میر عجب
 ہو کر آدم و ناک فرشتیاں سیر زین سماں
 وچہ عرفوں آپس وچہ مل دے رب دے امر بجائے
 دلی جوامت ہر در عالم ساتھ آنہاں دے بولن
 میکال تے میکائیل آنہاں دا اکھن نام کلاماں
 خاص عبادت ربی کر کے چھٹیاں حد لایاں
 ہر حالت ہے صابر شا کر رافعی رب رسولے
 ہر عالم وچہ رتبہ مدانیاں دیاں سلاماں
 رہے خیال نہ دوزخ جنت یا جہنم گل لاوے
 تیر جسم یقین نکل پکارن اگوڑا کت خدایا

مفت عشق دی بات بلیری واگ دلیری ہوڑاں

تھوڑا تھوڑا اکھاں ضرورت ساتھ طبیعت نرالاں

ہونا پاک پاکان دیاں باتاں حرموں جوڑ لکھتیاں
 برکت نور طفیل آنہاں دے الشکرے صفایاں

ذکر حضرت جنتلہ علیہ السلام

جنتلہ نبی خدا دی طرفوں کرن ہدایت آئے
نبی اللہ دادن تے راتیں یام تھری پر چڑھ کے
نہ سوون نہ سوون دیندے دس خوف ربانا
غضب الاہول وقت دوپہر ہو فوت ہزاراں
بادشاہ نام طیفور انہاں دچہ اس زمانے آیا
بادشاہ خوف مرمن تھیں ڈر کے گھر تو بے بنوایا
کہند اس جاگوئی نہ آوے جے آوے تے مارو
اس دی موتوں اک دن پہلاں موت فرشتہ آیا
ملک الموت کہیں او ہو محمول مارن والا
عزرائیل گیتے شاہ لے چو کیسدار بلائے
پہرے دار کہیں اے شاہ اسان نہ دیکھیا کوئی
سورخ دیوار لوہے دی اندر شاہ نول نظری آیا
بے غم موتوں ہو گے بیٹھا جاں دن دوجا پڑھیا
غضب ربانے دریا چشمے پانی خشک کرانے
حضرت جنتلہ حکم ربے تھیں دنیا فانی چھوڑی
عما القہ شامول اسرائیلیاں انعام طے سن پائے
بعد اک مدت تھد کر اون اسرائیلیاں طرفے
اسرائیلیاں بد بختی تھیں غفلت وقت دیا

حکم اللہ دے اسرائیلیاں سن کر اثر نہ پائے
اللہ دی توحید سنکے اچھی اچھی کھٹر کے
جے نہ چھوڑ دیت پرستی تہر تہاں پر آتا
خیر مویاں دی سن کر شاہ نول پیاں مگر چارل
بارہ ہزار غلام اوہا سی لشکر بہت رکھیا
اوسے گئے آپر اسدے محکم پہرہ لایا
رہو قائم تھیا رہ پکڑ کے ولوں نہ حکم و سارو
دیکھ کیا شاہ کون کون توں کتھوں لنگھ سدھایا
شاہ کیا من مننت جاہن اگوں کراں سمجھالا
ملک الموت کیوں لنگھایا دیندا سخت منزلے
پنکھی خوف اسان تھیں کھاندا ہو رکے کدھوئی
ملک الموت اتھوں دی آیا بند سورخ کرایا
عزرائیل اوسے جا آکے جان اوہی کدھ کھڑیا
قسم بقسم مذاب انہاں پر نافرمانیوں آئے
درت گئی تقدیر اللہ دی ناپیں جاندی موڑی
عما القہ ولے اس جگہ تھیں مغرب طرفے سدھائے
ملک چھوڑا دن کارن لڑیے کرو نہ جانل ہرنے
عما القہ والیاں کر کے غلبہ انہاں زیر کرایا

دولت بال لیا لٹ انہاں کر کے قتل ہزاراں
مغرب طرفے آئے دل انہاں کر دغوش گفتاراں

ذکر حضرت شمول علیہ السلام

شمول نبی و پیر اسرائیلیاں الہ پاک کراٹے
 شمول نبی نول کہندے حضرت سردار مقرر کرنا
 شمول نبی نے کیا توقع ہے تسان تھیں سانوں
 کہن کیوں نہ حکم الہ تھیں کرسال اسیں لڑائی
 جال ب حکم جہاد کرایا پھر گئے رہ تھوڑے
 شمول نبی نے کیا انہاں نول سطاوت ہوئی
 کہن اودہ کیوں کراپا ساڈے کر گئے سردار شی
 حضرت کیا تسان سمجھاں تھیں پند کیتا زبوں نول
 ملک اپنا میں چاہے دیوے الہ مالک سسائیں
 اسر لٹل کہن طاوتے نشان کیا بادشاہی
 برکت جس دی فتح تسانوں ہوندی آہی پہلوں
 تسانوں ناقرمانی تباروں دتار ب کفار ال
 حکم ریتھیں راکو راتیں تاوت سکینہ آیا
 تاوت سکینہ کرن بے ادبی لے گئے بیل کفاری
 ہور روایت عاصاسی اک محمول ملک لیب آیا
 اسرائیلیاں دیکھا یہ حالت شاہ طاوت بنایا
 طاوت خدا دا شکر بجا یا حکم جہاد کرایا
 طاوت کہ ہا سب شکر تائیں تسان الہ ازمانے
 اُس داپانی جس نے پتیا اودہ تائیں ہے میرا
 اک چلو تھہ بیون کارن صرف اجازت ہوئی
 جو کوئی رہا حکم الہ پر اُس تکلیف نہ پائی

نیک نصیب جنہاں دے آہے اودہ ایمان لیاٹے
 بادشاہ دی تابع ہو کے حکم خدا تھیں لڑنا
 نہ لڑو گئے جے رب مالک بھیجا حکم تسانوں
 انہاں مال اولاد گھراں تھیں کیتی اسال جبرائی
 حال معلوم دلاندے الہ حکم جنہاں نے موڑے
 شاہ مقرر کیتا الہ مشوں حکم تسانوں
 بادشاہی حق اُس تھیں زیادہ روزی کھلی ہماری
 کشائش زیادہ علم بلن چہ دتی ہے رب جس نول
 کشائش والا سب کچھ جانے سمجھ تسانوں تائیں
 پھینا ہر یا صندوق لیا دے کیا نبی الہی
 بنامدیاں اشیانوں جس وچہ تھیں جنہاں دی اہوں
 پاس طاوت تاوت سکینہ آدے لات اندھا دل
 دروازے طاوت شاہ دے محمول ملک لیب آیا
 شہر ویران انہاں اندا کیتا الہ ساتھ تھاریا
 طاوت بغیر نہ ہور کسے دے اودہ ہما بر آیا
 جال رب اُس داتشان بڑھایا سب حکم بجا یا
 ساتھ اُس شکر چار ہزار ال کارن لٹل سدا یا
 پانی دی اک نہر تسانوں رستے دے وچہ آئے
 جو نہ پئے اودہ ہے میرا بھانویں بیاس گھیرا
 نہر آئی جال بیون بیتے رہیا چلو پر کوئی
 جس نفسانی خواہشوں چتا آ بھر پیٹ گیا ٹی

کچھ مرے بیمار پیے کچھ مرے نہ چسپہ لڑائی
 ہمراہ داؤد نبی چھ بھائی ستویں والد آون
 پتھر تن کریندے باتاں رستے وہر دسا دن
 داؤد نبی پڑھ نام اللہ دا سنگ اُوہ پکڑ لیا اے
 مسلم کہن طاوت شاہے لون لوتے فوج گھیری
 بعض جواناں کہا انہاں لون ہون غالب تھوڑے
 صابر لوکاں ساتھ ہے اللہ کرنے کوئی کرے
 شکر دلوں دُور نہ طرفاں تھیں لڑن مقابل ہوئے
 شاہ طاوت کفار ڈٹھی جاں فوج اسلامی تھوڑی
 اتنی فوج تائیں میں اکا کانی اگتے آفا
 جہاں ماسے اُس تھیں اپنی بیٹی قد کرا ساں
 ایہ کہہ کر طاوت چاہے خود لڑنے کارن جانواں
 لباس حریر دل چوب تھا نوچھے ہاں جاساں
 شاہ طاوت کہا کس قوم ملے کی تیرا ناواں
 چھ بھائی تے ہاپ اسدا لکے لڑاں ستائے
 شاہ طاوت اُس تھوں مری اللہ خبر بتائی
 تو پتھر پھینکے لکھیا مارا ہوں پکڑ لیا اے
 رکھ کائن اندر پتھر نبی داؤد خدا اے
 شاہ طاوت لگا اک ٹکڑا دو شکر لون لگے
 اک سنگ زون پٹھی پیشانی مرے جاوٹ لیاں
 ماسدا جالات کفاری تی داؤد الہی!

رہے حکم پرتن سو تیراں گنتی غساریاں آئی
 جنگ کرن لون ساتھ کفاراں رب اکم بجا دن
 شاہ طاوتے مارن کالیں پچل ساتھ بتاواں
 لشکر شاہ طاوت کافر دے غیر مقابل آئے
 جنگ انہاں تھیں ہون سکے فوج ہے مٹی تیری
 بہت جگہ پر ہتیاں اُپر حکم رب غفور دے
 سہ زنبق مال غازی ربے شہید توجہ مرے
 کہن مومن دے اللہ مدد طاقت قدم کھوڑے
 آئی شرم حیرانی ہوئی کہے اگے کر گھوڑی
 شاہ طاوت کہے کوئی مومن لڑن آہر سنگ جاو
 ادھی بادشاہی واسطہ بھی اُس نام لکھا ساں
 اوسے وقت جوان اک آیا کیا سلام سنانواں
 فکر نہ رکھیں حکم ربتے تھیں مار جاوے آساں
 کیا جوان میں اسراہیلی نام داؤد بتاواں
 شمول نبی اک زیرہ دتی ایہ جس نفل پوری آئے
 داؤد نبی دے بدن مبارک زیرہ اُوہ پوری آئی
 لوط نبی دی توں اُپر اللہ سن ہر ماسے
 پڑھ کر نام خدا و مذکورے طرف جالات چلائے
 گنتی دی لکھ فوج اُس خوفوں کہہ مرے کھینچتے
 شکست جالوت قریں دتی حکم اسراہیلان
 بدست داؤد نبی نے دھی طاوت لکھی

داؤد نبی لون بعد طاوتوں غیر ملی سب شاہی
 بخشی زونہوت انہاں نفلوں پاک الہی!

ذکر نبوت شہداء و علیہ السلام

یہود ابن یعقوب اولاد اول داؤد نبی سن آئے
 اتنی قوت بدن مبارک بخشی حق تعالیٰ
 الانبیاء نبی محمد تائیں رب فرمایا
 صاحب قوت رجوع کینہد یعنی ذکر الہی
 بھی فرمایا حکمت دتی انصاف کرن لوں باتاں
 خلقت وجہ حق حکم کرا لیں کہانہ من لسانی
 آواز نمر علی پاک خداوند بخشی اُس دے تائیں
 عدد آواز تائیں دل پانی دگ دالک کلو ندا
 مست ہونے سب سن کر چکھی گرد گریزاری
 میں عاجز لول بھی اے اللہ دیوں تن میں بھلے
 حلقہ بچھ درند چوپائے سن بھول برساون
 پتھر سینہ درختا لے سن کر ہونے پیلے
 لے پہاڑ جاناو سب اللہ کرے خطبے
 داؤد نبی تھیں اندر موسم لول ہر جادے
 داؤد نبی اک روز مہربانے عبادت ربی کرے
 کہن بندے داؤد نبی لول نہ اسال تھیں ڈرنا
 تسال دہاندا کہ ہے جھگڑا چھپیا نبی الہی
 نثر لیں دنیال پاس بدینے صوفی نبی اک میری
 حضرت کیا ہے تیری زبانی زور دل پکڑ لیا
 زیادتی کرے بعض بعض پر اکثر ثمرت دے
 سمجھ لیا داؤد نبی تے رب مینوں از مایا

چال برس جال گزے شاہی نبوت ہونے غلطے
 مقابلہ ساتھ انہانے کوئی نہ شاہ کرنے والا
 داؤد اساتے بندے تلش کرنا یاد سنایا
 ہمد اک جگہ خدا فرمایا دتی قوت شاہی
 ہر علقہ کہانیں داحکم کریں دن راتاں
 خواہش نفس گمراہ کریندی راہ رہے تھیں جانی
 بھی کتاب زبور اتاری اس داحکم سنائیں
 بہتر طرزاں پڑھنے بدن جو سلاسن روندا
 کوئی خیال نہ جان جسم داچہ نہ نرانا ناری
 عشق تیرے دی اک جلائے لروں سینہ کھلے
 بجری بھلے شیراں کھانی جیوں زبور پڑھان
 کنب پہاڑ پتھر گل جاون سن کر بلبل سیلے
 پڑھو جو مینوں کر کسبیاں رل زبور کتابے
 زور بناون بھی سکھائی لڑے جو اوہ پہناے
 لڑ دیوار بندے دو آئے دیکھا نہاں لول ڈرے
 اسان دہاندا ہے اک جھگڑا انصاف تسال اوہ کرنا
 اک انہاں تھیں آکھن لگا ایہ جو میں لہائی
 لہہ کہندو لہہ ایہ بھی مینوں کردا زور دلیری
 بے انصاف لڑا دیہ اپنی دنیال آن لائے
 تھوڑے لوک ایماناں دے اپنا آپ سمجھ لے
 کر کرنا سی توبہ کیتی گر سجدے وجہ آیا

بخشش منگی رب اپنے تئیں بخشیا رب فرمایا
 وجہ عدالت نبی داؤد سے جھگڑا اک دن آیا
 قیمت کھیت تے بکریاں دی نبی داؤد گناہی
 فصل عوف دلوا یاں حضرت بکریاں دہقانے
 نبی سلیمان رستے دے وچہ ملے حیا لی جاندا
 نبی سلیمان ست برس دی عمر مبارک آہی
 نبی داؤد کپہا اے پٹا کر ٹول جینوں کر پیٹے
 بی ہدایت ساڈی طرفوں داؤد سلیمان تائیں
 عیا لیاں بکریاں جو کھیتی کھا گیاں دہقانے
 دہقانانوں کپہا سلیمان بکریاں دودھ پتو
 جیوں کھیتی پلے ایسی ویسی جس دم ہوئی
 دیکھا انصاف داؤد نبی سنے رب دا فکر بجا یا
 اسرائیلیاں تئیں کچھ کنبے دریا اُپر آئے
 خرید فروخت ہفتے دے دن دنیا کار شکاراں
 نافرمانی کرنے لگے رب انہاں اڑایا !
 مچھیاں ہفتے دن دریاے اُپر کناسے دن
 دریا کناسے نہر نکالی مچھیاں ہرے آدن
 اک کہن کیوں کر ویسیت ایسیاں لوکاں تائیں
 اوہ کہندے الزام اتاراں حکم تسائے رکیوں
 سمجھایاں نہ سمجھے کھیلے پاک اللہ فرمایا
 پکڑ لیا پھر او گنہاراں دتیاں سخت سزائیں
 نافرمانوں نافرمانی بدلے ہوؤ بندہ
 عمر اخیر داؤد نبی دیوں ملک مندوق لیا یا

پاس اسادے رتبہ اس دا خوف ملکا نا آیا !
 اک کہے اس بکریاں تئیں میرا کھیت چھرایا
 بڑھ گئی قیمت فصل دالے دی پھر ایہ بات سنا
 گریہ زار حیا لی کر دامنڑیا اپنے خسانے
 حضرت پچھیا کیا حقیقت عیا لی آکھ سناندا
 موڑ عیاں پیروں آندا انصاف آتا ایہ ناہی
 میں دیکھا انصاف تیرے نول جو دل وچہ بتا دیکھے
 تنانے کھیتی بکریاں وچہ کپہا خداوند سائیں
 سلیمان تائیں انصاف سکھایا کپہا رب رحمانے
 عیا لی محنت فصل کردان پانی محنت دیتو
 بکریاں مڑ دیو عیا لی عذر نہ کریو کوئی
 نبی سلیمان تئیں ہر کاروں فیہ صلاح پچھایا
 اوکھے رہنے کارن انہاں آسکان بنائے
 منع انہاں نول وچہ شریعت ایہو حیاں کارل
 پچھتے دیاں لوکاں تائیں اللہ لے فرمایا
 ہفتے با بھول ہوو دنا نوچہ ڈوگھے پانی جان
 دن ہفتے اودہ حال لگا دن پکڑا تواریا دن
 ہلاک انہاں رب کرنا چاہے یادے سخت سزائیں
 شاید کہے اسادے لگے بچن ایس سببوں
 بچایا انہاں جو منع کریند برے کموں بتلایا
 برصن لگے جال ہر نیامیوں حکم کیتا سبائیں
 تن دن زندہ رہ کر گئے حکم رب تے تئیں اندر
 کپہا فرشتے بیٹیاں پچھیں کی اس اندر آیا

تیرا تخت نشای تیں پھول جو دے سو پاوے
 دل مہر دے تے نبی ہوے گا حکم خدا دا آیا
 کیا نبی سلیمان آیا حکم ہووے بتلاواں
 نبی سلیمان کیا صندوق جیراں تیں رکھایاں
 تہی داود صندوق کھلا کر نظر اودے دھوپاٹی
 معجزات ایہ چیزاں تیں جبرائیل بتاوے
 اس چابک جومالک ہوسی حفاظت اُردی کرسی
 جبرائیل داود نبی نول کہہ سکے پچھ فرزندوں
 جو کچھ لکھیا خط لے اندر باہجہ نبی سلیمانے
 نبی سلیمان کیا خط دھوپ چیزاں پنج لکھایاں
 فیر کیا داود نبی نے بات صحیح بتلائی
 کیا ایمان محبت دل دھوپا کھیتیں ٹہرم سمائی
 مور روایت دھوپ تفسیریں میوں نظری آئی
 بیٹیاں تیریاں تھیں ایہ مسئلے جو کوئی حل کئے
 بیٹے سب دربار ملا کر نبی سوال پچھانے
 سب چیزاں تھیں چیز جو نیشے اس دانم بتاؤ
 کون دو چیزاں نہ موافق کون جو دو ڈراون
 کس برسے دا آخر مندا بہت محبت کس دی
 باہجہ حضرت سلیمان کوئی نہ کچھ جواب سنائے
 سب چیزاں تھیں موت ہے تیرے سلیمان نبی فرمایا
 روح بیت دو نہال بہت محبت مردہ بدن ڈرانان
 آپس اندر نہ موافق دن تے رات پچھاناں
 وقت غصے تھیں جو کم ہوتا بڑا آخر اودے دا

ہے کیا چیز صندوقے اندر بیٹیاں نبی پچھوے
 باہجہ سلیمان نبی اندر دے راز صندوق نہ پ
 نبی داود کیا کرط ہر بیٹا اکھٹا نوا
 اک انگوٹھی تے خط چابک حکم رتے تھیں آیا
 نبی سلیمان کیا جو اودہ ہر دھ گھٹ چیز نہ کا
 ایہ انگوٹھی جس دی انگل جو منگے سو پاوے
 صاحب چابک تھیں جو باغی جسم اودہ پرور
 کی خط اندر لکھیا ہو یا نبی پچھے دل بندار
 سوچ رہے نہ خط دے حلے پن عقل کھانے
 عقل حیا محبت طاقت ایمان دل سنایاں
 مقام قرار انہاں چیز اندا بدن اندر کس جائے
 قوت ہڈیاں اندر رہندی سر دھوپ عقل دکھائی
 حکم داود نبی نول آیا اودہ بھی لکھاں بھائی
 تخت تیرے داود ہر وارث پاک اندر فرما
 ایہ مسئلے جو رب لکھائے دیو جواب کیا
 تے سب چیز نول دور کیٹری اتے اودہ بھی بل سنا
 دو چیزاں جو قائم دین دو دشمن فرماون
 سائے لکھو جواب علیحدہ سمجھ آوے ایہ حید
 اجازت ساتھ داود نبی نول انہاں جواب بتا
 سب تھیں در عمر جو گزری وقت نہیں تھکا
 زمین سلیمان حکم تھیں قائم تیا مست تیک رکھانا
 جیون مرنا آپس دشمن اخیر صبر تھیں پانا
 رب دے لکھے جواب مطابق ہے سی سخن نبی

سب شہزادیاں تھیں ایہ عاقل تخت بیڑاں لہجہ
آپ عبادت ربی اندر بے حد شکر سجایا
دور کعبہ نماز پڑھ دی نہ اجازت پائی

دریاری سرداراں کیہا ایہ لائق سرتاجاں
داؤد نبی سلیمان نبی تول پر تخت بٹھایا
کچھ دن پھول حکم الامول موت ہی تول آئی

ذکر حضرت لقمان کا بیٹے کو نصیحت کرنا

حکمت علم دتا لقمانے کہ رب فضل کمال
فائیدے بہت اٹھائے انہاں چہ اپنی بادشاہی
ایہ غلام نوبہ دے کا ہے وچہ کتاب حوالا
نوبہ شکوئل کہے تسال تھیں کون چوری دانادی
پانی گرم پلا اے آقا چیز اوہ باہر آئے
غلام دوجے پھرتے کرائی نکلی چیز پورائی
کہندالے لقمان میں تمہوں جا آزاد کرایا
کیہا عیفر ہو تول حضرت لقمان جواب سنایا
شرمندہ ہوسال پاک خدا تھیں جہنم پاس کھلویا
سینہ کھول تار ب عالم حکمت علم سکھایا
حضرت کیاہا عمل کریں تول جو میں بات بتاواں
میں شک شریک بنایاں بے انصافی ہوئی
ساتھ بھلائی حکم کریں تول نفس روکیں بڑکاروں
معمولی کار نہ جاتی اس تول کار بڑی دل لانیوں
بجانی تے پڑھیں دیو چہ رکھیں سیر کمال
اپر زین حل نیویں گردن مجزول قدم نکالوں
شکراں لب کرے نہ دوست بھائی لعا کھلاوں
ہر دم خوت الہی رکھیں ہر اک حکم پہچانی

نبی داؤد نبوت اتری جال ہویاں تربہ سال
لقمان حکیم حکمت علموں نبی داؤد الہی
حضرت لقمان حبشی قومل ہونٹھوٹے رنگ کالا
غلام دوجا اک نوبہ داسی چیز چورا اس کھادی
لقمان کیہا اسال دوہاں تول تمے کرائی جائے
نوبہ تے لقمان کرائی نکلی چیز نہ کائی
لقمان حکیم دی حکمت نوبہ دیکھ خوشی وچہ آیا
بعد آزاد ہووندے انہاں ملک پیغام لیا یا
غلامت میں تھیں نہ ہو سکے جے انصاف نہ ہویا
بات حضرت نبی خوت درد دی فرشتہ سن پڑ آیا
حضرت با اک چھوٹا بیٹا کہے تجارت جانواں
الہ تعالیٰ واحد جانیں کریں شریک نہ کوئی
قائم کریں نماز تے کرتیاں حمداں باہجہ شماروں
جو کوئی چیز پہنچد ب طرفوں بیٹا صبر کرانویں
سقی زری محبت بیماری تنگی تے خوشحالاں
فخر حسد تھیں منہ تول مڑیں خلقت خلق کمانویں
جہل طریقے چھوڑ تہاں دل تھیں خودی گوانیں
نہ جلدی نہ بہت آہستہ چلیں چال میسانی

نرم زبانوں شیریں بولیں ہر کسے دل بھارتیں
آواز گدھے دی سخت پیہر وہ بول کہا قہمانے
ہے حضرت لقمان حکیموں ایہ نصیحت باتاں

فحش کلام آواز خشک تھیں روکے بان پٹانوں
ہے ایہ محکم قرآنی سائے منوں تیریاں
خداوند عالم پاک نبی نول پھیلا غیب غاملاں

ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام

وراثت شاہی بعد داؤد مل تھہ سیماں آئی
کہا سیماں لوگوں سانوں ہر اک جانور اندی
جہاں شیناں دی دنیا اندر اسال ضرور آئی
نہراں مناں لیا کریشم اک بساط بنائی
گرسیال گرہے کئی نہراں جہاں انساناں
سمیت بساط تہائی چیزاں تخت ہوا اڑائے
تخت اُپر ہر جنس پرندے اڑے ساتھ ہوائے
تانبے چشمہ کھال و گایا اس کارن بباری
زمین اندر موفون خزانے کرن آواز پٹاؤ
جواہر موتی جن نکال لاغوطے دریاؤں
بادشاہ اتنے اعلیٰ ہو کر خود زمزمیل بنادون
جا کر بیت مقدس شاہیں ساتھ فقیراں کھادون
اک دن تخت سیماں تائیں ہوا اڑائی جاٹے
بہا کیڑے شاہ کیڑا ابتدا چھپو گھر وہ سالے
تساڑے کچلے جادون والی انہاں خبر نہڑے
پاس منگ شاہ کیڑے تائیں ہی سیماں پیچھے
نول پائے میں ظلم کندہ تے جو لشکر میرا
شاہ کیڑے نول پھیا حضرت کتنا شکر تیرا

فالیشاں پیہر ہٹے تے وڈی بادشاہی
الہ پاک سکھائی بول مادی اتے نراندی
یسے دتیاں سبب میرے تائیں میرے پاک الہی
کوہ اک لمبی کوہ اک چوڑی ہتھال تخت پھائی
وزرا امرا جہاں نول لمیاں پین طریاں شان
اک سینے دی راہ اک دن اندر سیر کرائے
پہاں اُپر ہتھ پھیلن سورج کرن تخت پرانے
تہسم تہسم بناون برتن جن ماتحت بھاری
یا حضرت جیوں حکم ہے داساںوں خوج کراؤ
مکان بناون خوت رکھادون کھلے کھریاؤں
پیس جواہر آٹا روٹی آپ پکا کر کھادون
روزہ کھولن موہول بولن زباناں شکر سادون
رہائش کیڑا ندی میدانے تخت ہی دا آئے
کچلے پیراں پھٹ سیماں تے اُس شکر بھادے
بات کیڑے دی سن کر حضرت اوتھے اک کھلے
کیدل کہا سیلہائی شکر آئے چھپو کچھیا
کیڑے کہا حق کہن دا ظلم نہ ڈھٹا تیرا
چالیس نہراں نقیب سنایا اکوں کرے کھیرا

چوٹ چالیس ہزاراں زیر قیاب اک اگے
 چھپتا کارہ قدیم اساڈی شاہ کیڑے نے کہا
 خوشی رعایا خوشی مینوں ہے سن توں نبی الہی
 اک کیڑا تر جاوے او تھوں چکاس گھر بنیا دل
 کیا تاساں نے ربے تائیں میر مینوں اوہ شاہی
 گل دینا دی شاہی تیری تیں اللہ مستلانی !
 ہے ہما وچہ قبضے تیرے سمجھیں رب کرائی
 معے نام سلیمان زندگی دُنیا والی آئی
 نبی سلیمان سن کیڑے تھیں کر دے گریہ زاری
 پے سہسے پھر کہا خدا یا سب مینوں وڈیا یاں
 نور ہدایت بخش دے توں حکموں عمل کراواں
 میرے تے مال باپ میرے تے فحل تیرے بھکر
 مہربانی خوشی مینوں نیکاں ساتھ ملائیں
 سلیمان نبی اک روز تخت پر کر دے میر ہوائے
 پسند اپوچہ گری مروج کر دے جاوَن سائے
 کیا سخت عذاب کراں تے جہانوں لوڑاں
 تھوڑی دیووں ہد ہد آ یا عرض سلام سنا یا
 کیا ہد ہد غیر اک چیزے شہر سیا دل لیا یا
 کی توں خبر لیا یا ہد ہد پھر حضرت فرمایا
 اُس مینوں میں اُسوں پیچھے اگد و بیکہ حالے
 پھر اُس ہد ہد شہر سادا مینوں حال سنا یا
 ہے اک تخت عظیم جہدے پر بیٹھی حکم چلاوے
 لعل زمر و مرغ یا توں جہڑا سونے پابندی

نبی سلیمان کیا کیوں لکھو ظاہر یا ہر نہ وگے
 باہجہ خداوند ہر نہ جانے ساڈا راز اجیہا
 غم رعایا غمی مینوں ہے خیر انہاں دی چاہی
 عقل دتی رب میرے مینوں میں تہذیب پچھا دل
 جو میں بعد نہ ملے کسے نوں توں بوجہ رکھائی
 انگوٹھی تیری سے نگینے نہیں برابر آئی !
 دانگ ہوا اڑ جاسی شاہی بعد مر ن فرمائی
 کریں بھروسہ نہ دل لائیں موت قریب سنائی
 تے فرمایا توں ہیں دانا سمجھ کی گل ساری
 قدرت بے انداز تیری ہے کسے نہ سمجھا لیاں
 نظر رحم دی بدلیں تائیں تیرا شکر بجاواں
 ظاہر باطن جنہاں ذریعے ملے خزانے سائے
 ہر دم راضی رہیں میرے پرے میر رب سائیں
 بساط آپر سب جن انس بن اپنے ساتھ بٹھائے
 ماری نظر انہاں دل حضرت ہد ہد نظر نہ آئے
 یا کوئی خاص دلیل جاوندی پتہ دیوے کے پھول
 نبی سلیمان کہا کہتے کیا سیں ہُن آ یا !!
 چیز اُس دانہ کے حضرت پتہ کساں لے پایا
 ہد ہد کہندا شہر سادا ہد ہد نظری آ یا
 حال کساڈا سن اوہ ہد ہد کردا خوشی کماے
 بقیہ شہزادی دانہ کہندا راج او تھائیں آ یا
 تربیہ گز لیا تربیہ گز جوڑا ہر مرغ پاوے
 شہزادی تے قوم اُسدی اے سورجنوں جاندی

اُس بد بختوں میں سُن حضرت دیکھا یا نہ دیکھا
 بد بخت کی شہزادی تخت شہر دی ساری
 دیکھاں بچا ہیں یا جھوٹے خط میرا جانیں
 بکھ خط حضرت پھر لگا کہ بد بختوں بکڑا یا
 غلوت گاہ و چہ کھڑکی رستے بد بخت اندر جاندا
 بد بخت چھپ کر نکلیا اُو حقول پتہ کسے نہ پایا
 خط پڑھ لیائی وچہ دربارے کے لمیر و زریاں
 ایہ خط نبی سلیمان طرفوں عزت والا آیا
 مہربان جو رحم کُندہ بکھاں بعد تک نول
 پھر بلقیس کیا سردار و جواب دیو کم ساڈے
 کیا انہاں نے زور اور ہاں جنگ بہادر ایتیں
 بلقیس کیا بادشاہ جس ویلے وطن کیوچہ بستی
 ایسے طرح کریں اس نول ایہ جو ملک اساڈا
 یعنی جے پیغمبر بردا اسال نہ اس تھیں لڑنا
 امیر و زریاں کیا شہزادی کریں جو تیری مرضی
 تے سمجھاندی ہے پیغمبر پیش خلق تھیں اسی
 بن سوراخوں ٹھہرا متی دتا دھاگا پاوے
 پوشاک اگڑے صورت اگڑ غلام کتیراں گھنے
 تے اک شیشی خالی بھیجی کہنا پانیوں بھر دے
 بچے گھوڑیاں دے جو چھوٹے بھیجے نال دیناں
 پھر کیا ہن جاؤ تیں جلدی خبر لبساؤ
 ایچی شہر سیا تھیں طرفے نبی خدائی
 بد بختیں بھی پہلاں تہا کیا آئے بردے

ہزار ہا سال سردار گئے اگئے ج اگئے اک لاکھاں
 سورج پوجن دی گل سُن کے کیا نبی غفاری
 اُس اگے رکھتے تھے مہٹ کے پتہ جواب لیانیں
 بد بخت وچہ پتہ پکڑ کے شہر با وچہ آیا
 خواب اندر بلقیس شہزادی چھاتی خط رکھاندا
 خوابوں اٹھ شہزادی دیکھے ایہ خط کھول آیا
 اٹھ خوابوں میں ایہ خط ڈھٹا پڑھو کر تدبیراں
 جس چہ بکھیا نام الدھیں سے خط شروع کرایا
 مقابل میرے زور نہ کریو ملو مسلم ہو سا نول
 مقرر کرل نہیں کم کوئی پچھے بناں تساڈے
 کم تیریدی تیں مختاری کراں جو کہو تیں
 برباد کرن تے و سدریاں تائیں کر دیندے پستی
 تحفے بھیج انہاں از مالواں و دھے نہ مول لگا دا
 تے نہ اُس نے لینے تحفے غرض مسماں کرنا
 تاں پھر اوہ سو غامتاں بھیجے ایچی نول سے عرش
 تے جے ہر بادشاہ دنیا و اشفے حرموں چاسی
 بہت آداب بجالایا تا شہزادی سمجھاوے
 کہنا عورت مرد لکھتے جو انہاں وچہ رستے
 نہ زین سے پانیوں بھرتی تے نہ مینہ جو درے
 چالاک مٹھے دیو چھانٹ اسالوں یے دیکھ لیتیاں
 دربار شہانے سے نذرانے کہے جو آن بتاؤ
 بد بخت اگلا نڈی آ کے ساری بات سنائی
 سونے چاندیوں ست ست آٹاں زر و نول پے

شہزادی نے کئی قسم دے تسال بھیجے نذرانے
 نبی سلیمان اگے اُس نے تحفے آن رکھائے
 بہتر اس تھیں رب دتا مینوں پس لیکر جاؤ
 ایہہ سو ہیں غلام کنیزاں سب دے ستھو دھلاؤ
 انگلیاں تھہ اندر باہر دھو دے ہر دھچھلے
 کیڑے پاسوں مٹی ٹہرے اندر چھید کر آیا
 جنہاں جلدی کھا دن کارن اپنا منہ بڑھایا
 پھر فرمایا نبی سلیمان گھوڑے خوب دوڑاؤ
 سوال شہزادی دے کر پورے نبی سلیمان کہیا
 ایچی پاس شہزادی آکر گزریا حال سنایا
 سلیمان نبی دا حکم بجایا کیتی سفر تیساری
 نبی سلیمان طرفے ٹہری جس دم شہر ساؤں
 بلقیس شہزادی دے آو مدی خبر پواں جان پائی
 تارے عقل نہیں شہزادی دیوالا کہ سنایا
 چھتیاں تے مرغابیاں تیرن شیشوں چھت پو آ
 نبی سلیمان و سپہ دربارے نیر گیا امر او
 سن اک جن کہیا میں آدھے دن تک تخت لیواں
 ہور کہہ اک سن کر اُس تھیں عمل کتابوں جس دا
 عاصف بیابرنیتا دا اوہ کہن وزیر نبی دا
 اُمت نبی سلیمان دی جہاں ولی ارشان رکھائی
 پڑھدیاں خطبہ مسجد جامع حضرت عمر بتاؤں
 عمر ولی دار قعہ تک کے دریا ٹھاٹھیں آئے
 نور عمر دیاں اکھاں والا سورج اک دن تگیا!

ایچی کئی دن پچھوں آیا و سپہ دربار شہانے
 مالوں تدد و سپہ مینوں دیکھ حضرت فرمائے
 ایچی کیہا سوال شہزادی اسال جواب بتاؤ
 ستھو شیشی جو کوئی دھو دے عورت سمجھاں باؤ
 نبی سلیمان اس تدبیروں غلام کنیز سیانے
 نیچے گھوڑے گھوڑیاں اگے دانہ گھاس کھایا
 ایہا سست چالاک دو جینے حضرت تے فرمایا
 پسینہ گھوڑیاں تھیں جو نکلے شیشی ٹکیں بھراؤ
 خلعت دیو تحفے موڑے جاؤ عذر نہ یہاں
 سن بلقیس کہیا امر او میں جانواں فرمایا
 رکھ گھر تخت لگا کر چندرہ کہیا رکھو پوشاری
 نبی سلیمان اوسی دے پائی خبر ہواؤں!
 کہن نبی نوں پنڈلیاں پر حبت شہزادی آئی
 سن باتاں و سپہ رستے اُس دے حوض نبی بنوایا
 لنگھے جہاں شہزادی اتھوں ہر دے حبت سائے
 بلقیس آون تھیں پہاں اُس دا کوئی تخت لیواؤ
 اس کم اپنہ وراور میں لیا پڑا من دکھاواں
 کہندا آکھ جھمکن تھیں پہاں تخت لیواں اُس دا
 التمدد ذکر قرآن و چہ کیتا جس دانیک عقیدہ
 ولی جو پاک محمد اُمت شان انداز کیا تی
 نوح لڑے کئی کرباں اپنا تھوں ہی سمجھاؤں
 حوالے نہ چڑھدا ایسی باجھوں خوں کر لے
 و سپہ اسمان گیا پھپ فوراً ہرگز جھل نہ سکیا

کراں بیان کرامت دلیاں تے گل بڑھدی جی ندی
 جس نے نور محمدی تکیا خود نہ خود نوں پاندا
 آپ مشوق تے آپے عاشق آپ آپے دل تکتے
 جاولن آدن عاصف داپھر پتہ کسے نہ پایا !
 جھمکداں لکھ نہی سلیمان لگے تخت دسایا
 کپھار پ میرا ازادے مینوں ایسی کاروں
 تبدیل کر دیکھ چیزاں تختوں بقیس آدن تھیں لگے
 کار گزار نبی دے مگول پٹ جواہر جڑ دے
 اچال لوں پھر شہزادی پنہی حوض کنارے
 ایہ پانی سوار گئے تھیں تال پھر اُپر چائی
 حضرت کہہ فرشتے داپانی ہے ایہ تابی
 دوانورہ تجویز کیتی پھر حجت پنڈلی دی کارن
 پاس حضرت سلیمان نبی دے بقیس شہزادی آئی
 سمجھے جھوٹ دیوانہ حضرت پاس شہزادی آئی
 کہندی ہے ایہ او ہو گویا مینوں معلم لگے
 حضرت سمجھے بے سمجھ نہ خوب اس لوں از مایا
 قیر کہے بقیس شہزادی میرے پاک خُدا یا
 مطیع ہوئی میں نبی سلیمان کارن اللہ تعالیٰ
 بقیس شہزادی ہو مسلمان رحمت بخش بائی

شروع والی گل اکن پاس دل جوش طبعیت کھاندی
 بلال نہیں پر ٹرن لگے داکھڑک آسمانی ہاندا
 نور کا پر راہبر با بھول بات ایہ سمجھ نہ سکے
 بقیسی تخت سلیمان لگے کہندیاں سار رکھا یا
 خدا جن فضل رینی مٹھوں بول سنایا !
 بے حد شکر خدا یا تیرا اس نعمت دے پاروں
 نبی سلیمان کہن از مانواں پتہ لگے نہ لگے
 ترخ بنرتے چٹے کالے ہتھال اُپر کر دے
 سمجھ پانی چھت شیشے دیتوں دے خیال گزارے
 دیکھیا نبی سلیمان جی نے پنڈلی حجت نہ کانی
 وجہ تفسیر ڈٹھا ایہ لکھیا حجت پنڈلی پر آئی
 کیتیاں نقل رویتاں دونوں ترجموں لوک چارن
 پچھیا تخت تیرا ہے ایسا نظر شہزادی پانی
 پچھیا تخت تیرا ہے ایسا نظر شہزادی پانی
 ہو مسلم میں خدمت آئی پیے اصل دے لگے
 کہے شہزادی قتل خدا کر علم میرے دل پایا
 ظلم کیتا میں جان اپنی پر جو سورج پور چایا
 جو پالے گل عالم تائیں ہر اک دار کو الا
 شوق رے کرے عبات نکاح نبی وجہ آئی

لے تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان اپنے دیوانخانے میں بیٹھے تھے اس میں غیشے کافر شتھا بقیس کو پانی دکھائی دیتا
 تو اس نے اپنی پنڈلی کھولی تو حضرت فرمانے لگے غیشے کافر شت ہے پانی نہیں میں اس کی عقل کا قصور اور اس کی عقل کا کمال معلوم ہوا
 اور جو دیوؤں کی بانی سنا تھا اس کی پنڈلی پر بال میں بکریوں کی طرح معلوم ہوا ہے دوا تجویز کی جس کو نورہ بیتراسی کا تھا
 وہاں احتمالات روایت معلوم ہوا ہے کہ بقیس کی سنان پر بال تھے یا نہ ترجمہ نے دونوں روایتوں کو نقل کیا ہے ۱۲

دچہرہ مشتے نبی سلیمان کفاداں کرن لڑائی
 لیاٹے گھوڑے پاس نبی سے دہندیاں عصر نگہائی
 نبی سلیمان گھوڑا بندے پھر پاؤں گردن کٹے
 پے سجدے پھر کیا خدا یا وقت گیا مڑ آئے
 نبی سلیمان لوں اذہ مایا اللہ نے فتنہ مایا
 رجوع ہوا پھر نبی سلیمان پاک خداوند طرفے
 انگوٹھی نبی سلیمان اکدن لونڈی لوں پکڑائی
 قضا حاجت لوں باہر جاون حکمت رب دی ہوئی
 اس خادم تھیں لے انگوٹھی بیٹھ تخت پر جاتدا
 قضا حاجت تھیں نادغ ہو کر نبی سلیمان آئے
 انگوٹھی دال لے انگوٹھی چلا گیا دیاد سے
 گئے کچہری نبی سلیمان نظر تخت پر مادی
 نبی سلیمان کہن ہمتیرا میں سلیمان آیا
 بیت المقدس جا کر حضرت تن تن کر دے زادی
 نبی سلیمان کہن کسے جا محنت کچھ کراؤ !
 حال نبی پر بات نبی پر نہ کوئی غور کر اندا !
 چھوڑ ٹھہر دیا پر جا کر ماہی گیراں تائیں
 ساتھ لکھایا ماہی گیراں روز بھی پکڑا دن
 اس حالت بھی نبی سلیمان نہیں اکیلے کھا دن
 دنے ریاضت مات عبادت پڑھ دے استغفاراں
 دیو صفحہ دادا پو شیدہ سمجھ لیا ہو شیاہاں
 معلوم ہوا ایہہ بولہ کوئی ہے اس دا بڑا عقیدہ
 جا ایہہ حال تحقیق کرایا بیبیاں خبر پو چھائی

گھوڑے ملے انہاتوں ادھتوں قسم جنہاں دریائی
 حضرت کیا مال محبتوں لب دی یاد بھلائی
 نماز گئی بھل شوق انہاں دچہرہ کرفج پھر ہٹے
 سورج دب عصر پر کیتا نبی نماز پڑھاٹے
 دھڑاک اسدی کرسی دکھیا ذکر قرآن لے آیا
 ہوا قریب کیا لب سائیں پڑھ عجزیدت جرنے
 بسم اللہ دچہرہ لکھیا اسدے ادب رکھن ہرجائی
 دیواک بنیا شکل نبی دی نہیں پہچانے کوئی
 جیوں مرضی اس دیو صفحہ دی اپنا حکم چلاندا
 انگوٹھی طلب گولی تھیں کر دے اوہ جواب منائے
 کون کوئی ایہہ تاں پھر گولی لے گئی دچہرہ دچاٹے
 ہر کوئی تاج صفحہ دے دچہرہ کر دیا سردادی
 نہ پہچانے نہ کوئی منے حکمت پاک الاہا
 بھکے ستائے عاجز آئے ڈاڈی نبی لاچار دی
 اس مزدوری تھیں دے اجرت کھا مجھے کھلاڈ
 اک گھڑی دچہرہ لاہ دب تختوں عاجز کر دکھلاندا
 کہن تساں سنگ کا کہ اسان کھانا دیو اسائیں
 دو پھیاں نت دین نبی لوں چالی روز دیوان
 دے حصہ مسکین تھیاں رب واسکرہ سجادن
 ہن مخراداساں حال کیا کر بند اکاہاں
 عاصف ولی وزیر نبی دا اکدن کہندیاں داں
 سلیمان نبی دیاں حراں پاسوں لیساں پتہ نبی دا
 کہہلا نہاں دن کئی ہوئے تے نہیں زیارت پائی

آصف ولی کے علما و اولاد نہ بود پڑھاؤ
 عامل عامل نوذ کتاباں لگے کھول پڑھاؤن
 انگوٹھی نبی سلیمان والی سٹ گیا دیاے
 حکمت رب دی نبی سلیمان اوہ بھی ہمتہ آئی
 کھاؤن کاملن پیٹ بھی دا حضرت جدوں چرائے
 تخت ہوانے حاضر کیتا نبی سلیمان اگے
 نذرتہ المن ملازم جاں دیا دے آئے
 پکڑ لیاؤ دیو مکرہ لوں نبی سلیمان بولے
 مکرہ تائیں کرن دانے نبی سلیمان موئے
 پکڑ دیواں نے قابو کیتا دچہ دہ باد لیاے
 دے قیامت تیک شکنجے نافرمان ہی دا
 شیش محل دچہ اکدن حضرت عاصی بھاگھلے
 نبی سلیمان دیکھ کپھا اس کرن زیادت آیا
 آیا جان نکالن تیری مینوں حکم الہی !
 کپھا فرشتے حکم نہ یوں محبت دیاں نہ ساعت
 یا ہجوں جان وجود مبارک سال دینا اس حالے
 افسوس کرن جن پتہ نہ لگا سال ہے کم کر دے
 مختصر حال نبی سلیمان لکھیا قصص الانبیاء

مکھڑ سکی دیو تخت پر عمل سمجھے اندھاؤ !
 کھا لہڑہ دیو مکرہ نٹھانوت لگا سو آؤن
 حکم ربے کھیں مندی تائیں اک بھی منہ پائے
 اس مندی دی بکت پادوں بھی عظمت پائی
 مندی وچوں نکلی تے رب نے بخت جگائے
 جالوڈال تے سایہ کیتا پڑھ حضرت گھرو گے
 کر دے خوشیاں دیکھ ہی لوں عاشق پھر جلاے
 دھونڈن کادن پر عفریتاں اڈنے کلن کھولے
 سن کر مکرہ ادسے دیلے چھپیا ظاہر ہوئے
 نبی سلیمان اس دے تائیں دچہ شکنجے پائے
 چند دن خوشیوں غمی ہمیشہ جہناں بد اعتقاد
 حکم ربے کھیں حاضر ہوئے اوتھے ملک الموت
 یا لوں قبض کریں روح میری ملک الموت سنایا
 بہت اچھا کہ نبی اجازت پانی پیون چاہی
 ایہ کہ جان نکالی اویں کھڑے سین جس حالت
 بعد اس کھیں کھن کھا گیا عاصی جسم گیا کرتالے
 بیت المقدس ہوئی مکمل دبدبے ساتھ امرے
 ذکر تمامی کتب اسلاموں دھونڈھ لکھاں کی بادل

ذکر حضرت عزیر علیہ السلام

بادشاہ کافر بخت نیراک و ظالم آیا !	امراٹھیاں تے آ غالب شہر ویران کر آیا
ماد بندے اس ننڈیاں تائیں بندی دچہ پو آیا	طرح طرح دیاں دے ٹکلیٹاں بیداخون بھلایا
عزیر نبی دچہ قیدیاں پکڑے جدوں یہاں آئے	میوے داد دخت نبی لوں ٹیرے شہر دسلے

حضرت توڑ کھادے کچھ میوے تے کچھ جمع کھاٹے
 دیکھ شہر دیاں پخت مکاناں نبی عزیر سنایا
 کرا فسوس ہوئے متعجب منہ کھنکھن سنایا
 حکم اللہ کھنکھن اوسے دیلے موت نبی لڑن آئی
 حیر اسل خدادے سکوں پاس نبی دے آیا
 اک دن یادن کھنکھن کچھ کھوڑا سن حیر مل سنایا
 نہ اوہ خشک چانہ سڑیا دیکھ گدھا اسواری
 نبی عزیر گدھے دی طرفے جاں پھر نظر کرائی
 جسم گدھے وچہ پاک خدادند جان دوبارہ پائی
 چڑھ کر نبی عزیر اس اہم طرف شہر دی جاندا
 عمر جوانی حضرت والی کوئی کیا پچھانے
 کتب اسلامی بخت نصر جو انداگ جلا یاں
 نبی عزیر تواریات انہاں لڑن فیر دست کرائی
 عزیر نبی ہو ظاہر ہو نہوں حرف نہ بانی پڑھدا

گدھا سوادی دا بنھ لکھے میوے ساٹھ ٹنگاٹے
 کدے ایہہ وند شہر ڈٹھاسی جو دیوان دسایا
 فیر آیا دہوے ایہہ کیوں کہ میرے پاک خدایا
 اک سو سال پھپھوں پھر اللہ جان جسم دچہ پائی
 کتنی دیر دہنوں اس جانی نبی عزیر بتایا
 توں سو پس دہنوں ات تہیا کھانا دیکھ ٹنگایا
 خلق کا دن تیں کراں نمونہ کبھاد ب غفاری
 جان بغیر دل پھر بڈیاں دیکھ حیرانی آئی
 زبان اپنی وچہ اللہ گدھے نے بدی حمد پڑھائی
 اجر یا ہو یا شہر باد ولق ڈٹھانہی وساندا
 فرزند نبی دے بڈھے ہوئے چہرے سان بنائے
 وچہ شکوک پیٹے سن مسلم نہ آیتاں ہتھ آیاں
 تندرل لقین کیتا سب خلقات نبی عزیر ایہائی
 میں جاناں رب قناد سب پرچو چلے سو کردا

ذکر حضرت زکریا علیہ السلام کا

پاک محدثائیں اللہ وچہ قرآن سنایا
 اپنے بندے زکریا آپ دعا جہدوں اس کیتی
 کمزوری پکڑی میراں ہڈیاں چٹے ہو گئے وال
 میرے مڑوں پھپھوں مینوں ڈلے کئیے دامارے
 ایس بیٹا میرے تائیں وادت ہوئے میرا
 دعا قبول کیتی پھر اللہ حضرت لڑن فرمایا
 ہے اس کیجیے نام بتا لڑاں تام کسے نہ اسے

رب تیرے دی رحمت دا ہے ایہہ جو ذکر بتایا
 دل اپنے وچہ کبھیا اللہ رحمت عمر میں دیتی
 منگ تیرے کھنکھن دیہانہ خالی کسے اگے وچہ حال
 عورت میری بانجھ خدایا تے ہے بڈھے والے
 وادت اسرائیلیاں دا کراس تے فضل دھیرا
 خوش خبر دیاں زکریا تینوں لڑکا دیاں سنایا
 پہلاں اس کھنکھن کسے دکھایا ہے گامی وچہ جگے

حضرت زکریاؑ کیا کہا اسے ب کیوں کر پیدا ہوئے
 جبرائیلؑ کیا اب تیرے بے لویں سے دیا
 توں کچھ چیز نہیں سال پہلے من حضرت نے کہا
 نشانی تیری رب فرمایا بات نہیں کر سکیں
 تن دن لاتاں بول نہ سکيا کہ یا نبی دیا نا
 حضرت یحییٰ چھوٹی عمر سے بانا فقر پہنا یا
 عمر مبارک ست برس و چہ ہانی لڑکے کہندے
 یحییٰ نبی کہا و چہ دنیا کھیلن ہیں آئے
 و چہ محبت پاک بیدی کر دے ہندے زادی
 اسے میرے رب نہ لای اسدی کرے بے چینی تویں
 فرمایا اب صالح مٹا منگیا میرے پاسوں
 ایسے بندے پیارے میںوں کن جو عشقوں نہی
 حضرت زکریاؑ سن خوش ہوئے ایہ پیغام الہی
 خلقت تائیں کرے ہدایت نہ کر یا نبی دیا نا
 ظلم انہاں تھیں نکلے حضرت پناہ ددختوں منگی
 مامن دالے پھپھے پاس ددختے آئے
 شک کہ بندے باہجہ ددختوں جانہ چھپن دالی
 پھر بد بخت لگے لکھ چیرن آکہ سر پر آیا
 بے صبری تھیں نبیاں دچوں باہر رب گرا سی
 حکم الہی سن پیغمبر ہر گز اٹ نہ کیستی !

میں بڑھاتے عورت میری باہجہ کیا دعوہ دھوئے
 بہت آسمان بنا دن میںوں چوں کہ تہہ بنایا
 اسے اللہ کھڑا دے میںوں کچھ نشان اوہا
 چنگا بھلا تن دن لاتاں یاد نشانی رکھیں
 لویں میںے پیدا ہو یا یحییٰ نبی یگانا !
 عبادت بیدی اندر انہاں دن تے رات لنگھایا
 چلو کھیلن ساکھ اسادے پاس محبت ہندے
 پورا عہد کہاں جو کیتا کھیلیاں ادہ بھل جائے
 دیکھ انہادی ایہ محبت نہ کر یا عرض گزادی
 جبرائیلؑ خدادے حکوں کیا نبیا تینوں !
 جو ادو میری کرے اطاعت دتا کچھ قیاموں
 میرے باہجہ جو ہمد کسے دی دوانہ کھن یادی
 سجدہ شکر کیتا اب لگے ملی مراد جو چاہی
 بے فرمان نہ چاہن ہدایت کرن مامن سمیانہ
 لیا چھپا دخت نبی لڑن بنیا خاصہ سنگی
 حضرت زکریاؑ نظر نہ آئے ہو حیران سدائے
 دایاں کٹ سٹو لکھ پیر دے و چہ یاد کھ خالی
 منہ مبارک تھیں ان نکلی دھی پیغام لیایا
 سب توں رب بچا دے تینوں کیونکر کھ بچا سی
 نور الہی نظری آیا وصل پیالی پیتی

ذکر حضرت یحییٰ علیہ السلام کا

عبادت مسجد کرنے باہجوں ہونہ خواہش چاہی

نہ کر یا نبی وفات پھوں بھی یحییٰ نبی الہی

اہرانی قوموں بلکہ عورت نام مذالی !
 کئی بندے اس شادی خاطر ساتھ صلح لائے
 حضرت کیہا ایسی شادی منع اللہ فرمائی
 بات نبی بھی دی سن کے عورت غصے ہوئی
 عورت اپنی بھینس سن حاکم کہے سپاہیاں تائیں
 بچے نبی بالے تائیں لے سپاہی آئے
 حکم کرو تاں شہر تمام غرق کرا یا جائے
 کی تقدیر میری وجہ لکھیا حاکم ہتھوں مرساں
 رَضِیْتُ بِقَضَائِ اللہ لَوْ یَا نَبِیُّ مَا بَانَ
 حضرت بچے تائیں حاکم فرشتہ ہید کرایا
 اپنی عورت دی دھی شاہد اکبر وچہ ناہیں
 بچے نبی گناہ کس پاؤں ہوئے شہید اس حالے
 کہن فرشتے یادیب دوست ایس طرح مردایا
 کیوں جے دشمن پاسوں پھر نہ خطرہ دہندہ اکائی
 میں ہاں کل جہانناں والے مالان دست تائیں
 کچھ فرق خالق مخلوق میں ہاں بے پیدا ہا
 بچے نبی شہادت پچھوں ادو ناجائز نکاحا
 غضب الہی نازل ہویا ناجائز نکاح والی
 خیر دھٹی کہیر ابیر اکھا گیا اسدے تائیں
 سبحان اللہ کیا شان نبیاں اللہ نے فرمایا
 وقت پیدا کش وقت شہادت رب سلام بچایا
 بیابندے جو قدم بقدم عاشق چلن والے
 سائے حاصل ہوئے نہاتوں جہان کم قبولے

نکاح ہے لڑکی پھلے خاوند پہلے خاوند والی
 نکاح پڑھا دن کا دن حضرت بچے نبی بلائے
 خصم پہلے دی لڑکی دو جے خصم نہ جائز آئی
 خاوند اسد حاکم ایسی بات بتائی لڑکی
 جاؤ بچے لڑوں بنجہ یا و حاضر کروا بیتھائیں
 آجبریل خدا دے حکم حضرت لڑوں فرمائے
 حضرت بچے سن جبریلوں تے پھر سخن سنائے
 ہاں جبریل کہیا بھئی میں عرض بے فہم کمرساں
 میں تقدیر اللہ پیدا مانی مناں اس دا بھانا
 تن بھینس میں علیحدہ ہو یا پھر بھی ایہ فرمایا
 کہن فرشتے پاک خدایا تینوں حمد تائیں
 میں دوست لڑوں پاس بلایا کہیا فدا الجملے
 خلقت مائے دشمن تائیں اللہ نے فرمایا
 خیر چاہن نت دوست کا دن مدد اس لگائی
 پالاں اپنے دشمن تائیں کچھ نہیں خوت اسائیں
 میرا بھلا برا کر سکے نہ کوئی شامنتا ہا
 کافر عورت دھی خاوند سنگ کردی لیر دیا ہا
 جڑھی محل کسے کم کا دن ہوا جھگل وچہ ڈالی
 خاوند اس واسن ہر امیاں مر گیا دونج جائیں
 حضرت بھئی باپ مائی دا خدمت گار بتایا
 تیجا وقت قیامت اٹھن سلام اتھانوں آیا
 ناموتی ملکوتی درجے جبروت لاہوت نرالے
 دن تے رات خداوند تائیں کسے حال نہ بھولے

حق صفتاں حقہ فی فضلوں جسم انہاں چہ آدن
دل لوندانی خودیوں خالی غرق و حلو چہ ہوئے
محض عدم میں پاک ہستی لوں بجز دل کہ سنا لوں

غیر نہ کوئی نظری آئے حق ہی حق نکا و ن
او ہو واصل ہوئے تہیڑے و چہ جہاں رہے
محکم ہو محتاج واجب و امکان صل و علوان

ذکر حضرت جبریل علیہ السلام

للسطین شہر و چہ شامے دہن نبی جو جیسے
جو اہر سوئیوں بت بنا کے اسوں خوب سجائے
سجدیوں جو انکار کر اندا اندا گ جلائے
بت بستی چھوڑیں شاہا جبر جیس نبی فرمائے
باد شاہیے نے ایہ گل سن کے جبر جیس نبی لوں کہا
نبی کیا ایہ دولت دنیا نہیں ہمیشہ رہنا
اوہ کیا چیز جو طسی لگے پھر شاہ آکھ سنایا
جبر جیس نبی دیاں سنکر ماتاں شاہ نے حکم سنایا
شاہ کیا جیٹوں لویں کیتا آگ و چہ نبی سٹایا
لا الہ الا اللہ و چہ آگ دے نبی پکا دے
چہ میخاں کر گرم لوہے دیاں شاہ کیا اس مارو
حکم شاہیے کھیں لڑکر میخاں گرم نبی لڑن لادن
جبر جیس نبی پھر زندہ ہوئے کہندے پڑھو تمامی
گھی گندھک کر گرم دیگاں و چہ ربدانی دکھایا
شاہ کہے کیوں دکھ میرا نہ اتر کر سے جبر جیسا
زمینیاں پانی اتر دکھیاں بن کھماں اسماناں
دادیا نہ شاہ ڈریا ایہ نہ پرستش بت ہٹا دے
ہتھیں پیریں ماریاں میخاں اندر قید پچایا

دادیا نہ شاہ اس جگہ دالو چہ بت جیسے
مشک عنبر کھیں تر کر اسوں سجدہ پیش کرائے
جبر جیس نبی لوں کھجیا رب نے انہاں راہ بتائے
کر پڑھا اس خالق دی جس چو داں طبق بنائے
بت پرست غنی میں تھے لوں یوج حق عاجز رہیا
عقبہ رہیں ہمیش سلامت ہے کر منیں کہنا
نبی کیا اوہ جنت جس و چہ کدی نہ ال نہ آیا
چڑھا سولی اس مارو پھر جلاؤ آگ بتایا
جبر جیس نبی لوں پاک خدائے کر کے فضل بچایا
پڑھو ایہ کیا نبی اللہ دے جو ہوسن دے سارے
چار ہتھ پیریں اک سینے پر سر میرا کھنڈ پارو
قبض ہوئی روح ربدے کھوں میخاں پلک پٹا دن
لا الہ الا اللہ مبارک اسم گرامی
حکم رے کھیں آگ نبی لوں قدامت اتر پچایا
کیہا نبی بچا دن رب لوں مشکل نہیں جیسا
راذق مالک خالق سب و اجو کوئی و چہ جہاں
رعایا اپنا دین سکھانہ میں کھیں راج چھوڑا دے
پیٹ نبی جبر جیس اپنا اس پتھر بڑا دکھایا

پیٹ نبی دیوں پھر لاه کے کھانا فیر کھلا دین
 مہر کرین تکلیفیں ہوں فیر شہادت پاؤں
 شاہ کیہا جو جیس کیہا ہاں پھر شاہ آکھ سناندا
 نبی کہے اس قید تیری کھیں رب خلاص کرایا
 دو ٹکڑے کر شیراں پاؤ ہووے ختم پوالہ
 لاش مبارک کر دو ٹکڑے شیراں اگے پاؤں
 قدم چاؤں صدقے جادون پھر لاش دکھایا
 فرشتیاں آن سلام سنایا کھانا نبی کھلایا
 کہیں ہدایت رب فرمایا توں اے نبی ہمارے
 چھوڑ دو جو جابت نکارے منوں لب سناندا
 کوں زندہ ہو پھر توں آئیوں حال سنانویں بیٹے
 عدووں کے تیار وجوداں وجودوں علم کراندا
 کیوں ایمان لیاؤ تاہیں ہے رب سچ سنایا
 حیرے اسیں مقابل کر ساں بلا جادو گر سارے
 مار سکو جو جیس کیوں جے گلوں ساڈیوں لہندا
 منصب دولت دیاں تسانوں انگ ہو سو لہندا
 جو جیس نبی توں مار دیاں گے فکر کیا توں لایا
 بسم اللہ پڑھ پیتا حضرت کچھ نقصان نہ کرایا
 پیندیاں سادمرے نہ بچد اتیوں خبر نہ ہوئی
 یا حضرت حق میرے اندر کہیو خیر دعائیں
 گلے مرگئی میں عاجز دی زندگی کو سنانواں
 کہیں خدادے حکوں کھیں جیوے گی رب چاہے
 مردہ گائے زندہ ہوئی بڑھی مشکر سجایا

سے وقت خدادے حکوں میخان پلک پٹاؤں
 سلام پیغام خدادا برساں مت لگھاؤں
 ہوئی دہ باد شاہی دچہ جو جیس نبی پھر جاندا
 بت مصیبت قید میری کھیں تیوں کس چھوڑا یا
 امانے حکم دتا اس تائیں چیر و مردھر آلاہ
 م شلہ کھیں بدن نبی داکے ساتھ چراؤں
 کچھ بدن جو جیس نبی داکے ادب سجایا
 ت پی رب روح نبی توں دچہ جہم دے پایا
 ن فرشتے عید مناسن بھل کے کافر سارے
 ہوئی جو جیس نبی پھر پاس کفلاں جاندا
 ن کافر کل چیر آکے کھیں دو ٹکڑے تیں کیتے
 ہانہی نے ایس طرح ہی میرا لب بناندا
 زندہ رب بھیجا میوں پاس تساوے آیا
 فر کھندے کھیل تیرے سب ہیں جادو دے کارے
 ادیانہ شاہ ساحر سترے سحر کہیسو کہندا
 بادودی کوئی حکمت کر کے حیکر اس توں ماردا
 ماطر جمع رکھیں توں شاہ جادو گراں سنایا
 ہندے پھر جو جیس اے پیوں ساڈا پانی پڑھیا
 بکھڑے تعجب ساحر کہندے ہو جے کوئی
 ک دن آک عورت کہندی جو جیس نبی دیتاں
 لائے اک اوہراد و دھ دیجاں اپنی گزراواں
 حضرت کیہا عاصا میرا لے لا مردہ گائے
 عاجز بڑھی جا کر عاصا گائے ہڈیں لایا !

معجزہ ایہہ جو جیس نبی دا خلق ہوئی مشہودی
 برحق ایہہ جو جیس نبی ہے قوم تائیں اوہ کہندا
 سنکر کافر اکھن اسدے اتر تھریں ہو سئے
 قریبی شاہد کہندا مینوں اللہ داہ دکھلائی
 چاہ ہزار بندے ہمراہی ساتھ ایمان لیا سئے
 پھر اک لشکر دھول کافر جو جیس نبی لڑوں پڑے
 ایہہ کہہ کر سی جو بیٹھن والی چاہ جو اسدے پاسے
 میوہ اس درختوں کھائیے تے ایمان لیا پیٹے
 حضرت کیہا بات معمولی ایہہ میرے لب اگے
 دیکھ کفاد کہن بد قسمت توں جادوگر بھاد
 دادیا نے شاہ صولت گلے تانیوں اک بتائی
 جو جیس نبی لڑوں دکھ ادھ لوجہ پھر اس گ لگائی
 حکم دے پھیں میکاٹیلے بھتی تاتے گائے
 پھر حضرت دچہ جا کفاداں کہن ایمان لیا ڈے
 دیکھ ایمان لیا ساں انہاں پھر حضرت فرمایا
 مرے تساوے زندہ کرتے رہنوں مشکل تائیں
 بارہ ہزاراں مرے اسدن زندہ لب کراسے
 بابا قینوں مرے لڑے کتنا عرصہ ہو یا
 تو قل کہندا مذہب میرا بت پرستی والا
 جان کمدن دادقت میرے تے ہے ہر شے دھندا
 پھر اک بڑھی عورت لڑکا حضرت پاس لیاٹی
 کر ددعائیں ہوں شفا میں منو عجز سنا یا
 اکھیں اندر لڑا الہی لب دی برکت پایا

اک قریبی بندہ شاہد ادیکھ کرامت پوری
 تسال ہدایت کالن شاہدیاں بے تکلیفیاں سہندا
 بت پرستش بھل گیلوں توں ہوش گئے نے کھوئے
 ایہہ کہہ کر ایمان لیا یا کہندا نوح نہ کائی
 دادیا نے شاہ دے تکلیفیاں کل شہید کراسے
 معجزہ اوہ جو کہاں کھائیے بت پوجن بھیں ڈولے
 چاہ ددخت ہون جو نہ قسموں بھل پختہ لگ جادے
 سچے توں سچا نبی دے داب اپنے فرما پیے
 دعا کیتی جو جیس نبی لے دخت اگے پھل لگے
 امیں نہ سلم ہون کالن ہرگز کہ ساں چاہا
 عمر لفظ ددغن تے گدھک پیٹ ادھ لوجہ پائی
 حکمت بیدی مینا دھیری ادسے دلے آئی
 جو جیس نبی لڑا من سلامت دکھیا پاک خداے
 کہن کفاد جو مر گئے ساڈے زندے کر دکھلاڈے
 کن کہن بھیں میرے اللہ کل جہان بتایا
 بلکہ بہت آسانی آستوں مگیاں نبی دعائیں
 تو قل نام اک شخص اتوں پھر حضرت پتے پچھائے
 مذہب کیا تے کس دی پوجا کر کے سیں توں مویا
 چاہ ہزاراں بس دیہا مر یا حضرت سن لے حالا
 میں جانا یا اللہ جانے عذاب جیٹرا ہاں سہندا
 کہندی اندھا لنگا لنگا کنیں سنیں نہ کائی
 جو جیس نبی لب اپنے منہ دال کے اکھیں پایا
 کتاں دیو چہرا کم الہی پڑھ کر ہی پھو کایا

لڑکائیں سنن لگاتے نبی کہا رب چاہے
 کافر بڑھی صحت بیٹے دی دیکھ ایمان لیا
 جو جیس نبی تے اس بڑھی لڑن گھر بڑھی لیجانے
 قلم بڑھی دے گھر لکڑی دا جو جیس نبی دی دعاؤں
 دادیالے شاہ گھر بڑھی دا کہ کے حکم گم آیا
 بٹا زمین جو جیس نبی لڑن دو ہتھال دو پیراں
 اہم نکٹے پاس حضرت کافر لوک کھیا دن
 غیب آواز اللہ دی طرفوں سنبا کل کھائے
 جو جیس نبی دیا تھیں نکل زندہ یا ہر آیا
 نبی عدادی ہر بانی تھیں آئے ساتھ کفالاں
 بت دے نام چڑھا دا چاہیں تیری عزت کیئے
 قبول کیتا ہر جیسے سجدہ بت لڑن کافر کہندے
 دادیالے شاہ ساتھ خوشی دے جو جیس نبی ملگو آیا
 یاد پاس دہیں راج پیرے آرام کرو کھا کھانے
 اسدن گھر دادیالے شاہ دے حضرت لات گزادی
 کلام بیان دے سن اللہ شاہ دی عورت روتی
 پھر اوہ پچھلے گنگے ٹکڑے لڑکے حال سناواں
 ماں لڑکے دی پاس حضرت دے اوہ لڑکے آئی
 جو جیس نبی سن اس لڑکے لڑن لے کر نام بلایا
 پھر فرمایا جابت خلع میری طرفوں کہتا
 لنگڑا دیہانہ ٹریا لڑکا بتاں پیغام پہچا دن
 جو جیس نبی ہے تساں بلاندا لڑکے تہاں کیہا
 آبتاں جو جیس نبی لڑن ادبوں سیس جھکائے

بچوں گنگاں گنگاں راضی کرنا ہے رب شاہ
 خبر گشتی ہو دادیالے شاہ بڑھی پاس منگائی
 کھانا پیادیاں ناہیں بڑھا بندر کماندے
 ہر ہر ایک لگے یوے قسم قسم ہر داڈن
 طرف درخت نظر پھر کبیتی ادہ ہو قلم دسایا
 آہنی میخاں چار لگاؤں دیوی لیون دیراں
 قبض ہوئی روح لاش جلاؤں سواہ دیاد بھادوں
 اے دیپالوں ساتھ حفاظت لالوں جسم کناے
 کہن اہے رب سدرے تائیں زندہ نیر کر آیا
 کہن کفار پوجیں بت بنیا کہیں نہیں اکلاواں
 نبی کیہا بت پوجاں ناہیں بسچے تھیں دے
 سمجھالیں تھیں بھیالٹا خوشیوں بن بن بہندے
 چم چٹماں جو جیس نبی دیاں تے پھر آکھ سٹایا
 بہت مینوں تکلیف دتی میں وقت نہیں ہتھ آنے
 نماز عشا پڑھ ساتھ محبت پڑھی تو لات پیادی
 کہے نبی دایں ب بنیا جس شریک نہ کوئی
 کن کھیں لے دتیاں حسنوں کر کے نبی دعاواں
 کہے جو دیہا لنگا لنگا اس حق کر دعا ئی
 لبیک یا نبی اللہ لڑکے بول سٹایا
 جو جیس نبی ہے تساں بلاندا چلو ایٹ نہ رہتا
 ستر بت ہماک جس لڑن ناقلون بلادوں
 میرے ساتھ چلو رب عکوں ٹرے نہ کوئی دیہا
 کھو کہاں ماد نبی جو جیسے بت زمین دھسلے

مومن عورت بادشاہی دی دیکھ کفالاں بولے
 نہیں تے بتاں دانگن میں دچہ جاسو بھٹ
 دادیا نہ شاہ کہے پوی لڑن سالوں ستر سالوں
 معجزات اکوتیں ڈکھا دیکھ ایمان لیاٹی
 مومن عورت کہندی شاہاں شقاوت انہوں
 سعادت انہی میری ہے سی ایمان دولت پائی
 ہندی نکلی روح و جہدوں مومن بی بی دالی
 میوں گزریاں مت پرسان مصیبت مہاں کفالاں
 جو ایمان لیاٹے تیں پر کریں انہاں پر محبت
 اسالوں تری اک غصہ بی بجلی پٹی کفالاں
 حکم کر جیسی نبی پر دالہ کن تلوا دوں
 نہیں تے آگے ٹر ٹر زندہ ہوٹے سن کٹی دالہاں
 دن سہ شنبہ دے اسالوں آتش نازل ہوئی
 تابعدار نبی جو جیسے مومن تیس ہزاراں

اب جو جیسے نبی پر یاد ایمان کفالاں لڑے
 اچھے دیلا جے کو نہ کر سوتساں نبی بخشاٹے
 معجزات کئی دکھائے نے جو جیسے کمالاں
 ہزاراں معجزیاں دا سالوں اثر نہ ہو یاد انہی
 ہے شقی ایمان نہ انداد دے کیتے لب فضلوں
 دادیا نہ شاہ سن گل پوی سولی پکڑ پڑھائی
 جو جیسے نبی نے کہا اے میرے لب عالی
 بخش شہادت صبر نہ طاقت کریں عذاب نکالاں
 دعا قبول نبی دی ہوئی کفالاں اتری زحمت
 کہندے بڑی دعا جو جیسوں پیاں غمبدیاں حالہاں
 اپنی مرضی ساتھ شہادت نبی ملی غفادوں
 قصص الانبیاء تے تفسیروں میں لکھیا اخباراں
 کفاد آتش بھیں جل کر دوزخ گئے نہ بچیا کوئی
 لب دے فضل کریم بھیں بچ گئے کرے فکر پکالاں

ذکر حضرت شمعون علیہ السلام کا

حق پرست دلاور دے شمعون پیغمبر لب دے
 بدن اتنا دچہ طاقت بے حد اللہ صاحب پائی
 عموزیہ نام شہر اک آباد یاد دم کناہ سے
 دچہ محلاں جشن کریندا دڈا کافر بھالدا
 کئی ہزار ادب داسی لشکر لڑائی نبی سنگد کرد
 حضرت چاہے چھینے گھر وچہ کرن عبادت بیدی
 کافراں اپر غالب دکھے اس لڑن حق تعالیٰ

کہن زیادہ دال انہاندے سن عضا پر سب دے
 وقت جہاد مقابل انہاں آدے تاہیں کائی
 یاد شاہ فوطہ نام اد بھتے اشوقوں محل اساکے
 سال دچوں اک چارہ چھینے کہے لڑائی چالدا
 کئی نبی بھیں نہ غمی ہو دن کئی روزانہ مردے
 چاہے چھینے کرن ضیافت خلق خدا جو سب دی
 کافر انہاں بھتوں دے ہندے تنگ سخت پر حالہاں

شمعون نبی دی یوی دیول عورت بھین کافر
 شمعون نبی دی یوی ستا بنھ لیا پیغمبر
 کہے یوی میں بدھاتینوں تعد تیرا اذما لوال
 فضل الہی میرے آپر کون مینوں بنھ سکے
 کافر عورت آ صبح لول پچھے بی بی تائیں
 کہے نبی دی یوی بدھامیں اسوں کل داتیں
 بادشاہ قوطہ تائیں کافر عورت حال سنایا
 لیا نبی دی یوی دتے سنگل اس نکاراں
 شمعون نبی نے پرتیا پاسا ٹٹا سنگل لو ہے
 بہت تعد بعد ہیں لول حضرت میں تیلوں اذما یا
 چیز بھن دی کیوں لول بھن حضرت نے فرمایا
 شمعون نبی نے کہا میرے والا ندی دٹ دتی
 سن یوی دچہ نیت نبی دے وال بدن بھن کٹے
 پیر ہتھ جسم نبی دا بدھاکر کے بہت دلیری
 فرمایا کس بدھامینوں میں یوی نے کہا
 شمعون نبی نے یوی تائیں کہا کھولیں مینوں
 شمعون نبی دی یوی جا لکر کافر عورت تائیں
 بادشاہ لول کافر عورت جا پیتام سنایا
 سندیاں سارا اس مرد تعد اذما جی نتر سواں
 پیر ہتھ نک کٹو کن اس دے اکھیں حیث نکالو
 بادشاہ دے حکم مطابق انہاں عمل کرایا
 محل اچا دریا کنارے اس دے آپر پڑھاؤ
 شاہی حکم مطابق انہاں شمعون نبی دیتا میں

کہندے بنھ نبی لول ستیاں دیواں دلت وافر
 بدھادیکھ اکھ پچھیا حضرت کس دالہ نبر
 سا لول کہا پیغمبر یوی میں سمجھا لوال
 ہر ہر جانی حاقظ میرا تاں ہی دشمن جھکے
 نمبر نہ دتی بنھ نبی لول مینوں خبر سنائیں
 پاسا موڈ تودہ یاں دتیاں دتے کچھ نہ جاتیں
 سنگر شاہے سنگل بھجے بنھ اس بھن سمجھایا
 نبی بدھا دچہ نیت نبی یوی خوب ہو کے پوشیاں
 پچھیا نبی کہا پھر یوی یوی تیری جو ہے
 پر کوئی ایسی چیز کیا جو بھنیں اکھ سنایا
 کہن لگی کوئی آپر تساڈے ہو د بھی غالب آیا
 جے کوئی بھنیں تودہ سنگاں ہو جاندی یوی
 انہاں والا ندی اپنی بھنیں بی بی دتی دتے
 مڑے نہ پاسا نبی اشد الکشش کون بہتری
 دتی دت تساڈے والوں تودہ جو ان اجیہا
 اس دتی لول تودہ سنگاں سچ بتاواں مینوں
 کہندی کہنا بادشاہ لول بدھامیں لیجا میں
 اسے شاہا ج دشمن تیرا قابو دے دچہ آیا
 بھجے دشمن پکڑیا و خوب ہو کے پوشیاں
 کرا یو میں شمعون نبی لول مینوں لیا دکھا لو
 لیا دکھلایا بادشاہ لول پھر اس حکم چڑھایا
 پھر اس لول اس دے تائیں دیا دچہ گراؤ
 دریا دچہ محلوں سٹیا بچا لیا لب سائیں

پیر متھ تک زبان اکھیں کن لب لڑیں نہ لڑے
بے حد طاقت بخشی تینوں انہاں شہر محلاں
نبی شمعون نے پکڑ ستونے انہاں مکان گراٹے
پاک خداوند کفاراں سے نام نشان مٹاٹے
پھر گھر اپنے جابووی لڑوں ماناں دل و چہ آیا
بیوی اپنی لڑوں نہ مایہ نہ تکلیف پچا لڑیں

جبرائیل نبی لڑوں کپھا اللہ حکم سنائے
سمیت کفاراں پٹ دیواں سلو دونی گھلاں
پٹ بنیاداں گل آباداں دیا وچہ نہ دھلاٹے
شمعون نبی پے سجدے اندر لب سے شکر پکڑے
حکم خدا دا جبرائیلے حضرت لڑوں بتلایا
بے کھبی کھیں غلطی ہوئی گناہ معاف کرا لڑیں

ذکر پیدائش حضرت مریم علیہ السلام

امراٹلیاں کھیں اک عورت حنہ نام بتا دن
نبی سلیمان دی اولادوں بی بی حنہ آہی
بھین حنہ دی گھر نہ گھر پٹے بعض صاحب فرما دن
میرے پیٹ اندر جو لڑکا راہ تیرے وچہ چھوڑاں
حکمت دیدی نالوں ماہ وچہ لڑکی پیدا ہوئی
کہے خدا یا بہتر جانے جی لڑکی مینوں !
پناہ تیری وچہ دیواں اسلوں تے جو اس ولادوں
غیب آواز حنہ لڑوں آئی مریم اساں قبولی
نبی لڑکیا کریں حوالے حنہ خبر سنائی !
بیت المقدس آ حضرت لڑوں گزریا حال سنایا
بیت المقدس رہنے والیاں نبی لڑکیا کپھا !
ہر اک آن کہے میں پالاں پھر حضرت فرماوے
پانی برتن دکھ قلم لڑوں ہر اک پیالہ کھائے
پھر ادھ قلم نبی لڑکیا پانی اُبھر نہ کھائی !
حجرہ مسجد ساکھ بنایا نہ لڑکیا نبی ۔ بانے

نام عمران خاوند سی اسدا بن لاثان سنا دن
نام اشیاخ اک بیٹی اسدی لڑکیا نبی یاہی
آخر عمر حمل وچہ حنہ لب لڑوں عرض کرا دن
بیت المقدس وچہ کسے عبادت کم نہ ہواں لڑوں
مریم لکھیا نام نہ دل لڑوں ہوئی تسلی کوئی !
لڑکی لڑکے جیہی نہ ہو دے عرض سنا لڑوں
نہاندی خود کریں حفاظت مردود شیطان فسادا
لڑکے کھیں ایہہ اچھی لڑکی سمجھ نہ بات معمولی
حنہ مریم ست برس دی لڑکیا پاس لیا ئی
تند قبول کیتی لب میرے جو میرے دل آیا
کون تسناں کھیں پالے مریم ہے جو لڑکی ایہا
تورات کھی جس قلم لڑے دی پانی اپر تراوے
کسے نہ تندی قلم پانی پر ڈب تلے بہہ جائے
تدی پانی پر دیکھ کہیں سب تیرے دے آئی
نبی مریم کسے عبادت بیٹھ اندر اس خالے

اک دن خیال نہ آیا کہ کئی جند سے اندھا تھا میں
 آئی یاد نبی دن چو بکھے کہیں بھلکھی ہو مردی
 رنگ برنگے بے بہار سے میوے سن من بھالے
 مریم کہہا اللہ پاسوں جو سبٹھاں دے رہا
 کل جہان دیاں عودا توں چنیا تیرے تائیں
 کہیں دکھ جو کون دکھاں ملکر ساتھ انہائیں

نات حضرت گھڑوں لے جادو بی بی مریم تائیں
 تن دن تائیں بی بی اندھ ہی عبادت کردی
 جادو دا ڈھ کھولن بھرے اندھ دیکھن کھانے
 دے مریم ایہہ کتھوں آئے کھانے حضرت کیہا
 کہن فرشتے مریم تینوں پاک کیتا دب سائیں
 کہیں عبادت رب اپنے دی بھرے شکر کرائیں

ذکر پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام

عین السبوی چٹے جا کر غسل کیے سویلے
 بعد غسل تھیں کپڑے تھیں پہن کاہن پھردی
 جبرائیل خدا دے حکوں بن انسان دسا یا
 ساں اپنی روح صورت کے بھی مریم طرفے
 کہندی ساتھ رحمان میں تیں تھیں بچاں پناہ بڑ
 بیٹوں بھیجا دب تیرے نے آیا دین سنیہا
 کیہا بی بی مریم لڑکا ہو دے کیوں سنا توں
 جبرائیل کیہا دب تیرے بات ایوں فرمائی
 باہر پو پت پیدا کہ کے نشان لوکاں لٹی دساں
 دے انعام چلا توں مدھے راہ انہاں نشان لوکاں
 حضرت عیسیٰ پٹے شکم وچہ حکم کنوں رب بادی
 خشک کھو پانی میٹھاں پیٹھ بڑھاو چہ جاندی
 اچھا ہوتا ہے پہلوں مردی یاد کسے نہ ہندی
 لڑا الہی کرتے جو چاہے چارہ پیش نہ جاندا
 خشک کھو پانی پھر تازی بھری پھلاں تھیں سادی

بی بی مریم چوداں پر ساں عمر ہوئی تھیں ویلے
 اپنے چادہ فیرے پودہ کہ بی بی وچہ دڈدی
 اجنبی اک مرد بڑا ہی سوہنا نظری آیا
 جیوں فرمایا پاک خدا ند وچہ تر آنے جوئے
 صورت خوب جوان زودا مریم دیکھ گئی ڈر
 پرہیز گار کھالو میں توں آیا سن حیریلے کیہا
 اک لڑکا پاکیزہ تینوں اسے مریم دے جالواں
 مردیتوں کسے ہتھ نہ لایا میں بدگاہ نہ آئی
 کیہا ایہہ آسان ہے میتوں میں اس تائیں کہ ساں
 سچ اس تائیں چہرے جانن انہاں دھم کمالواں
 بی بی مریم دے منہ اندھ پھو کے جی نے مادی
 مدت حملوں وقت پیدائش بی بی باہر مدہ اندی
 زہ دادد ہو یا اس جگہ بی بی مریم کہندی
 پھر ایہہ وقت نہ آندا میں پر نہ کوئی طعن کراتدا
 حضرت عیسیٰ پید ہوئے چشمہ ہو یا عیادی

پیرا ہن پانی حوض کوثر داحواں لے کر آون
 نہ غم کھائیں بی بی مریم آواز فرشتے کی
 شاخ کھجور ہلا دی اپنے کھا کھجوراں پکیاں
 اے مریم تیں ملے جو بندہ دودھ میرا کہتا
 گو دانہ لے حضرت عیسیٰ بی بی مریم آئی
 بدکار نہ مائی باپ تیرا سی کہن ہاں دیئے جینے
 ادہ اکھن کی پیچھے اس کھیں بولن نہیں ایانے
 کتاب دیتی تے نبی بنایا یمنوں برکت والا
 رب سرکش بدبخت نہ کیتا مائی لڑن خوش کھاں
 کہن نصیحت اپت دلے دا بہتان چھو لاں لایا
 حضرت عیسیٰ کھیں سن باتاں ہوئے جو دھیرائی
 حضرت عیسیٰ بالغ ہوئے دھی نائل رب کی
 کرن نصیحت حضرت عیسیٰ جو نکر حکم الہی
 ہو بیزاد شہر کھیں چلے عیسیٰ نبی دیانے
 کفر ترک دی دل اپنے کھیں دھو کر میل اتاد
 حضرت کہا لا الہ الا اللہ دے اگے
 دل دی میل اتان کالان ایہہ کلمہ اک والی
 دہم جو ابی ہستی والا اللہ وجہ سہایا
 حضرت عیسیٰ کامل مرشد سبق تو حید پڑھایا
 فیرا ہن کھیں چل دیا دے اپہ گئے کنا دے
 لب شاخ حید حق نبی میں تیں ایمان لیا
 اتی اخلق لکم من الطین حضرت لے فرمایا
 حکم مائی کھیں اندھے کو پڑے پیرے پیدا ہوئے

حضرت عیسیٰ لڑن تہلا کر گلے پیرا ہن پادان
 چشمہ پاس تیرے رب کیتا اپنی قدرت سیتی
 پی پانی لکھ مٹے اپنے طرفوں ٹھنڈیاں اکھیاں
 میں راج بات نہ کراں کسے کھیں علم رہے وچہ رہے
 دیکھ ہو دی کہن ایہہ تحفہ چیر کھیں توں پانی
 مریم انگل کرے عیسیٰ دل پنہاں دے کھیں یسے
 نبی عیسیٰ سن کہن انہا توں میں بندہ رحمانے
 تاکید نماںد کو توں میں جاں تک ندگی عار
 جمن مرن جزا دن میںوں تیں سلاماں دساں
 انہی کالند کھری لکھ ہاں پاک اللہ فرمایا
 کہن تہمت ناحق لگائی پیغمبر ایہہ رحمانی
 اسرائیلیاں کہہ ہدایت چھوٹن بریاں دیتی
 بدقسمت نہ کیا من نہ ہدایت چاہی
 دیکھ دھو بی کپڑے دھوون کیرا بنو سیلے
 دھو بیاں کیرا دل دھوونڈی ساں سمجھ وچاں
 عیسیٰ صرح اللہ پڑھ لینا کفر شرک کھج وگے
 صدقوں پڑھیا نفس شیطانوں جانے ٹٹ پیاری
 جو دھیں طہقین لودا الہی غیر نہ اس دا آیا
 مرید صادق ہو دھو بیاں پڑھیا ہاں حقیقت پایا
 یکدن مائی گیر چھی لڑن حضرت دیکھ پکارے
 نشان نبوت کیا تسادا کیرا ہن تبارا
 پرندہ خاکوں میں بنا کے مادی پھوک اڑا
 حکم اللہ کھیں میرے ہتھوں ہوندے ہن نمودے

حکم اللہ تھیں مردیاں تائیں نہ رہ کر دکھلاؤں
 میں آیا اس کا دن اس تھیں حلال کیاں کٹی پیراں
 میں تہاڑے دے دی طرفوں لے نشانیاں آیا
 ایہ راہ سدھا پکڑ عبادت پاک بیدی کرلو
 حواہیاں کیاں عیسے بیٹے مریم سے لڑن اکھیں
 بیٹے مریم حضرت عیسے کیا دے اب اسداڑے
 اسماں پہلیاں پھلپاں عید ہوئے ادہ نشانی تیری طرفوں
 رب فرمایا خوان اتاواں کر منظور د عاتیں
 ادہ عذاب جو ہو کر کسے لڑن کران نہ د جو جہاں لے
 رہے کھاندے ادہ تن دن راتیں بعض کہن ن چالی
 معجزات ایہہ دیکھ نہی د بعض ایمان لیا دن
 منکر سب دی شکل بدل کرین گئی دچھ تھریاں
 حضرت عیسے قوم اپنی دچھ اکدن د عظم سنادن
 صرف عبادت کرن اسدن حرام بیسن ہو کاراں
 منسوخ ہو یادن ہفتہ اسوچہ اتوار ہے بکت والا
 ہن بخیل احکام قبول منوں میرے کہتا
 اکھن حضرت موسے پچھوں کٹی پیغمبر آئے
 کرن صلاحیں مارے اسنوں بن موسے ہے جادی
 کہن کفادہ ٹلاں خیالوں فکر مارن دا کر ساں
 کیا بیٹے جاں بن مریم پاک اللہ فرمایا
 کراں سچا جو میں تھیں پہلاں تورات کتاب خدائی
 اسم مبارک احمد جس دا دچھ فرشتیاں آیا
 قیامت تیک شریعت قائم رہے انہا ندی جاری

جو کھاؤ مکھ کھروچہ آڈادہ بھی تہاں بتاؤں
 بعض حرام جو آپر تہاڑے سمجھو ساتھ تمیزاں
 رب تہاڑا ادہ ہوساڈا منوں ڈر د سنا یا
 انعام ملے پھر غمی نہ کوئی دو ہیں جہانی تہو
 رب تیرے کھیں جے ہو سکے خوان اتا سے سا تھیں
 پھر یا خوان اک بھیج اسالوں بندے کہن تہاڑے
 دیہندہ دی لڑن بہتر سالوں بان پڑھے ایہہ طرفوں
 جو کوئی کھا کر شکر نہ کرسی عذاب کراں اس تائیں
 بھیج دتا پھر خوان خداوند کٹی قسم دے کھالے
 خوان تائیں سب لوکین کھاؤن ہوئے نہ برتن خالی
 رحمت بیدی ہوئی انہاں پر بعض انکار کیا دن
 سخت عذابیں مرے ناشکرے سہہ کر دکھ سیریاں
 دچھ تورات مبارک ہفتہ دن لکھیا سمجھاؤن
 ہن کتاب انجیل اسالوں بھیجی رب ستاراں
 دنیا کم حرام اتوار سے عبادت کر و حق تعلق
 امر اشلیاں سن کر مسئلے کینہ دل دچھ بہنا
 منسوخ احکام تورات نہ کیتے ایہہ ہن ہو سناے
 مومن کہن نہ کرنا ایسے عذاب کرے اب بادی
 مومن ساتھ نبی جے رہندے کہندے پھر نہ جڑناں
 لے اولاد یعقوبی میں ہاں بھیجا رب دا آیا
 تے خوش خبر دیاں میں پچھوں آدے رسول الہی
 دنیا اند نام محمد صلے اللہ بہت ملایا
 سن یہود نبی عیسے دی مارن کرن تیار دی

اگھن عیسے دیہا چھے زندہ موسے دین مٹاسی
 سن کر یون کہندے حضرت حاکم دشمن ہویا
 خاطر جمع رکھو دل اندر نبی عیسے فرمائے
 دین اپنے پر ہو پکے تے بعد احمد دے دینے
 عین السلوک حوایا ندے گھرنی عیسے پھر جانے
 جبرائیل خدائے حکوں حضرت عیسے تائیں !
 مرزا یہودی نام شیوع اک اس گھرانہ جاندا
 ڈھونڈھ دیاں کچھ دیہ ہوئی جاں بہت یہودی آئے
 یہودی سمجھ شیوع لوں عیسے باہر پکڑ لیا تے
 کہن یہودی میں لوں عیسے شکل شیوع بدلائی
 شیوع لوں عیسے سمجھ شہید چہ پئے یہودی سارے
 وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ اللَّهُ نَصْرَ مَا يَأْتِي
 معنی ایہہ جو مادیا ناپیں نہ چڑھایا پھیا ہی
 حدیث شریف اندر ہے لکھیا قریب قیامت آئی
 بیت المقدس اندر مسلم ہون ہدی سنگ سارے
 مشرق مغرب دیاں کفالاں دلیل کراہہ مادن
 کرے قبول جو دین محمد مادن نہیں ضروری
 چالیس برس رہے بادشاہی فوت ہدی پھر یہودی

بادشاہے لوں جا کر کہندے چاہے عیسے لوں بھاپی
 دلیل کافر مادن کادن سب تیار کھلویا !
 ڈرو نہ دشمن کی کر کے حفاظت رب کرائے
 رہتا ثابت بخشے جاسو پاسو سب خیر پنے
 اس گھرتائیں چاہو فیروں یہودی گھیر پاندے
 صحبت و چہ فرشتیاں رکھیا چو تھے عرش انہا میں
 نبی عیسے لوں پکڑن کادن پر نہ نظری آندا
 شکل شیوع دی عیسے والی الشد پاک بنائے
 کہے شیوع شیوع ہاں میں تے جھوٹو مجھ سنا تے
 جے بالفرض شیوع من لیئے عیسے کدھر گیا تے
 نہ شیوع لوں جھوٹن کی ادہ سمجھن رب سارے
 وَلَكِنْ مَثْبُوتٌ لَّهُمْ ذِكْرُ قَوْمِهِمْ آتَا بَابًا
 لیکن اد ہو صورت بن کے پیش اتہاندے آہی
 گمراہ و جال کریگا خلقت لعین کافر خناسی
 نبی عیسے اسماؤں اتہ لے ہدی لوں پیادے
 عیسے نبی محمدی امت کلمہ خود پکا مادن !
 ہوئی مسلم کل زمانہ ہووے عدالت پوری
 دفن محمدی ساتھ دفن کرے کوئی غم کہیں دوسی

ذکر نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پشت در پشت ہوتا بی بی اکثمتہ پاس آنا !

اَدَل مَا تَعْلَمُ اللہ لودی پاک ہی فرمایا
 اوسے لودوں محل فرشتے الشد پاک بنائے
 حضرت آدم صلی اللہ لوں پیدا رب کرایا

سب بھیں پہاں لوز میرے لوں پیدا رب کرایا
 کہی عرش قلم لوح جنت چوداں طبق آد پائے
 کرامت لود محمد جسم اودہ سے و چہ پایا

پھر اوہ نور محمد حضرت شیت نبی دل آیا
 درجہ بدرجہ شامل ہو ہو غلیل نبی نے پایا !
 عبد المناف طرٹ آپنچا پھر ہاشم دل آیا
 یہودی عالم دیکھ ہاشم نول نول قدم چمیدے
 اہل کتاب جو لوگ عرب دے عالم خیراں دے
 ہر قل شاہ خود دھنی اپنی دامقہ پیغام پچا یا
 ہاشم تھیں پھر عبد المطلب اندر نور سجادے
 ماتح الخمیس اندر رہے لکھیا پیدائش مطلب پہلاں
 عبد المطلب کہا جبکہ میں دس لڑکے پاساں
 اتھیں حضرت مطلب ہو یا دو یا زہ زمزم جاری
 باراں بیٹے حضرت مطلب ناموں قرعہ سٹایا
 سب بچایاں تھیں سی عبد اللہ سونہا کمالوں
 دس شتر دل سے بیج سوتائیں گرد تا قربانی
 انا ابن الذبیحین سرور نے فرمایا
 حضرت مطلب دے کچھ پچھول عبد اللہ خانے
 سال پوری نور شیر وال شاہ توں ہی کربلاں یا
 خیر ہر دن دی وجہ ابہر آہی سفید قمیض کھایا
 کتاب یہوداں دی وجہ لکھیا حبیبہ جوان بہا سی
 بگل خون ہو یا زنگ چٹا اس دن گڑے والا
 کہن عبد اللہ لے بابل میں کن آواز ال پاواں
 خشک رخت یا خشک نیسے میں بیٹھاں جمن جائے
 حضرت عبد اللہ والد سرور چٹا نول جاون
 لے عبد اللہ تیرے اندر نور محمد والا

پھر ادریس نبی دل بعداں طرے نوح سدھایا
 اس تھیں اسمعیل نبی دی نسل بہ نسلے آیا
 رزقانی شرح مواہب تھیں اک ہو روحاں پایا
 رکھ جناور ہر ہر چیزاں سجدہ ادب کریندے
 نکاح دی خاطر بیٹیاں حضرت ہاشم کرن حوالے
 لے پر حضرت ہاشم سب نول صاف جواب شایا
 مواہب الدنیادے وجہ لکھیا خوشبو جہول آنے
 خشک ہو یا چاہ زمزم پانی مشکل ہوئی اہلاں
 زمزم چاہ آباد کراں گا اک ثربان گما ساں
 کہا حالت کل وراثت مطلب ہوئی تمہاری
 نام عبد اللہ والد سرور قرعہ بگل آیا !
 قربانی دی خاطر مسئلہ حل ہو یا اس حالوں
 حضرت عبد اللہ دی خاطر نذر کیتی رحمانی
 ذبح مہیاں دودھ دھول میں لاتاں ہی اکھٹایا
 چمکیا نور محمد والا لائی کوجہاں نے
 شام ملک وجہ سب یہوداں پتہ پیدائش پایا
 نبی سبھی دے خون اثر تھیں لہو رنگ دسایا
 نبی محمد باب عبد اللہ تدول پیدائش پاسی
 کر یو دین قبول محمد اشارت چبے حالا
 امانت نور محمد والے تدرہ سلام پچاواں
 گھاس رخت خشک ہو تارسی سبزی زنگ دھانے
 لات عزیزی تے بت تمامی بول آواز ہتا دن
 کرے شکستہ ساٹے تن نول دتساں تدرہ حوالا

مایل نور نکل میں پشتوں پھر ہر جا پھر آیا
 عبداللہات وہب دایا اک دن پوری کہندا
 آمنہ بی بی ساتھ عبداللہ کا حال خواہش میری
 اک دن حضرت عبداللہؑ سے چکر چائے
 اچانک نظر ٹپی جاں ڈٹا اُس نے نور نظارا
 عاشق ہو کر عرض کریندی خواہش عقد رکھا دل
 کہن بغیر صلح مال یا پول نہیں عقد پڑھا دل
 اونٹ نہ اڈتال والی عاجز خاطر تلے لیا نے
 آمنہ بی بی وہ شرافت زناں اندر سرداری
 جس سے پیٹ مبارک وچوں پیدائش سرہانی
 فاطمہ اک نہ دھی ترہ دی نور دل حرص لگائی
 رحمت عالم ہی محمد پیٹ مائی وہ آئے
 رعب ہینہ رات جمعہ دی رحمت اندازے
 خبر زیں اسمان پچا دیں کریں بلند آوازہ
 برکت والی رات مبارک جس دا شان نرالا
 وُجَّعِلَ الشَّمْسُ مَرَاتِبًا الْمَدَنُے نَسْر مایا
 جانورال نے گھر گھر اندر خبر حضور پچایا
 پیلاں تھلڑوں شور جہاں وہ ہے سی تنگی بھاری
 وقت اُس عمل عورتاں جہاں اللہ خوشی دکھائی
 شیطان دامنہ کالا ہوا قسمت دتیاں ہاراں
 بادشاہ نے تخت اٹائے گئییاں ہویاں زباناں
 آمنہ بی بی خود فرما دن خبر حمل نہ مینوں!
 بی بی توں کچھ خبر رکھا دیں مینوں آکھے کوئی

سن کر باپ کہا اُوہ میں تھیں تیرے وہیہ سمایا
 عبدالمطلب تائیں جا کہہ چائے دار سہدا
 مطلب من نکاح عبداللہ کر دا خوشی گھیری
 فاطمہ نام ترہ دی بیٹی قبیلوں ختم ستاندے
 چہرے حضرت عبداللہؑ پر بجلی دا چمکا را!
 اک سودنٹ سے ہل اسبا بال دیاں ٹر دیے پاں
 دے جواب حضرت عبداللہؑ جانے چھوڑ پچھا دل
 امانت بی بی آمنہ والی کیڑا ہورے جائے
 ساتھ نکاح حضرت عبداللہؑ جوڑو تار باری
 اُس دی شان بیان کرنی کس نول طاقت آئی
 بلکہ اک تر نور حرص وہ عورت ہوئی سودائی
 جہاں خاطر رب العالم چوداں طبق بنائے
 حکم کیتا رب ملک جنت نول کھول سپور دوار
 نبی کریم جو برحق ہادی پیدا ہوگ شہزادہ
 سرور حمل آدن دے ہاروں گھر گھر اُجالا
 جیوں سورج تھیں ہر گھر دشمن ساتھ شال شیا
 عمل مائی وہ سرور انہیا علی اللہ ہے آیا
 باعث عمل آدن وہ سرور مہٹ گئی ادھ ساری
 سال اُس لڑکے پیدا ہوئے طفیل حبیب خدائی
 بت شکستہ ہوئے جہا نول برکت شاہ ابراہاں
 دن سارا کچھ بول نہ سکے خوف پیا وہ جاتاں
 پئی آواز خوابے وہ مینوں دیاں خبر خوش تینوں
 سردار دوعالم پیٹ تاسے تینوں خبر نہ ہوئی

روشن ہو گیا عالم سارا کیا نیلے کیا دُوری
ہیٹھاں پیرا دن تھیں پہاں موم لاگوں گل جاوے
دگ دگ کھوہ سے کنڈھیاں اتوں پیرا چانی
پھر پانی مٹر کھوہ نوں جاندا دیکھو حیران ہو جاواں
رہندی ٹھنڈا طفیل نبی دی جس دا عالی پایہ
وقت پیدا کیشوں پہاں بی بی دیسی نور دکھائی
رکھیں نام محمد اُس دا جدول پیدائش پانی

پیٹ میرے تھیں ظاہر ہویا پھر اُدھ نور حضرتوری
حمل دناں وچہ ٹردیاں پیریں وڈے پھر جے آوے
کھوہ پر جاواں پانی لیون نیکے آپے پانی
جتنا مطلب لے کر پانی واپس قدم اٹھاواں
اک نورانی بدل چٹاں پر کر داسا یہ
حضرت بریدہ کرے روایت آمنہ خراب دسائی
شام تک روشن ہووے ایہ نشانی آئی

ذکر ولادت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

بہ دے درد اندر آوازہ خوفوں مینوں آیا
ثمرت دودھ سفیدی دانگوں اس وچہ نظری آیا
نہ کوئی زیرہ مادر در پہاں سی فضل کیتا رب بھارا
انتظاری سرور عالم آون تے نہلاون
جن شیطاں بد نظراں پاسوں امن حضور رکھایا
طلب دیداراں خدنگاراں رکھن فوق کمالاں
آمنہ بی بی دی چہ خدمت سال حاضر اُس ساتھیں
گھر آمنہ دے ہماروں طرے نور ہونی رشنائی
سر سجدے وچہ رکھیا حضرت کرے حمد خدائی
پیدائش سرور عالم دے دن جو سی نور نظر دا
کر سجدہ بھر کرے آوازہ اکبر رب یگانہ
طفیل نبی دی رحمت کیتی سب توفیقاں مینوں
منفاس روہ بھی خوفوں لزلن تے میں چوہ الزاواں
جاں میں آیا گھر اُس دے پر کرن پرستہ سایا

ولادت سرور آمنہ بی بی حال بیان سنایا
لڑیا بدن کے از غبوں پیالہ ہتھ پھرایا
جاں میں پیتا اُسے ویلے خوت گیا ہٹ سارا
جنتی کوثر دے فرشتے لوٹے لے کر آون
پردہ اساتھ پہاندے کر دے حجر اُتھل چھپایا
سب فرشتے نوری آئے کارن استقبال
عثمان بن العاص دی مائی کہندی میں اُس راتیں
عبدول جناب رسول الہی سی پیدائش پانی
پیدا ہوئے سرور عالم کہے نبی دی مائی !
دادا مطلب کہے نبی دا طواف کعبے میں کر دا
ابراہیم مقدس طرے جھکیا کعبہ خانہ
شرک نجاست بتاں پاسوں ک کیتا رب مینوں
نبی شہیدے دروازہ تھیں نکل پہاڑے جانال
آمنہ دے گھر جاواں کارن خیال میرے دل آیا

پہنچ گیا در واکرہاں میں اندر خوشنوساے
 جاگہ نور محمد والی خصال نظری آئی
 کرال سوال بادہ نور محمد ابرو والی چکاسے
 اسمہ بی بی کہندی حضرت نور محمد والا
 مطلب کہند امیر نہ آوے مینوں جلد دکھاویں
 فیصلوں شخص اک مینوں کہا تن دین کوئی دیکھے
 کچھ تلوار کے اوہ کٹھے منع کرے جو نوروں
 آئندہ کہا گھر در تیرا دیکھیں آکے اندر
 مطلب کیا حسن محمد دیکھاں بیگا کیسا
 مینوں کہن لگا کٹ جانا میں کہا لڑکا دیکھاں
 ہے اچھے اس دے پاس فرشتے بیٹھے خدمت لبری
 لڑیا بدن سنی گل اس دی تلوار تھمیں چھٹ جاندی
 چاہاں حالاً قوم اپنی نول میں ایہ آکھ سداں
 عاشق مطلب نور بنی بن اک ساعت گزے
 طالب صادق تائیں کال دیکھن نور سکھاوے
 میں توں کہنا بھل سدا دے ہر جانور الہی
 منتظر ارباب سے رو دو تون گھاں جلے پتنگے
 درو متداں دے سخن جو دردی سمجھن درد نوالے
 روزن لقاں ملک میں وجہ عامر نام بلا دن
 درخت پہاڑ کریدے سجدہ عامر نظری آئے
 کہند انیت اڈیکان جس نول جانشینیت لیا
 پتہ اس قہیں باتاں کرسن جین دو پہاڑ اشاراں
 اپنی ندرت تائیں کہند اتوں بھی سنی میں باتاں

آئندہ پشانی دیکھی ابرو والی چکاسے
 غم تھیں کپڑے کرال لوریال ہر بادا نگہ سوداں
 آئندہ بی بی کت گیا اوہ دسین نہ چکاسے
 گھر ساڈے راج پیدا ہر یاجس داشان نرالا
 اسمہ بی بی کہا تن دین دیکھن نایں پاویں
 ایہ گل سن کے مطلب کیا ایہ گل کے نہ دیکھے
 لیا انہوں یا تینوں مارال دکھائیں نور حنوروں
 ستا وچہ صفت حریے کپڑے لڑکا سندر
 لگے مزدور و فی صورت ڈٹھا کدی نہ ایسا
 کہے مینوں نہ دیکھاں ویلے اچھے نہ دیکھن لیکھاں
 تال تک منع دیکھن انسانل مینوں خواہش جسدی
 صبر نہ آئے دیکھن با اہول جان میری گھبرندی
 زبان گوئی ہو جائے میری جدوں تاون جاواں
 عشق محمد جس دل اندر ہو جانے بے عذرے
 وچہ ابرو والی نور چکے خودی خود وں تال جائے
 وچہ زمین اسمان اکتو ہی وحدت کثرت آہی
 جی آپ جلے خود طہریاں جاے نایں ننگے
 پڑھ پڑھ تیر ہون اک لاٹاں تن من سارا جاے
 وقت تولد نبی محمد اوہ بت خانے جاوے
 جس بت نول اوہ پوجے گریا سجدات ستائے
 نبی محمد سرور عالم عالم اندر آئے
 عامر سن حیران ہو یا سی بٹوں سن گفتارال
 مڑہ بت چکاساں کر داما تون راج حیاتاں

عورت کہندی میں ہاں میں دیتی تھیں تو اس تائیں
 افضل الانبیاء نام محمدؐ بیت لے آکھ سنا یا
 عامر دی اک کوٹھری لٹکی عاجز بہت بیجاری
 وقت ولادت سرور عالم نور اس نظری آیا
 عامر دیکھ حیرانی ہوئی بڑھیا شوقی کما لوں
 آمنہ بی بی دے در آتے عجزوں کرے سوال لال
 لبتہ کرم کریں توں بی بی میں سرچاٹھ لہجہ سال
 ابو دے دے دھچکار عامر دی نظر جدول سی وگی
 عشق دوکان سراں سودا بھر بھی سستا کہند
 عشق چھری تھیں وہم اتی لون چاہیے قتل کرایا
 قیامت تک اس دنیا اندر جمال حضور کر اس
 بے نصیب ازل دے جیٹھے اندھے وہاں جہانی
 ذکر حضور کراں پھر مٹڑا پھر پلے میرے
 سب تھیں پہلاں پاک نبی داع امر عشق کما یا

ہم کیا کث پیدا ہوا کھڑے شہر گرائیں
 لگے معظم جاگہ پیدائش صفتاں انت نہ پایا
 بی بی رہے وہ آگے جاگہ درد دکھانڈی ماری
 برکت نوروں صحت ہوئی ملیا حسن سوایا
 کتے معظم جا کر ڈھونڈے پچھے حال حوالوں
 اپنا صاحب زادہ مینوں دستو نور جمال لال!
 حضرت مطلب نے دکھلایا سرور دوہاں جہان لال
 نور اکھیاں تائے لگیاں جان گئی سو ٹھگی
 عامر کی خاصاں تائیں جانش جو غم سر پر سہند
 ساقی مست قلندر مرشد ہے ایہ سبق پڑھایا
 عاشق عشق کماندے رہن جانل گھول گھاسن
 رحمت نورور ہے دن راتیں پاؤں نہیں نشانی
 فرض ہوئے اک دیکھ کھنا مشکل بہت اگیرے
 وہندیاں سار ہو یا قرانی سدا حیات سدا یا

ذکر رضاعت مبارک

امت سرور کارن رب لے راتوں دو شایاں
 واہ واہ شان رسول محمدؐ بیان نہ کہنا جاوے
 معراج النبوت دے دھچکھیا کر کے نقل لکھا یا
 گھاس بڑھ حال کڈھ جنگل ویروں کھاؤں لئی لیواں
 زہ دارد فاقے دے پاروں میں نہ خبر رکھانڈی
 اوسے حالت پیدا ہوا لٹکا سی گھر میرے
 اتنا جتنہ لاٹھریں نہ دیکھ سکاں اسمانے

بہت فضیلت رات ولادت شب قدر شایاں
 شان جنہاں دھپے فرشتے رب کو دھڑھالے
 طیمہ بی بی خود فرماؤں ایسا قحط ستایا
 تن تن دن کچھ کھان نہ بٹھے ایسی عاجز اولوں
 آخر ہو پیش حال لال میں جان میری گھبرانڈی
 نام مہر دتا رکھ اس دافاقے اودن ہتیرے
 حال ایسے وچہ نہوا بچہ اندر ڈھٹا بزرگ شانے

اٹھا مینوں اک نہرا پر دل سی پانی اُس پلا
 فاقوں گھاس لیا دن کارن ہر کوئی جنگل جانے
 قوم قزیشوں ہے اُوہ لڑکا بزرگ مکے جایا
 بنی سعدی قوم عورتاں جاں لے سنن آوازاں
 میں بھی ساتھ اُنہاں نہ سبکی ہمراہ اپنے سائیں
 ڈاچی جو گھر دودھ دی خاطر اُوہ بھی لاغریا
 لڑکا میرا رو نہاں نہاں شیر کی دے پاروں
 ساتھ میرے جو دایاں ہے من پہلے مکے آیاں
 غیب آوانہ میں اک سنیاطالع نیک حلیماں
 رحمت عالم برکت والا ہے حدشان کمالاں
 ہو راک شخص درازی قدوں بے برچھا سہا یا
 پھر بھی کہ پہنچ نہ سکے رات پی وچہ راستے
 سعد تبیلوں گل عورتاں پاس میرے کھڑیاں
 دن دو بجے میں کہ آئی لڑکا پی ڈھونڈاواں
 صرت میرا اک پوتا باقی مینوں مطلب کہندا
 میں کیا اُس ساتھ خوشی دے اپنا شیر پاساں
 سخن میرا ایسن کر مطلب خوشیاں دلوہ پاوے
 آمنہ بی بی نے جاں مینوں بی حضور دکھایا
 ریشم چادر تلے بچھائی مہک مینوں سی آبا
 ہوئی ہولی سینے اُپر جاں میں سہہ لگایا
 جگر سے دھول چور میں طبعیں گور اُچان لایا
 لے گودی دے سچی طرفوں خوشیوں دودھ پلایا
 بی کر مری تھیں جاں بٹن طرف کبھی میں کر دی

دودھوں چٹا شہر دل مٹھاسی اُوہ پانی آیا
 لیا و فیصلت والا لڑکا غیب آوازاں
 مال مال دنی وچہ عقیقے جس اُس شیر پلایا
 خاوندان ساتھ جاؤں سب مکے واقف ہو کر ازاں
 گدھا سواری سا ڈالا غرہ گئے اسین بھائیں
 چمڑا خشک دسا دن بڈیاں ماری ٹھکڑی
 نہ سوندانہ سودن دیندا دن تے رات پکاراں
 بکٹن پنچے زرداراندے حرمساں مال لگایاں
 سینہ تیرا دودھ پلاوے سرور نبی تیماں
 اُس طفیلوں دوسہیں جہاں میں رہیں ہر خوشحالاں
 گدھا ساڈا اُس نے تھیں اپنی خوب ہکایا
 درخت کھجور ڈٹھا دچہ خوابے شاخوں تھپال بھرتے
 کھجور داناک گریا میں پرکھاواں لذتاں بڑیاں
 دایاں گل امیراں لڑکے لے گیاں اکھنساواں
 اُوہ لڑکا جے چاہیں لے جا باب مویا ہے جیتدا
 کر دعنایت دیہ مینوں انعام جو قسمت پاساں
 آمنہ بی بی دے درگتے لے کر مینوں آوے
 اونی کپڑا رنگ سفیدی اُپاس دے پایا
 کیوں جگاواں نیند روچوں خوش لیموں پایا
 دیکھیا سرور میں دل اس کے مینوں نور دسایا
 محراب الحق دا چم ٹہی دا میں پھر پکڑا اٹھایا
 منہ لگن تھیں خشک چھاتی وچہ زور بردار دودھ پایا
 سرور دوعالم پیوون ناہیں حکمت باکبر دی

جاں تک شیریں رہی پلاندی نہ اس طرفوں پند
 کردی نہ پہلے سرور کولوں دودھ بیٹے منہ پایا
 ۳ منہ کہا ساتھ حفاظت میرے پت رکھاتا
 گوداٹھا کر پاک بنی نول لے حلیمہ آئی
 ڈاچی دودھ پلاون والی تاقیوں سختی حال
 چاندی بیٹھ زین پر جس دھماٹن تائیں چاہی
 برکت سرور نہ رہ ہوئی نہ پچھانی جاوے
 عاجز گدھا سواری والا گریہ اٹھ نہ سکتے
 بنی سعد عورتاں دایاں اک دن پیوں ٹریاں
 ساتھ میرے ہمراہ گھراں تھیں جو آیاں سن دایاں
 میں بھی پاک بنی نول لے کر بچوں کے پہاٹے
 دیکھ سواری چال نرالی ہو حیران پچھاون
 مردہ چالور اندیاں شکلاں ہوراج نظری آیاں
 کھا کر کسم وہ گدھا انہاں لیں پھر یہ بات سنا
 دن اندراک دارقار وہ کرے سرور عالم
 دودھ پلا کر دھپہ بچھوڑے جاں سرور نول لے
 پچھیاں ساتھ نہ بچیں اندر سرور عالم کھیلے
 وقت معصومی ہون جسے تنگے سون سوون دیندے
 دو نہہ ہینیشیں رڑھدے تیجے ٹرے پڑا دیوارے
 انسان حیوان بیماریاں والے کہے حلیمہ آون
 عمر چھوٹی دھپہ چاون دودھ دیاں کھایا نہ ہر ہے
 رضاعی بھائی پاک بنی دے اک دن دوڑے کٹے
 کہے مائی کی ہویا بیٹا کہن کی دیشے ماسے

پت میرے نول سمجھن بھائی عقدہ شیر رکھندے
 ادب لحاظ خداوند عالم بیٹے نول سکھایا
 اے حلیمہ دیکھ کر امت نغیروں راز چھپایا
 مکر معلوم وچوں باہر خیمے وچسہ لیاٹی
 دودھ کی دے پاروں نریا پتھر ڈاچی والا
 حال اُس گود حلیمہ اندر ڈھٹا بنی الہی
 جنہاں تھناں دھپہ دودھ نہ قطرہ برتن کی بھرے
 ہویا چلاک خوشی تھیں اچھلے جاں سرور نول لے
 گود حضور حلیمہ پچھوں ٹریاں خوشیاں ٹریاں
 چھوڑا کلی میرے تائیں لڑکے لے ٹر آیاں
 آئی دھپہ رستے انہاں بھاگ جنہاں سے مارے
 قدم قدم تے گردی ہے سی جس نول پکڑاٹھان
 حلیمہ تیری قسمت کھلی کینڈل کوشاناں پایاں
 برکت نبی محمد ول الدین دھپہ طاقت پاوے
 کر دیاں سار حلیمہ کہندی خشک ہو جائے سالم
 بنگھڑا لے باہجہ ہلایاں جس ویلے میں تنکاں
 ذکر الہی بیٹھ کنارے کر دے سن ہر ویلے
 جاں تک کپڑا دیاں نہ اٹے لے نہ سن پندے
 اٹھویں ماہ دھپہ سرور عالم باقول کرن پکارے
 ہر اک مرنوں صحت پاوے بیجہ سرور لاون
 مال چراون ل ل خوشیوں جتھ چارن سپرد ہے
 وقت دوپہراں رو کر آکھن بہت بدن لرزائے
 بھائی لکی نول پکڑا دیندے کرن شہید دسا

کہے علیمہ سن بچیاں تھیں میں دیکھن تول جادواں
 پچھیا حال کیا سرور نے جیوں کر ہر یا جیوں
 خاوند علیمہ کیا اس تول گھر اس سے چھڑا یہ
 کہ معظم بیچ دو دیں پھر مطلب کرن حوالے
 بعد علیمہاں تھیں جاں سرور پاس مائی دے کئے
 آمنہ بی بی پاک نبی تول لے پیکے گھر آندی
 ست برس اچھے عمر نبی دی فوت ہوئی جاں مائی
 اکٹھ برس راجھوڑی تول فوت گیا ہو دادا
 رہند سے پاس ابوطالب دے پاک محمد عالی
 خوش رسول اللہ دے وچول خدیجہ بی بی نامول
 دے کرمال اسباب لوکاں تول کرن تجارت گھٹے
 ستر کنیزاں خدمت کارن بنجھ کر گھر کھلوان
 کہن برادرزادہ میرا محمد سرور تاناواں
 کیا خدیجہ بی بی رکھاں پاس اپنے اس تائیں
 بالا خانے اپرول اک دن نظر خدیجہ پائی
 کہندی میسر ساتھ نبی تول کرن تجارت جاؤ
 سرور عالم شام ملک وچہ کرن فروخت مالان
 شامل واپس آیاں تائیں خدیجہ پچھیاں باتان
 بلا سرور تول کہے خدیجہ کل مومن دی مائی
 حضرت کیا بااجہ اجازت نہ چھتے دی کرساں
 سن حضرت تھیں بی بی تحفے ابوطالب ول گھٹے
 چاچے کیا سرور تائیں کرے بیٹا شادی
 دولت مال جو سارا تیرا رب دے نام لٹا دیں

سرور دو عالم تائیں اگول پچنگا بھلا پاواں
 سینے میرے تھیں دل کڈھ دھوان پاسنے پھر
 ملے جو قسمت دے وچہ لکھیا تھوں مطلب پائے
 مطلب مال اسباب عرض اس دے قیمت والے
 تھوڑے ہی ن پاک نبی تول مائی لاڈ لڑائے
 رہ دو برس آئی دل کئے فوت راہے ہو جاندی
 چار سالہ شحم مائی وچہ پڑ دی کیتی موت جدائی
 سرور سوئپ کیا ابوطالب کریں نہ گھاٹا وادھا
 وہیہ سالاندی عمر گئی ہو سرور عالم والی
 بیہ دولت متدبری اود کرے تجارت کانول
 وانگ شہزادیاں یہ تخت پر تخت بڑے سن بھٹے
 ابوطالب اک دن حضرت تول پاس دھکے لکے دن
 رکھ نوکر کچھ درم جمع کر شادی کرنی چاہنوال
 کراں خیال تے مال دیاں کی فکر کرد کچھ تائیں
 پاک نبی پر سایہ بدل دیکھ میسرانی آئی
 تول مختار پوشاک شومہ میں بدن اپنے پہناؤ
 اتنا نفع نہ کرے اٹھایا پچھلیاں اندر سالال
 میسرہ شانناں کرے بیاناں سرور دیاں متھان
 نکاح کرن دی یتوں خواہش ہے تیرے سنگ کی
 خود پیغام پچا اس تائیں میں سرور نہ دھرساں
 بیٹھے دی کر شادی میں تھیں نہون کرم سوتے
 خدیجہ تائیں کیا سرور چھوڑ عسرت دی وادی
 غلام کنیزاں کرازادی خود فقیر ہو جا دیں!

بھول سرور دو عالم کیا انوریں خدیجہ کیتا
مقتل چہار دہانہ سرور اندر مہر خدیجہ
بے حد بارش برسن ہاروں دیوار کعبہ چھٹ جہادی
فرقے چار عرب وچہ ہے سن اندر اس زمانے
جہر الاسود رکھن دیئے جھگڑے کئے چارے
سرور عالم مٹھت ہو گئے جھگڑا انہاں مٹکایا
چھت دروازاں کارن بکڑی شاہ تاجی گھٹی

تن من دھن قربانی کر کے پاک مٹھ لیتا
مٹھ جو کوئی مہر نہ ملیسی ہوسی برا تیتھرا
گرا کر نیا بناون کارن قریشاں نیت آمدی
بناون اک اک طرف کبھے دی ہے نشان جہاں
اپنا اپنا حق جہاں کوئی نایاں ہا رسے
رکھ چادر وچہ جہر الاسود چو ہاں پھیں رکھوایا
جج بیت المدکرن جو شوقن انہاں نیت بھٹی

خلیہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض نہیاں

اور ذکر حدیث مبارک تدابیر میں سنانے
فہم رسول اللہ وچہ لکھیا مہر نبوت اُتے
دو تریں بھولناں بار یک نہی یاں تھوڑا فرق چاہے
صفت میں نور مبارک دی کی اک مٹھناں سادوں
وال مبارک کنڈل داراں دلوں کنڈل پاؤں
خوشبو شل کہاں کتوری بے انصاف سداواں
نین مبارک اندر سرمہ سر جہاں سے پایا
حوراں پرناں داری جادوں ٹک دیاں سماںوں
پتلا ٹک اُچاتے لہلہ نیرے دانگوں ستے
دند مبارک مہتوں چٹے کدے جے ظہر ہوں
گھن گھیری وچہ ٹھوڑی دے دیکھن دایاں گھیرے
گردن دی کر نقل کاریگر ہانی گھٹن صراحی
چھاتی تھیں سے تاف تاف تاف کدالال لکھایا
کندھے نالو گئے ٹہیاں قریر رب بنایاں

مہر نبوت دانگ کبوتر اٹھا دو ہاں وچہ شانسے
جس دی قسمت دیکھن مہر یا بھاگ گئے اُس ستے
اُس جانور بناں تلواروں ہوندا دیکھو حلائے
مٹھ کل خلق ہوں سب مینوں پھیری انتہا ہاں
دیکھن ہارے جانورے مالحت سر زندہ ہو جادوں
سہر خشیو وچہ خشیو اُس دی کس کس نام لکھاواں
نیوں نظر ہمیشہ رکھن جے کر جھسل مٹھایا
چھوڑ شاہی شاہ کرن فقیری اکھوئے تیرکمانوں
ہونٹ رنگے بن رنگوں رہند کرن دلاں پرہے
عرش فرش دی کل خلقت ہے اُس رول من مہن
سورج تھیں ددھ پکے چہرہ ہوسے لہو چیرے
چوڑا سینہ پاک نبی داتیں وچہ نور الہی
ہور نہ چھاتی کندھیاں اُپر وال نبی پر آیا
بھیرے ہوئے ہتھ پیر گوشت تھیں مید زوم صفایا

جسم مبارک اطر نوری رعب نہ بھلیا جائے
پیاں فلسفے وجہ سرور عالم کی نہ حال بتاؤں
جوں نہ کپڑے اندر پندری بدن نہ بیٹھے نکھڑی

بہت شیریں گفتار نبی دی اثر دلاں پر پائے
پچھلیاں چیراں اگے دانگوں نظر نبی نول آؤں
قدر معلوم جو عاشق سرور دید دیدار دل چکھتی

ازواجِ مطہرات و جائیدادِ حضور پر نور

پہلا حرمِ غدہ جسدی بی سرور پاک جہلال
اس تھیں بعد زمرہ دی بیٹی سودہ نام نکاحی
حضرت ابو بکر دی بیٹی صدیقہ عائشہ آنی
بہو تھی بیٹی عمر ولی دی حفصہ نام بتاؤں
پنجویں زینب دمی خرمیہ بعد شادی تھیں جندی
ام سلمہ سہیل دی لڑکی چھوڑیں عقد کرائی
دمی سفیان حبیبہ اٹھویں جو میریہ نادیں آہی
رحی بن خطاب جانی سی اودہ ہارون اولاد ال
جایہ بیچ نبی گھر آیاں ماریہ قبطیہ پہلاں
بیٹی زید ریحانہ دوجی گھر وجہ خدمت گاراں
برصوی سی چہ خدمت پنجویں جامع التواریخ لکھایا
دو بیٹے عبداللہ قاسم سرور نبی سو ہارے
حدیثہ الکبریٰ تھیں ایہ چھ بیٹیاں اولاد رسول گراہی
فوت ہوئے چھ بیٹیاں بیٹھے حضرت وجہ تہذیب گانی
عبداللہ قاسم قبل رسالت پاک نبی تھیں دوویں
الوالعاص بیچ دا بیٹا خدمتہ والے بھنیواں
عتبہ بیٹا ابولہب تھیں رقیہ نبی بیساحی!
ابولہب سے عتبہ تھیں پھر ام کلثوم نکاحی!

ہجرت کیوں جانوں پہلاں فوت نبی بیچ سالان
اس دی زندگی اندر صدیقہ عائشہ نبی بیساحی
فوت ہوئی پھر سودہ بی بی جنت البقیع دفنائی
سرور دو عالم ساتھ اہلے پھر اپنا عقد کراؤں
دو تین ماہرہ فوت گئی ہو جنت اندر چل دی
ستریں زینب دمی مجلس دی شادی لڈرائی
ایہ عارف دی بیٹی بیسی دسویں صفیہ بیساحی
گیاراں سنے میونہ عارف گھر سرور آباد ال
اسکندر یہ حاکم نے بخشی کارن سرور ٹھہلاں
تیجی ام یمن سی بہو تھی سلمی نام پکاراں
کتب اسلاموں قصص الانبیاء تھیں میں ایہ نقل کرایا
فاطمہ ام کلثوم رقیہ زینب بیٹیاں چارے
ماریہ قبطیہ تھیں اک بیٹیا ابراہیم حرم نامی
فاطمہ الزہراء بعد حیاتی چھوڑی دنیا فانی!
ابراہیم دو ماہاں ہو کر چھوڑی دنیا اودویں!
اس تھیں زینب دمی بیساحی سرور پاک سینواں
کم عقلی تھیں چھوڑ دی اس پھر عثمان نکاحی!
رقیہ فوت ہوئی عثمان گھر موت عتبہ بھی آہی

مردِ اُم کلثوم عثمان سنگ سی پھر عقد کرایا
فاطمہ الزہرا ساتھ علی دے سرور پاک نکاحی

زندگی دھیر رسول اللہ دی ہویاں فوت لکھایا
بیٹا ابوطالب داجس دی وجہ خیراں بادشاہی

سیدہ مبارک کے سرور دو عالم کا چیر نامہ تہذیبی اُترنا نبوت کا

چیر یا سینہ گھریں علیمہ سرورِ داک واران
تیجی وارثِ نول پہلے پاک نبی سرور دے
اعتکاف مہینہ کرساں کہن سرور اک داسے
سی و مصمان تہذیب مہینہ پاک نبی اک راتاں
سلام علیکم کیسے بلایا پاک نبی سرور مایا
میں سلام علیکم سنیا کہساں خدیجہ تائیں
پھر میں نکلیا غارِ حرا تھیں کارن کم مزدوری
اک پر مشرق و دو جا مشربِ نوت مینول پھر آیا
ساتھ میرے جبریل مجتول کرے شیریں گفتار
صرف اگلے حاضر رہتاں میں رہا راکھا
مینول زمین لٹا دل کڈھن چیر کر بہن سینہ
درست کیتا پھر سینہ میرا کچھ تکلیف نہ آئی
ادھول آپھر بیت اللہ و اطراف کیتا ست
پھر میں غارِ حرا دھوپا عبادت کرن خدائی
آنزدیکہ کے اُدھ مینول سرور پڑھو پڑھاواں
پھر کہندا پڑھ میرے تائیں زور دل بکھڑ دایا
ایں طرح تین داراں کر کے تے پھر مینول آہندا
بعد اُس تھیں میں کہندا کہندا اگرچہ نول آیا
ورقہ بن نول سی بھائی خدیجہ چاچے جایا

دو جی واری ابوطالب گھر پھر ایہ ہویاں کاراں
چیر سینہ دل دھور کھ سیدوں محمول بہا کیرے
خدیجہ الکبریٰ بھی عمر ایسے اعتکاف کر نو چارے
غارِ حرا تھیں باہر نکلیں مینول سنیاں باتاں
سجھیا میں کوئی جن ہوے گا خوفوں غاسے آیا
کہا خدیجہ فضل کے رب ہرگز خوف نہ کھائیں
دیکھیا تختے اُپر بیٹھا وحی فرشتہ لوری
جاواں دوڑ چھپاں وچہ غاسے پڑوہ اگلے پایا
دمدہ کر گیا وقت فلانے کریں میرا انتظار
جبریل تے میکا مل میرے دل بھجوتے پھر اللہ
دھور دل رکھن پھر مڑ سینے خودی رہا کہینہ
فہراری پھر پشت میری پر چوٹ نہ لگی کاٹی
بعد اُس تھیں گھر جا کر اپنے گھر دیاں کیتیاں کاراں
شخص لورانی چہرے والا مینول دے دکھلائی
میں کہیا میں صورتِ عرفان ناں نہیں سناواں
تنگ کیتا اُس میرے تائیں بہت پسینہ آیا
اقرأ باسم ربک الذی خلق محمد پڑھا ندا
خدیجہ چھپیا میرے تائیں میں سب حال سنایا
واقعہ سی تو رات انجیلوں بڑا عالم اُدھ آیا

سرور عالم واکل والا خدیجہ اُس سنا یا
 جے تہ صبح کہاں تال ایہ ہے نبی محمد صریح
 تورات انجیل زبور صحیفے پہلیاں کل کتاباں
 جے ایہ دعوت دین اپنے دی ظاہر اعلان کراندا
 اُس دے تہے لون نہ اس دی قوم تمامی جانے
 اُس دے تہے مکہ زندہ رہندا تال میں مدد کراندا
 تھوڑے روز پہا اُفہ زندہ خیر خواہ سرور والا
 خدیجہ الکبریٰ حرم نبی دا واقف سرور حالوں
 سرور پاک نبی شگ حضرت علی ہے ہر ویلے
 صدیق اکبر دی پاک نبی شگ بہت محبت آئی
 پاک نبی پر شخص اُنسانی سن ایمان لیا سے
 چچے ابو طالب نول سرور دعوت دین سناون
 ابو جہل اک شخص زور اور قوم اندر سی آیا
 کہنا پاک محمد اُپر جو ایمان لب سہی
 کفار مکہ جو اُس دے ساتھی ظلم بے ادبی کرے
 اک دن سرور نبی پیارا مسجد کے اندر آیا
 کچھن بگا پاک نبی نول دیکھ صدیق چھوڑا یا
 حکمت ربی حدود ترقی اہل ایمان پائی
 میں کفار کفار ان میں بھیا ہے دل تیرے
 سے تیں خواہش کیسے عورت کرے اُس تھیں شادی
 ملک حکومت چکر چاہیں بادشاہ تال بنائے
 سن کر اُس نول سرور عالم پڑھ قرآن سنایا
 عقیم کان کفار ان تائیں بنایاں سرور باتاں

دیکھ حضرت دا حال کیا اُس فکر تال کیوں لایا
 پھیلے گا اسلام انہاں دا وچہ ترقی تے غری
 صفت مبارک رکھی انہاں دی ہر ہر اندریاں
 قبول کراندا دین اسد نیول پہلاں میں فرماندا
 دیون گے تکلیف تال پھر جاسی چھوڑ لگانے
 خدمت دے وچہ حاضر رہندا عالی درجہ پاندا
 بعد مرندے خواہے سرور ڈٹا شان کمالا
 کندی میں ایمان لیا یاں پہلاں ہی سب حالوں
 دین قبول عبادت ربی کرے شام سویلے
 اُس بھی دین قبولیا سرور کردار و قدرانی
 قوم تائیں نہ ظاہر کرے رکھے راز چھپائے
 باپ دادے دا دین نہ چھوڑاں ابو طالب فرادوں
 باز پوشیدہ دین نبی سن اُس نے شور مچایا
 پتھر مارا وندے سرور چوں مغز نکلیا جاسی
 مارن مسلم مکیناں نول شرب عین اوہ ڈرے
 ابی معیط دے بیٹے عقبہ گردن پلکا پایا
 ابو جہل اک روز نبی پر ٹوکرا مٹی پایا
 ربیعہ بیٹ عقبہ کے سرور عرض ستائی
 کہندے مذہب چھوڑا ندا ویاں طعنے کرن بہرے
 دولت مال جے چاہیں کیسے ہے بہت زیادہ
 تے جے خل دماغ حکیموں تال علاج کرایے
 اکا خاقی پوجو جس نے مجھ رسول بنایا
 سن کر دشمن دین اندائیں اندرون تے لاتاں

مردودو عالم تھیں لے زہمت صدیق اکبر کوئی
 صدیق اکبر سے بازو آپ ضرب کفاروں ماری
 پکڑ اس جاؤں اہل ایمان صدیق پہنچے توں
 مردودو عالم رحمت بھریا دست مبارک پھیرے
 دین اسلام نبی داؤٹا خون امحابوں پلیس
 نبوت مردودو عالم دی تھیں پھول پنجال سالال
 کہا عمر نے پاک نیتا بن دعوت اسلامی
 کہہ دے حضرت عمرؓ سوائے سب لے گھاٹال
 سن عمر دا باپ عمرؓ لوں ہو یا میں کہے دیوانال
 حضرت عمرؓ کہے اے بابل نبی محمدؐ مائے
 باپ عمرؓ خفتے ہو کے کہنداشت آئی
 بات یہودہ نہ کر ایسی میں تھو جانوں ماراں
 کٹ دتا سر باپ اپنے دا دیکھیا سب کفارال
 خوشحالی دا وقت آیا پھر اہل ایمان تائیں
 اوسے دن عثمانؓ ملی بھی سی ایمان لیاندا
 دس برس تک بعد نبوت قوم ہدایت کراون
 ہدایت کرن طائف والیاں کچھ ایمان لیائے
 پھر جبل منترل ہو کا خط تھیں نخلرات گزاری
 حکم دتا رب بنال تائیں سکھو دین نبی دا
 توں شخص اس عزمے اندر قوم جتال تھیں آئے
 مردودو عالم جتال تائیں دین اسلام سکھلایا

تاون خطبہ اہل ایمان سا تھا آپ تے سوزاں
 ہو پہوش گئے اس ماندوں چوٹ لگی سی کاری
 لیا گھر نبی تمیم کراندے دوا بے ثمرت گئے توں
 ہوش صدیق اکبرؓ توں آئی کہن گئے دیکھ میرے
 دین اسلام نبی دیاں تڈراں ہو کوئی عشقوں جلیا
 عمرؓ خطاب ایمان لیائے پڑھیا دین کمالال
 گلی محلے کہو ستمال فوہ ہو کوئی خاص عوامی
 ایذا مسلم تے نبی جو دیوے میں اس تائیں ماراں
 جاؤ دیکتا پاک محمدؐ چھوڑیو مذہب پھراتاں
 لیا ایمان انہاندے آپ کہہ اگورب والی
 کہیں سچا توں نبی محمدؐ کریں بٹھاں رسوائی
 عمرؓ ولی سن بات پوری کرے تینوں واراں
 سمیت ابو جہل دے دوڑے خوف موت ہزارال
 آذان جماعت ہو دی لگی تہیے وقت سدائیں
 دن دن طہن لگے پھر مسلم دین ترقی پاںدا
 بعد اس تھیں پھر مردو عالم طرف طائف جاون
 اکثر ایمان لیائے فیرا حکا خط آئے
 نماز پڑھی پھر ساتھ امحاباں عبادت کرن غفای
 جنت طہی کر و اطاعت جنہاں نیکی عقید
 پیدائش ہو ردی تھیں پڑھنوں خوشنوں منع کرائے
 تے کہا سکھلاؤ دو جیاں جو میں تسال پڑھایا

حال معراج نبیؐ مردودا میں کچھ ذکر کھاواں
 طفیل انہاندی اوگتہا رار تھیں بخشش پاواں

ذکر معراج شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پچاس برس تے بن مینے عمر نبی دی ہوئی!
 چوتھی وار اس شب دے اندر چیر یا سرور سینہ
 رات ستانویں رحیب مینہ جبرائیلے تائیں
 کرو عذاب نہ قیرال اندر دوزخ اچ بجاؤ
 کہر منوان جنت دے تائیں حورال غلمان تائیں
 لے براق جنت تھیں اُس پر سرور چاہر لیا تیں
 عظیم اندر میں سوتا ہوا پاک نبی سر مایا
 زمزم آبول و منو کر ایا پھر دو نقل پڑھائے
 دیکھ براق نبی سرور نول یاد امت پھر آئی
 قیامت دے دن امت میری اسے میر ربی
 قبر دل ٹھدیاں راہ قیامت برسن پچاس ہزاراں
 مشکل منزل کیوں کر ٹریاں ختم ہو دے گی پیریں
 من کر حکم رہا تا سرور لگے کرن سواری!
 بہت براق خداوند عالم کیتے خاطر تیری!
 سردار دو عالم کہیا تیں پر روز قیامت چڑھسا
 سوار براق ہوئے پھر سرور آقا دہاں جہاناں
 میکائیل سجے تے کہتے جبرائیل وحی سی
 محمد سرور کھڑے جے ہوؤں اک عرض ساداں
 خیال آواز نہ کینا سرور جان دے چلے آگا ہاں
 اُس دی بھی سردار دو عالم کچھ پرواہ نہ کیتی
 آواز یہوداں سچی طر نول جبرائیل بتایا!

ہو یا معراج ملی ہو عزت ہو رکی جانے کوئی
 دیکھ سکتی جو اور الہی مخفی ظاہر خرمینہ
 اچ عذاب نہ کرو کسے نول فرمایا رب سائیں
 تے جو دکھیا کسے قسم دا اچ اُس خوشی دکھاؤ
 بنا سنگار کرن سب اپنا خوشیوں چائیں چائیں
 کہیں بلایا ہے رب تینوں محبوب پیار یا آئیں
 جبرائیل تے میکائیلے ادبول آن جگایا!
 مسجد دے دروازے اُپر پاس براق لیاے
 انجول غم تھیں جاری ہوئے تے دعا فرمائی
 بوجھ گناہوں ٹھکیاں تیاں ہوگی لا چاری
 بھلا دوزخ پر پیٹا تیں ہزار شماراں
 رب فرمایا بھج براقاں میں لکھا ساں خمیریں
 کیتی عرض براق نبی نول عرض میں اک بھاری
 میرے ہاتھ نہ چڑھیں کسے تے عرض میں یہ میری
 کیا براق چھوٹوں تک طاقت چڑھ حضرت میں کھڑا
 ستر ہزار فرشتے اللہ کیتے سا تھو رواناں
 اک لحظے گئے بیت مقدس کسے آواز کی سی
 سچے کہتے دوزخ طر قات تھیں ایوا دن بنداں
 آگے سرور تمناک عورت کہندی کرونگا ہاں
 پھر پھپھیا ایہ جبرائیلے بات بتا جویتی
 کبھی طر نول نصرانیوں دا حمد آوازہ آیا

جواب آواز انہادی دا جے تیں جواب ندے
 بنا سنگاراں والی عورت دنیا گے آندی
 اس تھیں پھول بن پیالے شیر تے شہد تہاں
 مراد پیالوں دین اسلے جبرائیل بتایا
 چڑھے بلاق پیدائش حضرت عیسیٰ ہالکھ آئی
 سردار و دو عالم اقلی اندر اتر براتوں آئے
 نبی تمام تے عام فرشتے حکم رہے تیں آون
 عجیب عجائب چیزاں تکیاں کیسے تیار آئے
 آفریں باد رسول اللہ نول سب فرشتے کہندے
 بعد اہل تھیں حضرت آدم اکول نظری آندے
 بل انہال نول اگے چلے مرغ اک نظری آیا
 سردار و دو عالم کہن وحی نول ایہ کیا بھید ریا
 پچھلی راتیں ایہ پرچھنڈے ربی حمد پاکے
 اس تھیں لنگھ اگیرے ڈٹا ہور فرشتہ عالی
 برقانی جتہ تاری تائیں مزد نہیں کر سکے
 بہت فرشتے بستے کیتھے اُس دے نظری آئے
 حضرت ایہ ہے رعد فرشتہ جبرائیل بتا ندا
 سردار و دو عالم لنگھ اس پاسوں دیکھے بچن کھیتی
 سردر چھیا جبرائیل ایہ کیا بھید خدائی!
 محتاجاں نول دیندے ہیں خود تکلیفاں کر کے
 دیکھ ایہ حالت گئے اگیرے پاک محمد عالی
 جہند فرشتے آدمیاں دے سر پر پتھر مارن
 ایہ ایہ ہی ہر وقت کرندے سردار و دو عالم کہندے

اوہ تسادی امت ہندے جو آواز کراندے
 جے تکیں دول امت اپر پھر اوہ غلبہ پاندی
 سردار و دو عالم کہن میں پیتے لذت و دھجیاں
 طور سینا پر پہنچ حضرت پھر دو گانہ ادا کرایا
 نماز دو گانہ پڑھیا سردار اقلی دے دکھلائی
 سلاماں اول آخر سردار اکول آواز سنائے
 پچھے کھڑے ہوئے سب سردار ہواماں پڑھاں
 پہنچ اسمان اول تے سردار بڑا کھلائے
 اسمائیل ذبح اللہ دے حکم اندر سب ہندے
 باغ رضواں تھیں لٹے آئے آفرین لیل سنندے
 رنگ سفید بڑا قد آور ترقول مغرب چھایا!
 وحی کیا ایہ ہے فرشتہ اس داکم جگانا!
 مرغے جاگن دنیا والے اس دے ساٹھ اشائے
 ادھا برقل ادھاناروں جہم اُس دا اس حالی
 تے اک ساڑنہ سکے برقعے رب سلامت رکھتے
 کر دے ذکر الہی ڈٹھے سردار حال پچھائے
 ایہ حاکم ہے بدل اپر رب حکموں برساندا
 اک دانے تھیں ست سودانہ ہووے اوہے سیتی
 جبرائیل کیا ہر ہندے راہ رب دین کماٹی
 سکین یتیمان دیون کھانے اللہ پاسوں کر کے
 عیسیٰ اللہ علیہ وسلم شان بے انت کمالی!
 سر پھینچ پھوٹ ہوں سلامت فیروز فرشتے پاڑن
 جبرائیل ایہ تکلیفاں ہیں کس باتوں سہندے

جبرائیل کہہ بیج وقتی سستی کرن نمازاں
 لگے ہر جماعت تائیں حیوان و انک لیجاول
 سرور دو عالم جبرائیل انہاں حال پچھایا
 گئے اگیرے پاک محمد ڈٹے مرد عورتاں
 قیمت چھوڑ کھاول مردار ال تکتے شاہ ابرار
 جبرائیل کہا ایہ بندے اپنی چھوڑ زمانہ
 چٹے انہاں تھیں سرور عالم جماعت ہر رکھاول
 پچھیا سرور جبرائیل ایہ کیوں ملے ماراں
 ہر جماعت سرور عالم جا کر آگے تکتے
 پچھیا سرور ایہ کس کا لعل انہاں بھار چکائے
 ہر جماعت ڈٹھی سرور خود خود تائیں کھاندے
 چلی حدایہ کر دے بھایاں جبرائیل بتایا
 آگ دی قہقی ساتھ فرشتے کٹن ہونٹ زماناں
 کہا جبرائیل ایہ سروروں وہ مسئلہ حق کر دے
 فرقہ ہر اک پاک نبی لول آگے نظری آیا
 نیلیاں اکھتیں تے رنگ کالے موہول پاک یہاں
 جبرائیل کہا اے سرور ایہ شرابی گندے
 خنزیراں وانگوں شکل انہاندی جکند زماراں
 جھوٹ گواہی دیون دے جبرائیل بتایا
 بڑے بڑے سن پیٹ انہاندے چہرے زرد رنگا
 سب بچھو دچہ پیٹ انہاندے باہرول نظری دن
 ساڑے آگ انہاندے تائیں سرور دیکھ پچھیا
 فیر گروہ عورتاں ڈٹھے پاک نبی فرمائے

جماعت دی پرولہ دکرے سن آذین کا دناں
 فرشتے کیج منوع دے کٹے روز خرم کھاول
 لول لول مسدقہ قرانی دیون آکر سنایا
 نعمت اک ملن تے دوجی مردہ آگے داتاں
 سرور پچھیا جبرائیل کیوں کھاول مردار ال
 خواہش فصول کرن زماناں عورت ساتھ سگان
 انہاں تائیں آگ دی سولی فرشتے ہر رکھاول
 جبرائیل کہا ایہ بھیاں کرن مخولی کاراں
 اتنا بوجھ انہاندے سر پر نہ لرون مڑ سکے
 دچہ مات کرن خیانت جبرائیل بتائے
 سرور پچھیا کیوں انہاں لول انہاں کٹ کھاندے
 ہر گروہ اک حضرت صاحب گزں نظری آیا
 ثابت ہول پیرا دے کٹن پچھے نبی جہاناں
 نہ خود عامل کہن لوکاں لول تاں ٹکلیف ال چڑے
 بیلا ہونٹ قدم پر آتلا سرورے آپر چایا
 سرور پچھیا جبرائیل کس باکول دکھ پائے
 ٹے انہاں تھیں سرور عالم ہر ڈٹھے کھبندے
 سرور پچھیا جبرائیل کیا انہاندیاں کاراں
 ہر گروہ نبی سرور لول آگے نظری آیا
 تھیں پیریں آتش سنگل گردن طوق لگائے
 کرن ارادہ آٹھن کارن فیر تے گز جاون
 رشوت خود بیاجی ایہ نے جبرائیل بتایا
 رنگ سیاہ تے نیلیاں اکھتیں کپڑے آتش پائے

فرشتے گزراں پاک دیاں مارن کتیاں ^{وہ} کتیاں ^{وہ} کتیاں ^{وہ} کتیاں
 جبرائیل کیہا ایہ خصمال کر دیاں تا فرمائی
 ہو رگروہ پھر ڈٹھا مرد ٹنگے وچہ ہوائے
 مرد پھپھیا جبرائیل کس گنا ہوں مارن
 ہو رگروہ اک فرقہ مرد ورجل دے اندر ناسے
 مرد ورجل دو عالم نے فرمایا جبرائیل تائیں
 تا فرمان ایہ مال پودے نے جبرائیل بتایا
 مرد ورجل گئے گیرے سوئی خوشبو آئی
 مرد پھپھیا جبرائیل خوشبو کیہی بتائیں!
 اللہ صاحب جنت تائیں آواز جواب سنائے
 گئے گیرے تے پھر بدبو مرد ورجل عالم آئی
 وعدہ پورا کریں جو کینا میرے پاک خدا یا
 پھر اسمان دوجے دے درتے مرد ورجل آئے
 مرد ورجل دو عالم نبی محمد ﷺ آئے
 سلام علیکم کہن نبی نول نبی جواب سنائے
 حضرت عیسیٰ یحییٰ دو نہاں بہت آداب بجائے
 آگے اک فرشتہ ڈٹھا نظر جاں مرد ورجل
 ہر منہ ستر ہزار زبانوں رب دی حمد پکارسے
 جبرائیل کیہا ایہ قاسم روزی باطن والا
 اسمان ترتیبے داد وازہ مرد ورجل آئے
 وعلیکم پھر مرد ورجل آگے قدم بڑھایا
 پھر اگلے اسمان چوتھے پر مرد ورجل آئے
 بہت درونی صورت والا ملائکہ اسائے

جبرائیل حال سناوین پاک نبی فرماون!
 مرضی اپنی ساتھ پھرن ایہ وچہ دنیا زندگانی
 پیرا پر مرتبچے ہے سن آگے گزرا لگائے
 کیہا وحی منانق ایہ سن مارن ایسے کارن
 کوٹھریاں وانگ انہاں دیاں جسمانی نظم دساوین
 کوٹھریاں زخمی جلدے آتش نہاں حال بتائیں
 احساناں بدے دکھ بچائے اس وابدلہ پایا
 وعدہ پورا کریں خدا یا تے آواز سنائی
 کہند ایہ آواز جنت دی آواز جو نہائیں
 نیچے تر کول لہان لیاوے اُفہ تیر لوجہ آوے
 تائے گریہ زاری والی اک آواز سنائی
 مرد ورجل ایہ کی دھتیا وحی دوزخ بتلایا
 کون بزرگ فرشتے بچیں جبرائیل بتائے
 کھول دتا دروازہ مکاں ادب آداب سجایا
 عیسیٰ روح اللہ تے یحییٰ نبی نظر پھر آئے
 مرحبا کہن محمد مرد ورجل رب وڈیائے
 سری ستر ہزار ہر منہ ہے سن ستر ہزارے
 جبرائیل نام کیا اس پھپھیا نبی سو بارے
 اتنی اتنی دے سمناں نول کہے جیوں خوش گئے
 کھول دتا دروازہ مکاں سلام علیکم سنایا
 حضرت یوسف صالح دو نہاں ادب سلام سنایا
 ادیس نبی نہیں مل کر حضرت قدم اگیرے پایا
 ہو رگروہ ایک سچے سچے چار منہ سمناں آئے

دو نہ گئیال پر زمیں انبرسن سرور نظری آیا
 نعمت بڑا اک انہال آگے دیکھ حضور چھایا
 سلام علیکم کیا سرور ملک الموتے تائیں!
 حکم خداداد ملک الموتے اوسے ساعت آیا
 جو پچھے بتلاویں اُس نول میں تیرا کھنڈا
 وعلیکم سلام نبی جی کہہ ادبوں بھلاں را
 کیوں کر ماریں خلیقال تائیں پاک نبی فرمایا
 موت قریب جاں ہووے کوئی تے پہلاں چلی
 طرف سجی دہاں نکال مومن میں روح کراں
 مٹے کیوں چار تسانوں لگے پھر سرور فرمایا
 قبض کراں روح اس تھیں مومن بن سرور حالان
 کبھی مٹے تھیں روح منافق مشرک پھلے موبہوں
 یمنوں میں خوش خبر سناؤں اے حبیب خدا سے
 تسادی امت جان آسانی نکالیں بنایا
 عزرائیل کیا تن وقتوں قدم اس جاؤں چایا
 قبض کرن نول دوجی واری میں یوحا سدا
 اسمان پنجم دا پھر دروازہ سرور تائیں آیا
 پھر حضرت ہارون ملے سن کرن سلام دعائیں
 خدا اسمان فرشتے کھولن بول سلام سدا
 بعد سلاموں حضرت موسے سرور نول فرماون
 نیز درونی صورت اگول نظر فرشتہ آیا
 ڈرونی صورت گرد فرشتے اُسے نظری آئے
 مالک نام فرشتہ دوزخ جبرائیل بتا دے

اک تھو مشرق دوجا مغرب دیکھ تعجب پایا
 ایہ ہے ملک الموت فرشتہ جبرائیل بتایا
 پر اودہ کار خیال اپنے دچہ لگا سندا تائیں
 جواب سلام حبیب میرے نول بیہ تیرا کھنڈا
 فرشتہ سن کر حکم الہی نظری دل پا ندا
 کہے نہ فرمت جہد دایمنوں پیدارب کراندا
 اُس کیا اس رکھ دیاں قتیال سدا نام لکھایا
 پشازرد ہووے دن نترے گردا نول ڈالی
 کبھی طرف لایکاں دیواں جو کفار مٹے کالے
 مٹے نوری جو آگے میرا عزرائیل بتایا
 سجے مٹے تھیں او گنہاراں دی میں جان نکالاں
 حکم بے تھیں کراں میں سختی سا تھا ہنڈے مٹوں
 امت تیری آپر رجب بکتے فضل زیادے
 جیوں لڑکا دودھ پیوے مانی تے اُس ہنر نہ آیا
 مٹی لیون حضرت آدم جس دن جسم بنایا
 تیبی وار حکم الہدی جان نکالن آیا
 بعد دعا سلام ملائکاں ادب حضور سجایا
 پھر اسمان چھو بندے درتے چنچے سرور سائیں
 پھر سرور نول حضرت موسے اگول نظری دن
 کہتا پاک خداوند تائیں امت نول بخشاؤں
 دو نہ کندھیا نوچہ راہ برس داپاک نبی فرمایا
 سر دار دو عالم جبرائیل انہاں پیے پچھائے
 حکم الہ تھیں دوزخیال نول ایہ مذاہب پچھائے

فیلمیں اتارن چاہے حضرت کنیا عرش بانا
 عرش الہی اُپر سرور نظر مبارک پائی
 ممبر اک عظیم جو اہرول بائیں طرف دسا یا
 دانے ممبر میال ہورال الد پاک بتا یا
 بائیں جانب ممبر تیرا دوزخیال دل تیکت
 سردار دو عالم تائیں سن کر خوف سے دھچک آیا
 رہی نہ دشت جس دم پتیا سرور پائی تائیں
 پھدے ستر ہزار نورانی طے سرور جاں کیتے
 نور الہی ظاہر ہوا سر سجسے دھچک دھریا
 دوست میرا میرے کارن تحفہ کیا لیا یا
 حکم ہو یا میں تیری خاطر جو داں ملحق بنائے
 سرور دو عالم سرور سجسے کہا اے رب باری
 گنہ تہائی اُمت تیری بخشاں کیا مخفا سے
 اُدھے اوگن اُمت تیری بخشے رب فرمایا
 جہاں کسری صد قول کلمہ بڑھے کیا حق تعالیٰ
 کافر مشرک کدے نہ بخشاں دوزخ دیال نہ لائیں
 شفاعت تیر یوں روز شہرچہ بخشاں دکنہ لال
 سردار دو عالم کیا خدا یا ہے اک اُمتی میرا
 قسم میثول ہے ذات تیر پیدی رافعی ہو ل ناہیں
 نورے ہزار کلام خدا دند ساتھ نبی سے کیتی
 پاک خداوند نے فرمایا اپنی اُمت تائیں
 سر رکھ سجسے سرور عالم کدے گریہ زاری
 رب العالم نے فرمایا روزے تن مہینے !

رب فرمایا سن جو ریدے عرش اُپر چڑھا نا
 ممبر تن سو بارال دتے طرف جودا ہی آئی
 پچھیا سرور یارب خالق راز انہاں کی آیا
 جنت بھی ہے ایسے جانب دوزخ بائیں آیا
 اوگنہار جو اُمت تیری کرسفا رش سکتیں
 عتد امٹھایا پانی الد حکمت نال پلا یا
 بلکہ اول آخر سارا علم دتار رب سائیں
 قاب قوسین سے اندر پیچھے جام محبت پیتے
 سردار دو عالم تائیں الد فیر آوازہ کریا
 سرور کیا میں ہاں حاضر میرے بار خدایا
 تنگ پیار یا جو تول چاہیں موڑیا تائیں جانے
 ند نہ اُمت بخشیں میری عرض ایہائی بھاری
 اے رب بخشیں حضرت صاحب کیا فیر دبلے
 بخشیں تجھی وار کیا پھر سرور نہ شرمایا
 میں اس بخش لوال کا بھائیوں ہو گنہ بانو والا
 مجھو یا یہ دونوں باتاں اُمت نول سمجھائیں
 رافعی کرسال تیر تائیں کیا نال پیساراں
 ساتھ گناہوں گیا نہ جنت دوزخ کرے سیرا
 جاں تک کر کے فضل اسنوں بخشیں نہیں بنائیں
 راز نیانے امر نبی دی سب سمجھائی رہتی
 پنجہ نمازاں چھ ماہ روزے ہوئے فرض تہائیں
 کمزور اُمت نے عمر پھوٹیری فرض تہا بھاری
 نیچی وقت نماز گزارو خالص نال یقینے !

دل چہ سوچیا سرور عالم ہر دن پنج نماز ال
 پاک منزہ خالق عالم را اولادے جیسے
 تربہ روزے جو پنج نماز ال شروع پڑھے پڑھا
 بچھن کہن حال پاک محمد سرور نبی گرامی
 حضرت موسے کیا عبادت کیا حکم بتایا
 کیا شکل امت آپر اے سید مرورا
 سن کر حضرت پاس خداوند پھر عرض سنائی
 کلیم اللہ دے پاس آئے پھر دیا حکم ربانا
 رب العالم رحمت عالم کر دے گفتار ال
 کلیم اللہ نول پاک محمد آپ پیغام سنایا
 پاک محمد پاک خداوند آکھٹے ہوئے
 پاک خداوند تے تربہ روزے نماز ال پنج سنایا
 حضرت موسے کیا جانوں پھر مٹا اللہ پاس
 آدے شرم کہاں کی مٹا مٹا موسے نبی پیارے
 بھائیو کرو محبت دل دی حضرت موسے والی
 نور الہی نور محمد نوے ہزار کلاماں !
 تربہ ہزار کلام بھال نول کر کے ظاہر بتانی
 تربہ ہزار نہ کریں کہے بقیہ دا زادہ تیرا میرا
 کر سجدہ شکرانہ سرور رخصت ہوئے الہول
 کر کے سیر زمین اسماناں گھر تشریف لیاے
 اٹھے وقت صبح دے سرور فجر نماز گزاری
 سن کر کیا صدیق اکبر نے سچ رسول خداے
 الوجل سن ذکر معراج ہول سمیت اپنے ہمراہیاں

اک مہینہ روزے ہون رکھئے نال نماز ال
 فرمایا جو دے جینا اسال قبول کرانے
 پنجہ نماز ال چھ ماہ روزے اجر ساتھیں پاس
 نبی موسے دے پاس آپس دچہ ہوئے آکلامی
 پنجہ نماز ال چھ ماہ روزے پاک نبی فرمایا
 اچے دیلا ہے فیر کہیں جالبو چھ خدا یا بھارا
 تن جینے روزے پنجی وقت نماز ادائی
 کلیم اللہ نے کیا شکل نول حضرت پھر جاتا
 ڈریا مہینہ روزے ہوئے وقت نماز ال نال
 سن کر حضرت موسے کیا جانوں پھر فرمایا
 اچے بھی شکل امت آپر حکم تساڈا جوئے
 حضرت موسے پاس آئے پھرتے ہاتھ تلالیاں
 پاک محمد کیا حضرت موسے ہن نہ جاسال
 کیا کلیم میں اپنی امت ازمانی شکل کاہے
 اس حال دے پارول اکھوئے دے رب عالی
 آپس اندر کیتیاں تے نکل پالئے انعاماں
 تربہ ہزار کہیں جس جاپیں قاص بالخاص پہچانی
 اسر قبول کیتا سرور دے جس داشان اچیرا
 رفرت لنگہ کے سدرہ پینچے لے پھر اٹھے اول
 بستر گرم بوے دائنڈا بل والنظری آئے
 اصحاباں نول ذکر معراج ہول کی حقیقت ہماری
 برحق نبیاں کل اصحاب پڑھن درود زیادے
 کہن ایہ جھوٹا ٹھاراں برساں کے رات لگتیاں

کرن سوال جو بیت مقدس ڈٹھی ہے توں کیسی
سن کر پاک نبی دے آپر بہت ایمان لیا ئے

سروار دو عالم کہندے ویسی ہے سی جیسی جیسی
اودہ نہ نہیں جہناں دلال پر الدھر ٹکٹے

ذکر جنگ بدر و حیر کا

کہ شریفوں وچہ بدینے سروار دو عالم آئے
پنجویں سالوں بدر الصغریٰ ایسے طرح دس برسے
انہاں جنگاں وچہ سروار عالم خود نہ گئے لڑائی
سبب لڑائی بدر الکبریٰ حکم الہی آیا
جمع ہوئے تومرد مسلمان تھیں لے استھیاراں
ابو جہل خود لڑنے آئے لے کر فوج کفاراں
جنگ اُحد میں لکھاں حوالا جیوں کر کتبوں پایا
اسلامی شکر مسلح ہو کر ہر قاب نبی دے
تیر انداز زبیر عبد اللہ ساتھ تتر ہر انبیال
دو نہہ طرقال تھیں لڑنے کارن لشکر کھٹے ہوئے
بجلی دے چمکائے دانگل پھر فتمشیر چلاون
مسلم کافر خوبش اُکڑ سن دینوں صرت لڑائی
فوج اسلامی فوج کفاراں آپر غالب آئی
لیا موقع فوج کفاراں آپر چڑھے پہاڑے
دند مبارک سروار عالم دے پر پتھر لگاا
اک اصحابی پگ اپنی تھیں پُر خچے خون حضوروں
پہی آواز کفاراں طرفوں ہوئے شہید محمد
مسلم فوج آپر پھر کافر خوشیوں حملہ کرے
غم دی خبر دل تل ہوئے کھٹے کھٹے غم تھیں دوڑے

سال دوجے وچہ بدر الکبریٰ جنگ کفاراں آئے
پنجویں لڑایاں ہویاں سین بھی وچہ تھوڑے عرصے
طریقے دین احکام سکھاون جیونکہ حکم خدائی
ہو سی فتح ٹرو سنگ کافر لڑ غنیمت مائی
اگے اکت تتر اساک لو کافر گن شماراں
سمیت ہر اہل نل مر یا کافر سگد کھاون ہاراں
ابوسفیان کفاراں لے کر لڑتے کارن آیا
ساتھ کفاراں لڑتے آئے جہناں نیک عقیدے
حفاظت لشکر جیل اُحد پر مسلم کرن نگاہیاں
اگے چے ول تیر چلاون ذرا نہ اٹک کھلے
اگے چے ٹول مارن کارن ذرا دینع نہ کھاون
بھائی بھائی نل باپ پٹے ٹول کرے دانگ تھائی
دند پاک خداوند گیتی مسلم لوٹی پائی
کچھ شہید ہوئے کچھ زخمی مسلم لوگ پیارے
دند شہید گیا ہو نوری خون ضرب تھیں وگا
ایر وہ دند جو چودھلی طبقاں روشن کردا نوروں
سن اصحاب کباب گئے ہو کارن دید محمد
ٹو من سن کر اس غم اندر نوروں اگے مردے
کچھ آئے دل سروار عالم کے نہیں کچھ اوڑھے

یا بھول دید شہید ہوئے سن حضرت حمزہ عالی
 ہو رہی دو اصحاباں دلائے لکڑے کرن منہ کالے
 جالی اصحاباں سرور عالم ظاہر نظری آئے
 دند شہید ڈٹھا جس دیئے جوش پیئے پہ سینے
 مارے غرے پیگئے سارے کیتے قتل کفارے
 یہاں پیارے عرض تمہارے دشمن کرساں پائے
 ساتھ شائے ذوالفقارے لکڑے کرن تہرا کر
 یار پیارے جادون دلائے کہن علی سردارے
 فتح نصیب ہوئی سرور نول دریا شکر بجایا
 سخت بھری وجہ خیر و اجنگ کیتا ساتھ کفار
 شاہ نجاشی ہوا مسکال شلج پار س بھیں ہوئی
 کفار خیر دے کثرت نوجاں لے مقابل آئے
 سرور و عالم شاہ علی نول اپنے پاس بلایا
 لب مبارک اکھیں اندر سرور عالم پایا
 بہادر نامی فوج اسلامی بہتا زور پایا
 خد خیر نول شاہ علی نے ہتھیں پکڑا اٹھایا
 داخل ہوئی توج قلعے وجہ فوج اسلامی ساری

کفاراں ظلموں لکڑے کیتی لاش نہا ندے والی
 گن نکت ہتھ کٹن اوہ ظالم کافر لوگ رزلے
 دل مردہ پھر زندہ ہوئے سب غم دور ستھائے
 آکھن بدلہ لال نراں یا چھوڑے نہیں کینے
 علی ہشیاے حمزہ یارے ڈٹھے لکڑے جہانے
 کر کے خالھے ستر مارے شاہ علی ابھارے
 دلدل چائے کرد اچھائے کتے کافر ہائے
 نبی ہمارے کرن پکارے نش کریں اے یارے
 لاش شہیدان پڑھے جنازے فیر انہاں فنا یا
 حج یقین آئے سرور عالم جعفر کبھا طیارے
 بعد اس بھیں پھر سرور عالم فوج خیر نول سعدی
 دوندہ طرفاں بھیں صفاں سواراں برچھتے چلائے
 تے انہاں دیاں دھڑکیاں اکھیں سرور نظری کیا
 صحت ہوئی پھر لڑنے کارن جاؤ حکم سٹایا
 کافر ڈر کر ڈٹے قلعے وجہ بوجہ ہند کرایا
 قلعہ دیواراں کتب گیاں سب بوجہ دور ٹایا
 دتی فتح انہاں نول الدردلی غنیمت بھاری

ذکر وفات سردار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ذالحج دی تاریخ اٹھویں تے پاک محمد پیارے
 دین کامل ہویا تساڑا وحی پیغام لیا یا
 سمجھ گئے سردار دو عالم دنیا چھوڑ سد ہا ساں
 سن اصحاب کریندے زاری کھن جاتل ناراں

دور کست عرفات گزارن ساتھ اصحاب کہاں
 ائیوہم المکتب لکم حکم آخری آیا
 حج ادا کر کہن آیتہ شاہین جمع نہاساں
 اک پل نہن جدائی مشکل کیوں کٹر گزاراں

صفر مہینہ دن بدھ واسے میمونہ گھر آئے
 پھر وچہ حجرے عائشہ بی بی سرور عالم آون
 سن انہاں دیاں آئیں سرور صبر کرد فرامسے
 پکڑ کندھے اصحاباں سرور مسجد اندر آئے
 مشتاقاں حالہ دیکھ نہی دا بھول میٹھ برساتے
 با بھج انہاں زندگانی نایں جان اسادی ایہا
 اس نول تک تک کدے نہیجے ہر دم شوق سوا یا
 حال ایہ صورت ساٹے تاپن ظاہر نظر نہ آوے
 نور الہی ایسے خاطر چو داں ملحق بن سائے
 اس وی تابعداری با بھول کوئی نہ بخش پائے
 سرور دو عالم کرن وصیت سب اصحاباں تائیں
 حلال حرامزل نہی بدیوں واقف ہو گئے سارے
 حضرت ابوبکر نے کپہا راتیں خواب دسایا
 سرور دو عالم کپہا بیوہ عائشہ خاتون ہوئے
 عاصا عدل گیا ٹٹ خوابے عمر دلی فرمایا
 ورق قرآن اڑ بندے دیکھے خواب عثمان سنائی
 علی اسد اللہ خواب سنائی ڈھال گئی ٹٹ میری
 صدیقہ عائشہ خواب کپی پھر اے رسول خدائی
 سرور دو عالم کپہا اجیہا سفنہ جس نول آوے
 اہل البیت غمی تھی روندے ہوئے پریشان سارے
 وچہ بیماری بھاری سرور پاس بلال بلایا
 قیامت دے دن حق اپنا کوئی میں تھیں شگے تاپیں
 جنگ اُحد وچہ کمر میری پر چابک تالنگا یا

سر نول درد بخار بدن تے لہد پاک چڑھائے
 اہل نبی تک حال بی داگریہ زار کراون
 خالق خلقت ساری تائیں ذائقہ موت چکھوے
 ابوبکر صدیق گم تھیں جمعہ جماعت کرائے
 کہندے اچھے دیکھند ظاہر پھر کیا میری پہائے
 نہ کوئی ہویا نہ کوئی ہوسی اس تھیں بعد اجیہا
 مال پیو خوش قبیلہ سارا اس تھیں گھول گھمایا
 کر کر یاد جد اول سر پئے وچہ ایس دیہا وے
 پاس بلا کر ایسے تائیں بھید سارے سمجھائے
 جنت اس دیاں یار ال خاطر دشمن دوزخ جائے
 حکم ہو جبہ پاک خداوند تلے کل تسا ہیں
 میری ال قرآن دوشال پر چلیو کر کے چائے
 کپڑا سرور عائشہ بی بی سرور ہوا اڑایا
 سن کر خواب تعمیر اصحابی زار دزاری روئے
 عاصا عدل میں کراں جدائی سرور پاک ستایا
 ورق قرآن میرا روح اڑسی سرور کپہا بھائی
 تعمیر کپی سرور دو عالم ڈھال پیساں میں تیری
 تحم اساتے گھر دا گریا میں ڈاڈا گھبرا ئی
 دارنشاہ تھیں خاوند اس دادار بقا نول جائے
 اسکن کیونکر زندہ رہاں اسیں اس با بھج دیدارے
 کپہا کہیں آواز اچی تھیں حق لڑے جس آیا
 کہے عکاشاے سرور نول حق میرا دے جائیں
 اس چابک دا بدلہ دیو میرا مطلب آیا

سن اصحابی کہن عکاشہ خاطر سرور پیارے
 کہے عکاشہ بدلہ سرور نہیں کٹاں تھیں لیواں
 سرور دو عالم اپنی ہتھیں خود چاہک پکڑا یا
 اتار پیرا ہن سرور عالم کمرنگی پھر کیتی !!
 چاہک چھوڑ قدم پر گریا کہندادید معافی
 سرور کیا عکاشہ تہی پر حرام دوزخیاں تاراں
 دوزخ ریح الاول آبا پیر دیساڑا
 شکل اعرابی ساتھ آہستہ بولے نرم کلاموں
 فاطمہ بی بی جنت خاتون کہندی لے اعرابی
 اوہ اعرابی کچھ نہ سن دا اوویں بولی جاندا
 حضرت کیا جنت خاتون ہں تول گھر میں بلاویں
 ایہ حوراں بیوہ کر دا بچتیاں کرے تہیاں
 عزرائیلے پاک نبی تول اسلام سنا یا
 سرور دو عالم تیرے تائیں اللہ تے فرمایا
 سرور کیا عزرائیلے ملاکی مرفی حق قلعے
 سزار یا جنت تیری خاطر دوزخ سرور کرائے
 کیا سرور مرفی میری جو مرفی رب والی
 جبرائیل خدادے حکموں پاس نبی دے آ یا
 پیچھیا سرور بعد میرے تول آویں گے تائیں
 پہلی واری میر دوجی پھر ترم اتھول لیواں
 برکت پنجویں چھیویں سخاوت ستویں صدق تہا دل
 پھر اتار قیامت ظاہر ہون محبوب الہی !
 پھر فرمایا جبرائیل اُمرت میں دل جاں آدے

چاہک مارا ساڈے تائیں حاضر ہوئے سائے
 سرور دو عالم کہن یاراں تول میں خود بدلیواں
 کہے عکاشہ کمرنگی میں جاں کٹاں چاہک لایا
 عکاشے مہر نبوت مجی صاف دے دی تیتی
 دوزخ تھیں ڈر حیلہ کیتا لے عشرت شانی
 زیارت مہر نبوت پاروں بخشے رب غفاروں
 عزرائیل نبی دے دے تے مجزول کر دا ہڑا
 تال بھی گونجوں کندھال لرزن کیا بچتہ کیا خاموں
 والد میرے ساتھ بیماری ہے بیہوش جیہاں
 آواز اوہدی سن دپہ بیہوشی ہوش نبی تے آندا
 ملک الموت آیا جندریوں بیٹی سمجھاں پاویں
 بھائی وچھوڑے بھائی تول مکمل رب رحماں
 دانگ غلام کھڑا ادب تھیں رب داکم بتایا
 پیار یا عمر چاہیں یا اونٹان کیا ارادہ آ یا
 کیا ملک الموت کساڈے شوق اُس پٹے والا
 حویداں غلام چوڑیکال ہار شنگار لگائے
 اپنی خراہشوں اُس دی مرفی ساری عمر نہ مالی
 بعد سلام کیا جو خواہش ہو لیں سخن سنایا
 جبرائیل کیا دتل واری آواں کہاں تہا ہیں
 پیچی وار محبت کھڑاں چوتھی عدل اٹھاواں
 انھویں حلال علم نانویں دس برکت تران سداں
 اسرائیل پھوکے کرنا ہے سب جگ ہزن فنا ہی
 کون نہا دے کفن پینا دے بنادہ کون پڑھا دے

کس مجھہ وچہ دفن ہوں دا حکم کیتا رہ سائیں
 عاکشہ بی بی کفن پہناسی صدیق جہانہ کرسی
 وقت اخیر می سرور عالم کرن وصیت لگے
 نماز زکوٰۃ ادائی کریو نہ یتیم ستائیا
 حاضر مجلس پاک نبوی سن دروا ندیاں گلاں
 اہل عیال نبی سے روتے دید جہاں ندگانی
 غاطہ بی بی بیٹی سرور آہی بہت پیاری
 ماگ گھڑی ہے دیکھے تائیں چین نہ دتوں آسے
 سردار دو عالم کہیا بیٹی چھٹے جیتے تائیں !
 پھر پھر لیا عزرائیل کر جس کا سہ آسے آیا
 آہ بھری سردار دو عالم تے پھر سخن ستایا
 ایسی ہی تکلیف من دی ہو سی اُمت میری
 فیرو کہیا سردار دو عالم عوض اُمت دینوں
 میری اُمت وقت نزاع دے نہ تکلیف پیادیں
 محکم رہے تھیں عزرائیل سے من فرمان ستایا
 اُس ہی ایسی جان نکالال کرال شیا لول ظاہر
 سردار دو عالم رحمت عالم عجزل عرض ستایا
 وقت اخیر می کرن نصیحت کسواے میرے یارو
 عرض کرن اصحاب نبی جی کدوں قیامت آسے
 انگل اشارال کرن دھاراں کوئی کہے اک سالال
 کوئی کہے اشارہ انگل الد طرف کرایا !
 سردار دو عالم شرق الاہول فیروز کچھ ستایا
 توری جہوں روح نورانی کیتا فیروستارا

عزرائیل کہیا نے سرور نہاوسے علی تسائیں
 دفن ہو سو وچہ عاکشہ جگرے درود مت گل پڑی
 حرام حلال پچھانوں یارو نہیں تے شکل لگتے
 ہمسایاں تے یوہ تائیں تائیں سنج کرایا
 گریہ زاری کرے ساسے کھا غماندیاں سلال
 کیا کراں گے جال نہ دتے ایہ چہرہ نورانی
 غش اتے غش بین ڈٹھی جال میوئی موت تیری
 کہے حیاتی میری بابل تیں بن کیوں دیہاوسے
 آئیں گی میرے تائیں نانی چھوڑ سرائیں !
 عزرائیلے اذن حضوریں سینے شہد لکایا !
 معلوم ہوا جہوں سینے میرے آپ پہاڑ رکھایا
 عزرائیل کہیا آسانی نکال رہا رفح تیری
 تکلیف نزع دی جو سب تائیں دیوں کھال تینوں
 اُمت پیاری منوں جاتیں نہ ایر بات بھلاویں
 آیت الکرسی بعد نمازوں جس اک وار پڑھایا
 یقین پختہ وچہ منہ تھیں مانی سخن کدھ لیندی بہر
 خلیفہ اُمت میری رائل سونپاں تھدھ خدایا
 کینے شرکوں پاک کرو دل نہ ایمانوں ہارو
 کچھ جواب نہ دتا حضرت انگل آپراٹھاوسے
 کوئی کہندا اک ہزاراں برسوں کرن خیالال
 یعنی خبر قیامت والی بھیدالہ نول آیا
 مروت توجہ الہ طرفے اپنا آپ بھلا یا
 لہا الہی طرفے جاننا نور محمد پیارا

دیکھیا یاراں رہنیاں نہ سارا کہن کی ہریاں کاراں
 تون ہاراں میں غمخواراں دے گیوں لہج ہاراں
 پھریاں تہاراں شہر بازاراں گیتاں نور نظاراں
 گریہ زہاراں کرن ہزاراں ہوئے جان تہاراں
 روون ظہاراں اندر باہراں جدایوں شاہ ابراہاں
 پایاں واسہراں یاراں غالاں صدیق اکبر سچیاں
 کار گزاراں ہوئے بیکاراں غمیاں ہجہ شماراں
 بہت کفاراں سمجھا سہاراں چھوڑے کفر انبہاراں
 رنگ تاراں ہوئے وساراں فحشاں غم تلواراں
 بکھ اشعاراں انتظاراں درد نہیں دوچاراں
 انا للہ وانا الیہ راجعون پکاراں!
 ختم کتاب ہوئی رب فضلوں سب منوں ڈیالی
 اوگتہاریاں پر کر شفقت اپنا عشق لگا دے
 میں کوئی بات نہ اپنی طرفوں چہ کتاب کھانی
 کچھ تفسیر قرآنوں حالا کچھ اسلام کتابوں
 ہر مرقان کلام نرالی عامان سمجھ نہ آئے
 سمجھیں والیر کرو درستی بندہ ٹھٹھن والا
 سن انی سوچو قسط بھائی انگریزی جاریہاں
 اپنی عقل موافق بعضے لوکیں طعن کراون
 جواب آئندہ تیک تیاہنت میں نون خالق باری
 رواج زمانے دی گل کر کے دنیا نون خوش کریے
 پاک محمد سرور اہل پاک تہاں لے!
 آیت حدیثوں اکثر عالم اپنی اپنی واری

واہ سہاراں تڑپاں کر گیوں لاچاراں!
 کرن چہاراں جاناں داراں اے ساٹے سکاراں
 رحمت باراں تے گھزاراں چلے گئے دلداراں
 آہاں ماراں کڈھن ساٹاں نون جدایوں ناراں
 پیالی بیاراں دیاں لاراں ہوش گئی ہوشیاراں
 عثمان بیاراں عمر جہاراں حیدر ہے اقراراں
 جین ساتاں اٹکل اشاراں چلے کہن سزاراں
 شرم ساراں تے ایمانداراں گیتاں بحر کلاں
 درویداراں کہہ حصاراں غم و پیر شاہ اسواراں
 واک جھلاراں ہجول ہاراں غم و پیر کرن کاراں
 غسل کفن دے پڑھن جیناں حوالے رب شہاراں
 زندگانی تدرستی دے کر عقل دماغے پانی
 ایسے دروہ گزند لگے جس بحرول شعروناں
 زیادہ قصص الانبیاء و جہوں ہے ایہ نقل کرائی
 شکستے میں دیکھے مشرکہ کھول کتاباں بابل
 لکھی پیر قلندر کیسے جو مینوں فرما دے
 معانی منگاں فضلوں بخشے مینوں حق تعالیٰ
 نور ہدایت قصص انبیاء و سی تہوں میں کہا
 کہندے بہت کتاباں ایسیاں بات تھی کچھ ہوں
 طاقت دیوے تے کی بکھے باہجول حکم غفاری
 لائق نہیں دتاواں تائیں پستے تھیں دریسے
 انہی پاک کلام اتاری کل بست یا حالہ
 حکم خدا ہے بکھے سنت نے جو کتاباں جاری

ہات ایہا ہور بات نہ کافی با اجمہ رسول خدا نے
وقت او ہو جو وقت اللہ وہ گزر جائے سو چکا
علم عقل تندرستی دے کر جس انسان بنایا
اگر اکر نور الہی دوسرا کہتوں آیا
مال پیو شوقوں نور الہی میرا نام رکھایا
لاج رکھیں توں نام اپنے دی تھیں کچھ مینوں
غلطی نبیال ولیال دی وجہ تیرا را خدا یا
حال توں بچے ہوئے بچے سرور عالم پارل
وقت ترمے کلمہ طیب زبان لے رکھ جاری
بس کرک توں نہ دل گردا پرادرک بس ہونی

بھائیوں گل زمانہ کچھے اس دا انت نہ پٹے
بے خبر ہوا اپنے آپوں ہو جائے یکٹ رنگا
حکم اوہرے وجہ جان جسم توں چاہیے خرچ کرایا
تجلا اپنا نور الہی وجہ ہرے چمکایا
سمجھ گیا میں نام ایہ اس دارا جدول متھایا
رحمت تھیں پا پردہ اوکھن کچھیں تھریاں مینوں
پان وسیلہ نبی محمد توں معاف کرایا
میں مذنب دا بھی بن بلی بخش طفیل اس پارل
اپنا آپ نہ یارے میں عشقوں جا پڑھ تھاری
بس ہون تھیں ہو بس پہاں آخر قلم کھلونی

خاتمہ الکتاب بفضل خدا و ہا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

کتاب ہذا کے جملہ حق و حقوق حسب ضابطہ مصنف
سے حاصل کر لئے ہیں۔ کوئی صاحب طبع کونیکا
قصہ نہ کرے۔

طالع

چند اشعار و جملے یادداشت بغیر بھنگے دست نور محمدی

ہم سلامت شعر اوہرے بھی ہوئے لطف خدائی
کئی خطوط شعر انورہ بھنگے کے ایدھر اوہرے پائے
کئی شعر انورہ بھیج خطاں نول طعنے پئے بھنگے
سدانہ رہتا دنیا اندر کیا پٹنگے کیا مندے
رہینگن درد ہو یا اُس تائیں علاج حکیم کرایا
یار میرے نول بھنگے خط میرا ساتھ محبت پاویں
لکھ دے تا خط اُس دے تائیں محقر مکاوال
نور محمد پڑھ کر اُس نول بھنگے جواب پچایا
لکھ خط بھیجیں میری طرفے شوق سخن دا آیا
بن دیکھے ہی نور محمد مینوں یار بستایا
داس میرا زہن اُس دا دیکھیا پتہ ٹکاناں
وقت نہ بلیا بننے والا نہ رب دید کرائے
ملے کارن محنت ربی نہ کوئی ڈھوڑھو کائے
کپتی سپینڈنگ دفتر ایچھے سی کچھ روز لنگھایا
کم شہتیراں پاس کرن دا جاداں جھنگل بیلے
بھنگے جواب اُس خط میرے دار چھٹی مینوں پائی
جلدی فوت ہو یا خط پھول میل نہ رب کرایا
چھوٹی عمر سے یار میرے لے عشقوں ضرباں سہیاں
تیا مت تہیک خداوند عالم فضول کرے اوہ جائے

چھٹی دوست نور محمد دی میں ساتھ لکھائی
چھوٹی عمر وں شوق شعر اندے پاک خداوند لائے
جواب شعر انورہ دوست بھیجیں بڑھ شوق لائے
کراں نہ رنج کسے اُپر میں تھیں سارے پٹنگے
گھولے تھیں بھائی ملنے ہمیشہ نول آیا
وجہ نو داسی مینوں اُس نے گہا شعر بناویں
میں نو کر سال رخصت آیا پچھلی بات لکھاوال
یار اُس دے نول جال خط اُس دا ملیا اُس پڑھایا
جواب اتہاندے خط دے اندر مینوں اس لکھایا
پلے یار رہے اک پاسے اپنا حال سنایا
نہ اُدھ مینوں نہ میں اور مینوں پہلاں اس تھیں مال
ڈھیاں باجھ لگائی یاری سینے بھر جلائے
میں اُس دے اُس میریاں شعر لال پڑھ کر شوق لگا
کٹ رخصت میں کہنے اُس دے خط لاہور وں پایا
کشمیر ٹیٹا گریز علاقے مٹی ساں اُس دیلے
اُن ڈٹھے اُس یار میرے تے پھر اُسے جانی
شعر میرے پڑھ مینوں اُس نے صرف اکو خط پایا
عمر اوائل باجھول شادی کوئی پتہ ڈھیاں
مطلب میرا یار میرے دے سخن جو درداں والے

لکھاں شعر اوہرے میں پڑھ میں نہ کوئی غور کرائے
دوست نور محمد دے سخن فاتح بخشہ پچا وے

خط نور محمد کا

پہلا صفت رب دی میں لکھاں پیار یا
خلقت پیدا کیتی اُس گونا گون جی
پانی اُتے زمیناں لوں دیتا تار جی
روحی نعت رکھتی میں رسول پاک ہے
جہدی آشفاعت عاصیاں لوں تار دی
شان اعلیٰ اصحاب تے کبار دی
پھینا یا دین جنہاں جاناں نثار جی
سلام لکھاں حسن حسین تے
دونوں جنتاں دے سن سردار جی
پیر پیراں دین نالے دا بوا یا اے
تیس کر نور محمد بیکار یا

تھما بیا ہجر جس فلک لوں کھلار یا
حکمت نال پال دالے ہر جون جی
یکھے کی صفت اُدی گنہگار جی
جہدے حق وچہ آ یا لولاک ہے
یکھے کی صفت اُدی گنہگار جی!
صدیق عمر عثمان حیدر قرار دی
یکھے کی صفت انہاں گنہگار جی
بی بی فاطمہ دے دونوں لہرا عین تے
یکھے کی صفت انہاں گنہگار جی
کہہ کے حق باطل مٹا یا اے
کی کر سکتیں صفت او گنہگار یا

بطر دیگر

دھپہ حویلی کھڑا ہو یا سال میں چپ چاپ نما نا
اچراں لوں جلال میں نے آنو شہر سنائی
میں اُس کیہا تو بسم اللہ کیتا یا د غریباں
نوازش نامہ کڈھاں جس جلدی اتھ میرے پکڑا یا
بڑی خوشی دھپہ دل دے ہوئی بیان کیتا جاوے
جلدی قلم دوات منگا کے لکھیا خط لکھاں لوں
نامہ اللہ دے من عرضی دیوں درس پیا اے
فقرول نہ بچیں ناری میری اے میر دل جانی

مار او داسی چور کیسے سی ہو یا حال نہ سنانا
پتوں وانگ جو یا تیرا ہے چھٹی اُس نے پائی
دھن دھن بھاگ عاجز دے ہو دی داد نصیب ل
میں پکڑا شانی اُس دے کولوں سینے نال لگایا
کھلیا پھل وجود دے والا حامی دھپہ نہ آوے
لے پر عین قرار نہ آوے دھپہ فراق اساتوں
عشق میرا دھپہ میر کسٹے دیندا جوش ہلا اے
عشق تیر نیچے کچھ کمانوں ڈاٹھی لائی کافی

سارا قصہ دہرے عرقیے تحریر کراں میں مینوں
 لاہور شہر وچہ گیا ہیسال اسے میرے دلدارا
 جس کارن میں گیا ہیسال نامے وڈا بھائی
 ڈر داوڑے بھائی گولوں کدھر سیر نہ جاواں
 صبح ہوئی جلال دین نے آپہ نام سنائے
 مینوں بھی خط سداویں اپنے مخلص یار اکرم دا
 غوشی ہوئی سب غفلت سن کے تالے حق ہمسایا
 میں کیا ایسا میرے لے ایذا احسان چڑھایا
 توارش نامہ تیرا جے کر پہلوں بلدا مینوں
 مراد میری گل حاصل تھیندی غم اندوہ ونجیندا
 بھید ہوئی کوئی رب صاحب دامن شکستہ جانی
 میں بھی دعا کراں رب اگلے میرے دلدارا
 گل گنٹیلے دوں دلبر کرے رحمت باراں

اک افسوس رہا اسے دلبر ڈنڈا لگانوں
 فروری کی تاریخ اٹھاتی میں عاجز بے چارا
 ضروری کم آہا ایک مینوں وچہ کچہری بھائی!
 آزار طبیعت بہت میری سی کی کچھ حال سناواں
 آخر کم کچہریوں کر کے گھر لوں واپس آئے
 توارش نامہ آیا تیرے محسن تے محرم دا
 تال باواز شریلی عاجز پڑھ کر خط سنایا
 مینوں بچھن لوکیں سبھے ایہ خط کس نے پایا
 افسوس مذکور چھپے جو لکھیا اوہا دوسال مینوں
 کر کے ڈھونڈتے تلاش تیری میں قدم بوسید کریندا
 پر منظور خدا کون ایوں اسے میرے دل جانی
 تنگ ملاپ الدوسے گولوں جو ہے میلنہارا
 صد قربان محمد رتا جلدی میلیں یاراں!

دیگر لطیفہ

مینوں بی قسم ہے من ہاڑا جلدی تال تاکید چچا دیوں
 لائیں وڈنبر و فترست کوٹھی وچہ شہر لاہور چچا دیوں
 نور محمد بیکر موت تکیلیں بھیس کے انہوں جگا دیوں
 نال عقل شعور پچھان لینا میرا یار نور شید و ماہ چھپے
 رسی نال کسے یار میرا حسن قاتل تیرے دانا چھپے
 سبک بار دا حال احوال سارا روکے دیں سنا چھپے

بالو ساڈا یار سدا واسطائی میرا خط لکھتے لکھا دیوں
 لکے جانداں کول سونہا ہوگ فتر ہاڑا واز چچا دیوں
 کتے رستہ پچھال پرت آئے سبھا رستہ کول انہوں لکھا دیوں
 شکل لکھی نہیں مول میں سچا ندی جاکے سٹوچیاں چھپے
 شبوانس دی دی دیں چوں پختہ تیرا دیہاں چھپے
 قدم بوسی کریں ہولن سچا ندی فیر کہیں سلام چھپے

کے گل دا کریں لگانا میں تیرا سان دا صامن خدا چھپے

نور محمد نے کیتی عرض چہری تہ نہج کے دیں تپا چھپے

بطر دیگر

<p>بیمار ہوں کر کے ہوئی ہر اتنی سال منوں میں ساریا کو تیرے بھری گوجر مٹرا دینے پر جلدی مٹواریا کو میں نور محمد انور الہی باجمہر دیندہ جیوڑا گھر مٹواریا کو پچاسی پریت دی جس سے گلے اندر بھجن کس تیرو مٹواریا کو</p>	<p>مقرر عبادا مقرر میکن مجھے کراں عرفی ربار پیار یا کو محبت شوق وصال دی باگشت کراں عادلداریا کو اکٹان اڈرتے تنگ کیتی دھبا عشق دا غم ستار مٹواریا کو اسدی نیدی عید و چہان لیاں ہرم خیال دیکھو مٹواریا کو</p>
---	---

بطر دیگر

گوریا سیال سارا محبت نہیں مٹول ہوئے ایسا آکے کیتا مینول کھانسی ہے لاچار جی !
ویداں تے حکیمان کنیاں کڈ لوں ہاں علاج کردار مٹواریاں تے علاماں تال دتا انہاں جی
زوقا تے مٹھی کٹی دیو ندے پکا مینول ہوو شیرے شربت مینول دیو ندے ہرارجی
چاندی تے فولا کٹی کھاو ندے لول مار دیتے کھانسی نہیں کوئی کہے ہو رہی آزار جی
سن کے حکیمان دیاں گلاں میری جان جادے غم نال جادے میرا جین تے قسراجی
نور محمد نے احوال سارا بکھیا ہے عارفے دا جہدے نل رات دنے رہندا ہے بمسارجی

بطر دیگر

<p>ڈاک خانہ بھی دچہ گھریا لے مینول جی سنانا منشی نور محمد مینول کہندے توکیں ساکے دیو جواپ ضروری خط دالے میرے دلدارا</p>	<p>گھریا لے دچہ ریش میری اصلی پتہ ٹکانا تحصیل قصور لاہور ضلع دچہ سس کے میر پیار اصلی پتہ نشان تسانول بکھ دتا میں سارا</p>
---	---

کتب خانہ شرف الرشد شاہکوت ضلع شیخوپورہ
مغربی پاکستان

(۱۵۹)

قَصَصُ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْأَمْثَلِ الْأَمْثَلِ

قصص الانبياء (منظوم)

مَصْنُوعًا

مولوی نور الہی صاحب چک ۶۵۹ ضلع لائل پور

— ناشر —

کتاب خانہ مشرق الزمیں شید شاہ کوٹ